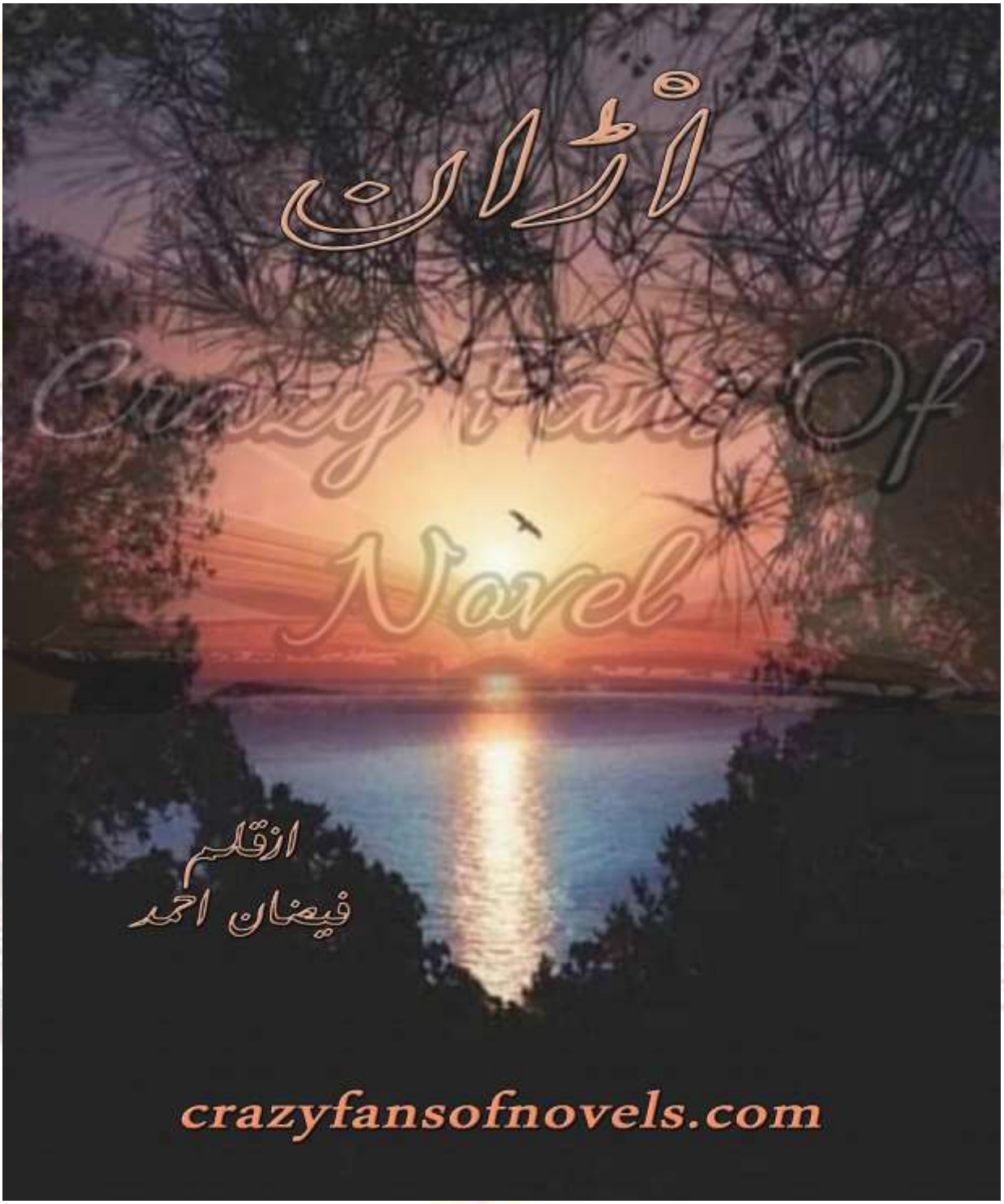







**CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan**
**Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)**
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

السلام علیکم!!!



ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنفہ / مصنف کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنفہ / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو در پیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

**نوٹ:**

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز اوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

انشاءاللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : https://crazyfansofnovel.com

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

# اڑان



## از قلم

## فیضان احمد

پسینے کی بوندیں ماتھے سے لڑھکتی اس کی پلکوں پر پناہ پا کر کچھ دیر ٹھہرتیں پھر پلکوں کا ساتھ چھوڑتی اس کے رخسار پر آ ٹپکتیں، جھٹکے سے اس کی آنکھ کھلی تھی۔

پلکیں جوں جدا ہوئیں، چار سُو آنکھوں نے رسائی حاصل کی۔پیشانی پونچھنے کی غرض سے جو اس نے اپنا ہاتھ بے ساختہ ماتھے تک لے جانے کی کوشش کی ٹھٹک گئی۔

جھٹکے سے ہاتھ کو دوبارہ حرکت دینا چاہی مگر بے سود۔اسے یہ احساس ہونے لگا وہ اپنے ہاتھ ہلا نہیں پا رہی۔

"میرے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں؟"دل میں سوچ کر بے یقینی کے عالم میں اپنی گردن پیچھے گھما کر دیکھنے کی کوشش کی جس سے گردن سمیت کندھے میں شدید تکلیف کا احساس ہوا۔

اس تکلیف اور جکڑن نے اسے اگلے ہی لمحے مکمل طور پر بیدار کر دیا۔

وہ جھٹکے سے حواسوں میں واپس آئی اور خود کو محسوس کرنے کے قابل ہوئی تھی اسی وقت انجان کمرے کی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تاریکی اور گرمی نے اسکا ویلکم کیا۔

یہ کیا؟ کہاں ہوں میں؟"خود سے سوال کرتی ہاتھوں کو آزاد کرنے اور اپنے ارد گرد غور کرنا شروع" کیا۔ حیرت سے اس کا منہ کھلا رہ گیا تھا۔

چہرہ گھما کر بائیں جانب دیکھتی، کبھی دائیں جانب غور کرتی، کبھی آنکھوں کو زور سے دبا کر مکمل کھولتی، کبھی سر کو جھٹک کے دماغ کو جھنجوڑتی۔ سب کچھ بہت غیر معمولی نظر آرہا تھا۔ اس نے آنکھیں سکوڑ کے دیکھا، ارد گرد سب واضح ہونے لگا۔

سر اور پورے جسم میں تکلیف کے باعث وہ کچھ اضافی جدوجہد نہیں کر پا رہی تھی، باوجود اس کے، ہر اگلا لمحہ اس کی حرکت میں تیزی پیدا کرنے لگا۔ کبھی کراہتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو آگے لانے کی کوشش کرتی تو کبھی اٹھ کر سیدھی بیٹھنے کی کوشش۔

ہاتھ کھولنے اور اٹھ کر بیٹھنے کی جدوجہد بلا آخر دم توڑ گئی، وہ تھک کر تھم گئی۔

کمرہ نیم تاریکی کا غلاف لئے ہوئے تھا، سامنے اور بائیں دیواروں پر دروازے نظر آرہے تھے، ایک طرف کھڑکی جسے پردوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ غالباً دوپہر کا وقت تھا، پردوں کے پیچھے سے بہت معمولی روشنی کے اندر آنے کے قابل تھی۔

کمرے میں ایک خوبصورت بیڈ جس کے مقابل دیوار پر ایل سی ڈی ٹی وی اور ایک دروازے کے ساتھ ڈسٹ بن کے علاوہ کوئی اور چیز موجود نہ تھی۔ ایک دیوار گیر الماری اسے بائیں جانب دروازے کی بگل میں نظر آئی۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موجودہ صورتِ حال کے بر عکس دوپہر کی نیند کرنے کے لئے اس کے نزدیک یہ آئیڈیل ماحول تھا۔گھر میں بہن بھائیوں کا شور، لڑائی اور ہنگامابیشتر اسی کمرے میں چل رہا ہوتا جہاں وہ سونے کی کوشش کرتی تھی۔

بعض اوقات انسان کو اپنی خواہش اور چاہت کے مطابق چیزیں اُس وقت میسر آتی ہیں جب حالات اس ' ' کے لئے سازگار نہیں ہوتے۔

ایسے انجان کمرے میں تنہا اپنے وجود کو جکڑا ہوا پا کر جو خیال اس کے ذہن میں درامد ہوا وہ اسے لرزا دینے والا تھا۔"میں کڈنیپ ہو گئی ہوں کیا؟" وہ خود سے استفسار کرتے ہوئے وہ ہڑبڑا گئی تھی۔

اپنے وجود کو زمین پر دیوار سے ٹیک لگائے نیم دراز پایا تھا، دیوار سے ٹیک محض گردن کے بل لگائے ہوئی تھی۔کپڑے گرد میں اٹے ہوئے جن پر غور کرتے اس کی پہلی نگاہ اپنے سینے پر پڑی، بناء دوپٹے اپنا سراپا دیکھ کر وہ چونک کر مزید بے سکون ہو گئی۔

اس نے دوپٹے کی تلاش میں نظریں یہاں وہاں دوڑائیں مگر دوپٹہ ندارت۔

وہ کب سوتے وقت کے علاوہ اپنا دوپٹہ خود سے الگ کرتی تھی۔اس کو حیرت اور خوف کے پہاڑ خود پر ٹوٹتے محسوس ہوئے، میں کہاں ہوں؟ کیا ہوا ہے میرے ساتھ؟ کس نے کڈنیپ کیا مجھے؟ کئی سوال اس کے ذہن میں بھنور بنانے لگے۔

سر کو جنبش دے کر تکلیف کو جھٹکنے لگی، ساتھ ہی بدن میں ہمت پیدا کرنے کی کوشش کی اور زمین سے اٹھنا چاہا۔

یااللہ میں یہ کہاں ہوں" اب کی بار اس نے دل میں نہیں پوچھا تھا۔وہ مکمل طور پر ہوش میں آچکی تھی اور "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جو نہی اٹھنے کی کوشش کی وہ بناء سہارے اٹھنے کی کوشش میں زمین پر چت ہو گئی۔

گال، ناک ماتھا اور پلکیں اور چند بالوں کی لٹیں ماربل کے فرش سے لگ کر دھول و مٹی سمیٹنے لگے، گویا اس جگہ کو کافی دنوں سے استعمال میں نہیں لایا گیا نہ صفائی ہوئی تھی۔

اس نے چہرہ زمین سے بمشکل اچکا کر پسینے کے نشان وہیں چھوڑ دیئے۔

گرنے کی وجہ سے گھٹنے پر زور و تکلیف کا احساس بڑھا اور چہرہ براہ راست زمین سے ٹکرایا تھا اس نے ایک پل میں یہ تکلیف بھلاتے دیوار کی طرف خود کو گھسیٹا۔ ماتھا زمین سے ٹکا کر گھٹنوں پر زور دیتی وہ اسی کے سہارے اٹھ کے بیٹھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ناکام۔

اسے اپنے جسم میں تکلیف سے ٹیسیں اٹھتی محسوس ہو رہی تھیں، نہ جانے کتنی دیر سے وہ زمین پر اس حال میں پڑی ہوئی تھی لیکن یہ تکلیف اس کی پریشانی سے بہت کم تھی جو بڑھتی جا رہی تھی۔ بلآخر اپنے کندھے سے خود کو سہارا دے کر وہ بیٹھنے میں کامیاب ہو گئی۔

بلا کسی تاخیر کے اس نے خود کو پلنگ کی جانب گھسیٹا اور اسی کا سہارا لیتے ہوئے کھڑے ہونے کی بھرپور کوشش کی، لڑھکتے سنبھلتے کچھ جدوجہد کے بعد کھڑے ہونے میں کامیاب ہو گئی۔

کمرے میں پلنگ بھی موجود ہے اور میں زمین پر پڑی تھی؟ یہ کیا ماجرا ہے" کھڑے ہوتے ہی پہلا سوال اس کے ذہن میں اٹھا

اپنے ہاتھوں کو زور لگا کر ایک دوسرے کی مدد سے کھینچنے اور انہیں آزاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی، کبھی ایک کندھا اچکاتی تو کبھی دوسرا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کسی موٹے کپڑے سے اس کے ہاتھوں کو باندھا گیا ہو۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کافی جدوجہد کے بعد اسکا دھیان سامنے دروازے کی جانب گیا، وہ بھاگ کر سامنے موجود پہلے دروازے تک پہنچی اور اسے کندھے سے دھکیل کر کھولنے کی کوشش کی مگر بند پایا۔

اس اثناء میں اس کا ذہن اسے آخری لمحات کی جانب کھینچنے لگا جنہیں وہ دھندلا سا یاد کر پائی۔

اپنے ذہن کو جھٹک کر ان لمحوں کو نظر انداز کرتے دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ہاتھوں پر زور دیتے ہوئے اسے کچھ ڈھیلا پن محسوس ہوا جس سے اس کی کوشش نے اور زور پکڑ لیا تھا۔ اپنی گردن پیچھے کی طرف گھما کر اس نے دیکھا اور پہلی نظر میں سمجھ ہی نا پائی۔ اس کے ہاتھ اپنے ہی دوپٹے سے بندھے ہوئے تھے۔

اس کی یادداشت اسے وہیں گھسیٹ رہی تھی جسے وہ یاد کر کے کپکپا اٹھی تھی۔

"دروازے کو لات مارتے ہوئے چیخنے لگی تھی، یکے بعد دیگرے وہ کمرے میں موجود دونوں دروازوں پر زور آزمائی کی کے ایک دروازے کو دھکیلنے پر وہ تیزی سے اندر داخل ہو گئی اور قریباً گرتے گرتے بچی۔ خود کو سنبھال کر اس ادھر اُدھر نظریں گھمائیں اور محسوس کیا کہ یہ باتھ روم ہے جو نہایت کشادہ اور جدید طرز پر بنا ہوا ہے۔ کوئی ہے؟، پلیز دروازہ کھولو، کوئی ہے ادھر؟

چند لمحوں تک وہ ایسے ہی باتھ روم کو دیکھتی رہی جیسے کچھ ڈھونڈ رہی ہو اور اپنے فرار کے لئے موثر راستہ یہاں تلاش کرنے لگی، یہ احساس اگرچہ اسے ہو ہی چکا تھا کسی مانوس جگہ پر نہیں ہے لیکن اس طرح کے کشادہ اور جدید طرز پر بنے باتھ روم کو دیکھ کر وہ اندازہ لگا چکی تھی کے وہ کسی بڑے سے گھر میں قید ہے۔

باتھ روم میں موجود واش بیسن کے اوپر دیوار گیر آئینے میں خود کو دیکھ کر قابلِ رحم محسوس کیا تھا۔ لائٹ بلیو



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کلر کا لان کا سوٹ جسے صبح اچھے سے استری کر کے پہنا تھا، جگہ جگہ سے میلا اور پسینے کے باعث گیلا تھا۔ چہرے پر دھول اور لٹیں چہرے پر بکھری اسے آئینے کے سامنے سے ہٹنے کا کہہ رہی تھیں۔

باتھ روم سے باہر نکل کر اس نے کمرے میں موجود کھڑکی کی طرف قدم بڑھائے جو پردوں کے پیچھے چھپی ہوئی تھی اپنی کہنیوں اور کندھوں کی مدد سے پردہ تھوڑا ہی سرکا سکی کے اسے لگا کھڑکی کو باہر کی طرف سے مکمل طور پر پیک کیا ہوا ہے اس طرح کے باہر والے کو اندر کا اور اندر والے کو باہر کا کچھ دکھائی نہیں دے سکتا۔

مریحہ کی پریشانی عروج پر پہنچ چکی تھی وہ خود کو اس قید سے آزاد کرنے کی سر توڑ کوشش شروع کر چکی تھی۔ اپنے ہاتھوں کو پوری جان سے وہ دوپٹے سے کھینچ رہی تھی جس سے ہاتھ میں تکلیف اور جلن ہو رہی تھی لیکن خود کو آزاد کرانے کی جستجو میں زخمی ہونے کی پرواہ کہاں کرتی۔

پہلے دروازے پر اس نے دوبارہ لاتیں برسانی شروع کر دی۔ "دروازہ کھولو، کوئی ہے ادھر؟ پلیز دروازہ کھولو، ہیلو؟؟" وہ مسلسل چیخ رہی تھی، آنسو اس کی آنکھوں کا ساتھ چھوڑ کر نچلی پلکوں سے چھن چھن کے اس کے سرخ گالوں کو بھگو رہے تھے۔

تکلیف سے بے پرواہ اپنے ایک ہاتھ کو روک کر دوسرے کو زور لگا کر کھینچ رہی تھی۔ بلآخر اسی جدوجہد میں وہ اپنا ہاتھ آزاد کرنے میں کامیاب ہو گئی، دوسرے ہاتھ سے دوپٹہ نکال کر اسے کھولا اور فوراً پہن لیا۔ وہ دروازے کی طرف لپکی اور اس پر موجود لاک کو گھمایا لیکن ناکامی نے ادھر بھی اس کا سامنا کیا۔ وہ دروازے کو مسلسل بجاتی رہی اور باہر آوازیں دیتی رہی لیکن شاید اس کی آواز کسی کے کانوں تک رسائی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حاصل نہیں کر پا رہی تھیں۔ تھک ہار کر وہ بل آخر وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔اس تمام زور آزمائی میں اسے تقریباً50 منٹ لگ گئے تھے اور اب وہ مکمل طور پر پسینے میں نہا چکی تھی۔



اپنے گھٹنوں میں سر کو جھکائے اس نے آخری لمحات کو خود اکٹھا کرنا شروع کیا، جوں جوں اس کو باتیں یاد آنا شروع ہوئیں اس کے باقی ہوش جاتے رہے۔

آخری لمحات جو اسے یاد آئے وہ ریستوران میں سمیر کے مقابل بیٹھی ہوئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

وہ سمیر کے ہمراہ شہر کے فائیو سٹار ہوٹل میں اس کے مقابل بیٹھی تھی، ہوٹل کا ماحول خاصا سحر انگیز اور پر سکون تھا، اکثر میزوں پر نوجوان جوڑے ہی نظر آ رہے تھے جن میں کچھ غیر ملکی بھی تھے، ہلکی آواز میں چلتا میوزک، دھیمی روشنی اور ٹھنڈا ماحول اس کی سحر طرازی میں مزید اضافہ کر رہا تھا۔

عموماً مریحہ کا اس طرح کے ریستوران میں قدم نہیں پڑتے تھے۔

سمیر مریحہ کا کلاس فیلو ہی نہیں گروپ فیلو بھی تھا، گروپ کے لڑکوں میں سب سے زیادہ حسین اور نہایت امیر بھی۔اس کے ساتھ وقت گزارنے کا کوئی موقع مریحہ ہاتھ سے جانے نہ دیتی اور اس کی دوستی کو اپنے لئے ایک اعزاز سے کم بھی نہیں سمجھتی تھی۔

اسے اب سے پہلے ایسے دوست اور گروپ بھلا کہاں میسر ہوئے تھے۔

کھانے کے کچھ دیر بعد وہ واش روم کے لیئے محض چند منٹ ہی میز سے دور ہوئی تھی واپسی پر اس کے سامنے اس کا پسندیدہ مشروب موجود تھا۔اور سمیر کا مسکراتا چہرہ بھی۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تمہیں کیسے پتا مجھے یہ پسند ہے؟" مریحہ نے اپنے کرسی پر بیٹھتے ہی سامنے منٹ لیمونیڈ کا گلاس دیکھ کر پوچھا۔

جواباً سمیر نے پلکوں کو نرمی سے بند کر کے کھولا اور مسکراہٹ اس کی کھلتی آنکھوں کے ساتھ ابھری تھی، گویا وہ مریحہ کی پسند سے واقف تھا۔

"واؤ، بہت خوب! اور بتاؤ تمہیں کیا کیا معلوم ہے میری پسندیدگی کے بارے میں" مریحہ نے جوس کا گلاس ہونٹوں پر رکھتے ہوئے سوال کیا۔

"مجھے تو سب کی فیورٹ ڈشز اور ڈرنکس معلوم ہیں، وہ دوست ہی کیا جو اپنے دوستوں کے بارے میں نہ جانتا ہو" سمیر نے زیر لب مسکرا کر کہا۔ اس کی نظریں مریحہ کے چہرے پر لگی ہوئی تھیں۔

مریحہ کو اپنے بارے میں دریافت کرنے پر سب دوستوں کی آگاہی کی اطلاع اگرچہ پسند نہیں آئی تھی لیکن وہ جانتی تھی کے سمیر سب کے ساتھ ایسے ہی ملنسار رویہ رکھتا ہے، اس نے مزید اپنے ہی بارے میں کچھ پوچھنے کی ہمت نہ کی۔

یونہی ادھر اُدھر کی باتیں اور ہنسی مزاق میں کچھ وقت نکل گیا تھا۔

☆☆

اسے بس اتنا یاد آیا کے باتیں کرتے ہوئے اسے سر میں کچھ بھاری پن محسوس ہوا تھا، اور سمیر سے گھر چلنے کا کہا تھا۔

اس خیال کے ساتھ سمیر کے لئے اس کے دل میں نفرت کا جتنا بڑا طوفان امڈ آیا تھا وہ آج سے پہلے کسی کے




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لئے اتنی نفرت جمع نہیں کر پائی تھی۔ گو کہ اپنی زندگی میں اس نے قریبی لوگوں میں بہت کچھ دیکھا اور آزمایا تھا، بہت سے لوگوں سے شدید نفرت کی تھی۔



☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یااللہ میری مدد کر، مجھے یہاں سے نکال دے، میں اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتی ہوں، یااللہ میں نے ایسا" کیا گناہ کیا ہے جو میں اس جگہ پھنس گئی ہوں" وہ مسلسل دعا مانگ رہی تھی ساتھ ہی اپنی ماں کو یاد کر رہی تھی جو حسبِ معمول آج بھی صبح اسے یونی ورسٹی کے لئے بس سٹاپ تک چھوڑنے آئی تھیں۔ مسلسل رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں لال ہو چکی تھیں۔

وہ وقتاً فوقتاً دروازے کو بجاتی اور آوازیں دیتی لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہ پا کر واپس آ بیٹھتی۔ رو رو کر اس کی آنکھیں درد کرنے لگی تھیں، سر میں شدید تکلیف اور پیاس نے الگ ستایا ہوا تھا۔

وہ اٹھ کر باتھ روم گئی اور واش بیسن پر منہ لگا کر پانی پیا جس سے اس کے گلے کو کچھ تسکین پہنچی، واپس آ کر ایک بار پھر دروازے پر لاتیں اور مکے برسائے، گلا پھاڑ کر آوازیں دیتی رہی مگر بے سود۔ وہ ہر بار کوشش کر کے دوبارہ اداسی لئے پلنگ سنبھال لیتی۔

اب وہ تمام تکلیفوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے خیالات اور وسوسوں کے ایک گھناؤنے جنگل میں داخل ہونے لگی تھی، اسے محسوس ہو رہا تھا کے یہاں سے کوئی شخص آئے گا جس کا ارادہ یقیناً بہت ہی برا ہو گا۔

وہ نہ جانے میرے ساتھ کیا کرنا چاہتا ہو گا۔ مجھے کڈنیپ کرنے کا مقصد کیا ہو گا۔۔۔ اس کی روح تک کانپ اٹھی تھی۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس خیال کے ساتھ ہی اس نے اپنی نظریں ادھر اُدھر دوڑائیں، اپنے دفاع کے لئے کمرے میں موجود کسی چیز کی متلاشی تھی، اسے کوئی خاص ایسی چیز نظر نہ آئی اور وہ ایک بار پھر اداس ہوئی تھی۔

دروازہ کھولووووووووووو" وہ اپنی پوری قوت سے چلائی تھی، کمرے کی ہر شئے اس کی آواز پر گویا تھم" کے اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

کیا سمیر ایسا بندہ ہے؟ کیا یہی حقیقت ہے ان بڑی گاڑیوں میں گھومنے والوں اور بڑے بنگلوں میں رہنے والوں کی؟؟ جس سے دوستی کو میں ایک اعزاز سمجھ رہی تھی، جس کے ساتھ دیکھ کر دوسری لڑکیاں مجھ سے جلتی بھی ہیں، جو خوبصورت نظر آتا ہے، جس کے پاس پیسوں کی ریل پیل ہے، جس کے پاس نوکر چاکر ہر وقت ہر کام کے لئے موجود ہیں، جو اپنے موڈ کے مطابق کپڑے اور گاڑیوں کا انتخاب کرتا ہے، جو اپنی مرضی کے مطابق ہر چیز کر سکتا ہے اور اپنے پیسوں اور شہرت کے بل پر دوسروں سے کروا سکتا ہے۔۔۔ کیا یہی ہے وہ امیری اور اسٹیٹس؟ خود سے سوالات کرتے ہوئے وہ نفرت کو کئی گناہ ضرب دے چکی تھی۔ اپنا ہر وہ وقت یاد کرتی رہی جب سمیر کے ساتھ اسی کی گاڑی میں گھومتی، کبھی وہ گھر ڈراپ کرتا تو کبھی سب آئس کریم کھانے جاتے۔

کتنا اچھا اور مخلص دوست سمجھتی تھی اسے اور وہ۔۔۔ ہنہہ

اس وقت سمیر اس کے سامنے آجاتا تو وہ شاید اسے قتل کرنے کے لئے کوئی بھی ممکن راستہ اپنانے سے گریز نہ کرتی۔ وہ سوچتی اور بڑبڑاتی کبھی دروازہ بجاتی اور ناامید ہو کر واپس بیٹھ جاتی۔

وہ رو رو کر تھک چکی تھی، بیڈ پر بے حال سرہانے سے ٹیک لگا کر ٹانگیں پھیلائے بیٹھی سامنے دروازے کو



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تک رہی تھی جس کا اس کے اندازے کے مطابق کسی بھی وقت کھلنا واجب تھا۔

آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔وہ کڈنیپ ہو گئی ہے یہ احساس اسے لرزا دینے کے لئے کافی تھا۔

یکایک دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ ایک دم چونکی اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔آنکھیں بند کر کے نمی کو حلق تک اتارا تھا۔

ماتھے پر بل گہرے ہوئے اور آنکھیں ضرورت سے زیادہ کھلی تھیں،اپنا دوپٹہ اس نے فوراً درست کر کے ٹانگیں پلنگ سے نیچے اتاری تھیں۔

جہاں دروازے سے اسے کسی مرد کی آمد کی متوقع تھی ایک 24-22 سال لڑکی کی آمد ہوئی۔

ٹائٹ جینز اور ٹی شرٹ جن میں اس کے جسم کے خدوخال واضح تھے،آستینیں نا ہونے کے برابر،کھلے ہوئے درمیانے بال جو کسی خم سے پاک،آگے کی جانب سینے تک جھول رہے تھے۔ہاتھ میں موجود شاپر ایک کونے میں رکھ کر مریحہ کی طرف بڑھی۔

اس سے پہلے کے وہ مریحہ کے قریب پہنچتی مریحہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی جلدی سے اس تک پہنچ کر اسے شانوں سے تھام کر جھنجھوڑتے ہوئے سوالوں کی بارش کر دی۔

کون ہو تم اور مجھے یہاں کیوں لائی ہو ہاں؟ "

بتاؤ مجھے کون ہو تم اور یہ کونسی جگہ ہے؟کیوں لائی ہو مجھے ادھر؟کیا ارادے ہیں تمہارے؟ہاں؟؟"مریحہ مطلوب جواب نظروں سے اسے دیکھتی سوال کرنے لگی۔

جواباً وہ مسکرا کر مریحہ کو اوپر سے نیچے تک دیکھنے لگی۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ششش "مریحہ کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر چپ ہونے کا اشارہ کیا، اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی"

اور نظریں مریحہ کے ہونٹوں سے اٹھ کر آنکھوں میں ڈالتے ہوئے مریحہ کے اور قریب ہوئی اور بازوؤں سے تھام کر اسے بیڈ پر بٹھا دیا۔

ساتھ خود بھی پیر پر پیر چڑھا کر پلنگ پر بیٹھ گئی۔ وہ بغور مریحہ کو دیکھ رہی تھی، مسکراہٹ ایک پل بھی اس کے لبوں کا ساتھ نا چھوڑتی۔

اس کا اپنے اتنا قریب بیٹھنا اور یک ٹک اپنی جانب اس طرح دیکھنا مریحہ کو بہت چبھ رہا تھا، جہاں اس دروازے سے مرد کی جگہ اس لڑکی کی آمد نے مریحہ کے دل میں جو ایک ننھی سی آزادی کی آس جگائی تھی وہ اس لڑکی کی ان عجیب نظروں اور حرکات سے بے معنی ہوتی جا رہی تھی۔

اپنا ہاتھ مریحہ کے چہرے کی طرف بڑھا کر انگلیوں کی پشت اس کے گالوں پر پھیرتے ہوئے وہ پہلی بار گویا ہوئی "کہتی تو ٹھیک ہے وہ، تم ہو کمال کی" مریحہ کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اپنے چہرے کو دائیں جانب جھکا کے وہ بڑی ادا سے بولی تھی۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟ کون کہتی ہیں؟ کون ہو تم اور مجھے یہاں کیوں لائی ہو؟" مریحہ نے ایک بار پھر تین چار سوال داغ دیئے اور اپنا چہرہ پیچھے کرتے ہوئے اس کا ہاتھ بھی پیچھے دھکیلا تھا۔۔

"وہی جس کے کہنے پر تمہیں یہاں لایا گیا ہے" اس نے معنی خیز انداز میں بتایا"

مریحہ پر خوف و دہشت کے پہاڑ ٹوٹے تھے، کسی کے کہنے پر لایا گیا ہے؟ مطلب مجھے کسی نے کڈنیپ کروایا ہے؟ کس نے کروایا ہوگا؟ وہ بھی لڑکیوں سے؟ وہ دل میں سوچ کر پوری طرح لڑکی کی طرف متوجہ ہوئی۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا مطلب ہے؟کس کے کہنے پر اور کیوں لایا گیا ہے"مریحہ نے جھٹ سے اس کی بات ختم ہوتے ہی " سوال داغ دیا



تمہیں یہاں ایک خاص مقصد کے لئے لایا گیا ہے سویٹ ہارٹ"وہ معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ ایک بار" پھر اپنا ہاتھ مریحہ کے چہرے کی طرف بڑھانے لگی۔

خبر دار اب جو ہاتھ لگایا تم نے،مجھے شرافت سے بتادو کون ہو تم ورنہ میں تمہیں چھوڑو نگی نہیں"مریحہ " نے اس کے ہاتھ کو روکتے ہوئے اسے شانوں سے پیچھے دھکیلا اور انگلی ہوا میں اٹھا کر اسے تنبیہ کی

ارے سویٹ ہارٹ غصہ کیوں کر رہی ہو، تمہیں کیئر کی بہت ضرورت ہے،دیکھو نہ کیا حال بنا رکھا ہے " تم نے اپنا!!ہیرے کو ہیرا نہ سمجھو تو وہ پتھر لگنے لگتا ہے،اور تمہیں گرومنگ کی بہت ضرورت ہے،تمہاری کیئر ہم کریں گے۔"لڑکی نے قریب ہو کر کہا اور مریحہ کے چہرے سے لٹ ہٹانے لگی

غصہ تو تم نے دیکھا نہیں میرا اور رہی بات کیئر کی تو اپنی کیئر میں خوب کرنا جانتی ہوں اور تم مجھے میری " بات کا جواب دو،کون ہو تم اور مجھے یہاں کیوں لائی ہو؟اور یہ کونسی جگہ ہے،سمیر سے تمہارا کیا تعلق ہے" اپنے خوف کو دباتے ہوئے آواز میں بھاری پن پیدا کر کے کہا ساتھ ہی اس کا ہاتھ پرے ہٹایا۔

اور خبر دار!!!مجھے اب ایک بار بھی ہاتھ لگایا تو"مریحہ نے غصے سے اس کا ہاتھ جھٹکا اور پیچھے ہوئی۔" فکر نہ کرو بے بی"تمہیں یہاں کوئی تکلیف نہیں ہو گی، تمہیں ہر قسم کی آسائش ملے گی،لگزری لائف یو" نوو!"وہ انتہائی ڈھٹائی سے بولی گویا مریحہ کے سوال اس نے سنے ہی نہ ہوں۔

لگزری لائف؟؟ایسی قید میں لگزری لائف؟؟؟؟؟"مریحہ نے حیرانگی سے سوال کیا"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سویٹ ہارٹ، کچے اور چھوٹے گھروں سے نکل کر بڑے بنگلوں میں رہنے کا سوچو"اس نے معنی خیز انداز میں کہا۔

مریحہ کی نظر اسی دوران دروازے پر پڑی جو اس لڑکی نے آتے وقت کھلا چھوڑ دیا تھا،اور عین اسی وقت وہ لڑکی ایک بار پھر مریحہ کے قریب ہونے کو ذرا سا اچکی تھی۔

مریحہ نے ایک زوردار دھکے سے اسے بیڈ پر چت کر دیا اور اپنی پوری قوت سے اٹھ کر دروازے کی طرف دوڑ لگائی۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ دروازے تک پہنچتی ایک جھٹکے سے دروازہ بند ہوا تھا۔

مریحہ خود کو بمشکل دروازے سے ٹکرانے سے بچا پائی اور گرتے گرتے بچی،دروازے پر اس نے زور زور سے بجانا شروع کر دیا اور اپنے جسم کی ساری طاقت اکٹھا کر کے دروازے پر مکے اور لاتیں برسانے لگی۔

دروازہ کھولو!!ابھی اور اسی وقت دروازہ کھولو ورنہ میں اس لڑکی کو چھوڑونگی نہیں،دروازہ کھولو"گلا پھاڑ" کر چلاتے ہوئے وہ دروازے پر لاتیں جڑتی باہر آوازیں مار رہی تھی۔

وہ نہیں کھلے گا چھوڑ دو اتنی محنت بے بی"پلنگ پر بیٹھی کی آواز عقب سے اس کے کانوں تک پہنچی۔وہ" نہایت پر سکون انداز میں کہہ رہی تھی۔

اس کی بات سن کر مریحہ جھٹ سے پلٹی،غصہ اس کی آنکھوں میں ابلنے لگا تھا۔

ماحول اب کافی گرم ہو چکا تھا اور مریحہ کو کمرے میں موجود اس لڑکی پر شدید غصہ آرہا تھا۔مریحہ پھنکارتی ہوئی،کھا جانے والی نظروں سے گھورتی تیزی اس کی طرف بڑھی۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ لڑکی سنبھل کر واپس بیٹھ چکی تھی اور مریحہ کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی گویا مریحہ کی بے بسی اس کے لئے لطف کا باعث ہو۔



مریحہ بیڈ پر اس کی طرف لپکی اور اس کی شرٹ کا گریبان پکڑ کر بیڈ سے کھڑا کیا "میں تمہیں چھوڑونگی نہیں اگر اب تم نے میری بات کا جواب نہ دیا!!۔مجھے سیدھا سیدھا جواب دو یہ سب کیا چل رہا ہے؟اور تم کون ہو۔"مریحہ کا لہجہ سخت اور غضب آمیز ہو چکا تھا۔

مریحہ کے ہاتھ پر بہت پیار اور نرمی سے اپنا ہاتھ رکھ کر اس نے گریبان چھڑانا چاہا لیکن مریحہ کے ہاتھ اس کی شرٹ میں سختی سے جزب تھے۔

اب بھی وہ انتہائی تحمل سے مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی جس پر مریحہ کا غصہ مزید بڑھ گیا۔

میں تمہیں کوئی کھیل تماشہ لگ رہی ہوں جسے دیکھ کر تم یوں انجوائے کر رہی ہو "مریحہ نے چلاتے ہوئے" دھکا دے کر اسے اب بیڈ پر دوبارہ گرا دیا۔مریحہ کے اس قہر آلود روپ کو دیکھ کر وہ اب مسکراہٹ برقرار نہیں رکھ سکی تھی۔

اچھا تم اگر یہاں سے نکلنا چاہتی ہو،تو تمہیں میری بات ماننی پڑیگی "وہ بیڈ پر خود کو سنبھالتے ہوئے بیٹھ کر" بولی۔

مجھے تمہاری کوئی بات نہیں ماننی!!"غصے میں چنگھاڑتے ہوئے بولی"

نا تو میں تم سے التجا کر رہی ہوں،نہ ہی میں کسی شرط پر نکلنے کے لئے راضی ہوں،میں یہ آخری بار پوچھ رہی ہوں!!مجھے لانے کا کیا مقصد ہے اور تم کون ہو!!سب بتا دو ورنہ اس کمرے میں مجھ سے تمہیں اب بچانے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"والا کوئی نہیں ہے۔

مریحہ کے صبر کا پیمانہ اب لبریز ہو چکا تھا اور وہ آنکھوں سے شعلے ابلتی اس سے پوچھتی وہ اب بیٹنے کے ارادے سے بیڈ پر گھٹنوں کے بل چڑھی آگے بڑھ رہی تھی۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں یہاں اکیلی ہوں؟ جسے مار کر تم یہاں سے آرام سے نکل جاؤ گی؟" وہ ڈھٹائی سے " مسکراتے ہوئے مریحہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گویا ہوئی تھی۔اس کا پر سکون انداز کمال تھا۔

اس کی بات سن کر مریحہ کو فوراً ہی دروازہ خود بند ہونے کا خیال آیا جس سے ظاہر ہوتا تھا کے باہر کوئی نا کوئی اس لڑکی کے ساتھ موجود ہے۔نہ جانے اور کون کون اس کے ساتھ ہے، یہ خوف بھی امڈ آیا۔

پلیز بہن پلیز، مجھے چھوڑ دو میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے، میرے گھر والے میرا انتظار کر رہے ہونگے، میری" ماں پر ایک قیامت ٹوٹی ہوئی ہو گی" مریحہ کا سخت لہجہ اور غصہ سمندر کے جھاگ کی مانند بیٹھ گیا اور وہ التجائیہ انداز اپناتے بولی اور آنکھوں میں بھرے موتیوں کو مزید روکنے سے قاصر تھی۔

ذہن کا پردہ خوف کے بادلوں میں دھندلا ہو رہا تھا۔اس لڑکی کی ماننے کے سوا مریحہ کو اب کوئی چارہ نظر نہیں آرہا تھا۔اس کی منتوں میں ایسی عاجزی تو پہلے کبھی نہیں رہی تھی۔

ٹھیک ہے، وہ شاپر جو میں نے سامنے رکھا ہے اسے اٹھاؤ اس میں تمہارے لئے ایک نیا سوٹ ہے، سامنے واش روم میں جا کر شاور لو اور چینج کرو باقی میں تمہیں بتاتی ہوں۔اس لڑکی نے مریحہ کو نرم پڑتا دیکھ کر پیار سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور شاپر کی طرف اشارہ کر کے بولی۔

مگر یہ نیا سوٹ مجھے کیوں پہنانا چاہتی ہے؟ کہاں لے جائے گی مجھے؟ کیا کرنا چاہتی ہے یہ میرے ساتھ؟"""




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریحہ کے ذہن انجانہ خوف گھر کر رہا تھا۔

لیکن کیوں۔۔۔۔۔یہ سب کیا ہے"مریحہ نے پریشانی میں دبے الفاظ میں پوچھا۔"



ششش ش ش۔۔۔ڈارلنگ تم سوال بہت کرتی ہو"وہ پر سکون انداز میں چہرہ مریحہ کے قریب کر کے بولی"

مسکراہٹ گہری ہوئی تھی،ساتھ ہی قریب ہونے پر سوں سوں کر کے گہری سانس کھینچی

تم شاور لو اور چینج کرو تم بہت سمیلی ہو رہی ہو"مریحہ کو سونگھ کر منہ بناتے ہوئے کہا تھا "

ظاہر ہے! جس حال میں تم نے مجھے یہاں پھینکا ہوا ہے، مجھ میں کونسی خوشبوئیں آنی ہیں؟"مریحہ نے"

پیچھے ہٹتے ہوئے غصے سے ناک چڑھا کر کہا۔وہ محض ہنس دی

مریحہ کے دماغ میں وسوسے اٹھ رہے تھے اور وہ پریشانی کی حدوں کو چھو رہی تھی،اس لڑکی کا ہر لفظ مریحہ کا

خون سفید کر رہا تھا۔

ہاہا،اچھا چلو جاؤ شاور لے کر چینج کر کے آؤ جلدی سے۔۔میں ویٹ کر رہی ہوں تمہارا"لڑکی نے دوبارہ"

سوٹ کی طرف اشارہ کر کے کہا

نہیں مجھے نہیں کرنے کوئی کپڑے وپڑے چینج تم مجھے چھوڑ دو پلیز،میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں"مریحہ "

نے بدستور ضد اپناتے ہوئے مگر لہجہ نرم کر کے کہا،ساتھ ہی بیڈ پر مظلوم سی ڈھے گئی۔

سویٹ ہارٹ میں تمہیں یہاں سے نکالنے ہی تو آئی ہوں،تم میری ہی بات نہیں مانو گی تو کیسے کام چلے "

گا۔"اس کا انداز سمجھانے والا تھا۔

مگر یہ سب کس لئے؟ یہ کیوں کر رہی ہو تم؟ پلیز مجھے ایسے ہی جانے دو تمہیں خدا کا واسطہ،دیکھو تم بھی"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک لڑکی ہو، میری پرابلم سمجھو پلیز، میں گھر جانا چاہتی ہوں، میرے گھر والے پریشان ہونگے میرا انتظار کر رہے ہونگے "مریحہ نے اس کے آگے ہاتھ جوڑ لئے تھے، پھر اس کے گھٹنوں کو ہاتھوں سے دباتے ہوئے بولی۔



اس کے آنکھوں میں بے بسی نمایاں تھی، ماتھے پر شکن اور آنکھوں میں نمی، چہرہ سرخ و سپید وہ اس حال میں بھلی اور قابل رحم معلوم ہوتی تھی۔

یہ لو کپڑے، اسے شاور لے کر پہن لو تم پھر تمہیں لے چلتی ہوں "وہ بیڈ سے اٹھ کر گئی اور شاپر اٹھا کر" مریحہ کی طرف دیتے ہوئے بولی۔

کس کے کپڑے ہیں؟ "مریحہ نے شاپر میں جھانکتے ہوئے پوچھا جو کوئی برانڈڈ شاپنگ بیگ میں تھا۔ "

تمہارے کپڑے ہیں، شاور لے کر انہیں پہن لو "لڑکی نے مختصر جواب دیا"

کیوں پہنا رہی ہو، میرے کپڑوں کو کیا ہوا ہے؟ تم مجھ سے کیا چاہتی ہو؟ 'سس' پلیز مجھے کچھ تو بتاؤ پلیز """

مریحہ نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے سوٹ شاپر سے نکالا جو نہایت قیمتی معلوم ہو رہا تھا اور اسے دیکھتے ہوئے بے بسی سے پوچھا۔

پلیز مجھے ایسے ہی لے چلو، اگر تم مجھے یہاں سے لے جا رہی ہو تو کپڑے چینج کروانے کی کیا تک ہے؟ پلیز" بہن مجھے ایسے ہی لے چلو "مریحہ کی التجاء گہری ہوتی جا رہی تھی۔

تم جانا چاہتی ہو؟ یہ ادھر ہی رہنے کا ارادہ ہے "لڑکی نے دوٹوک انداز میں پوچھا، مریحہ کا چہرہ بجھ سا گیا۔"

جانا چاہتی ہوں، لیکن اپنے گھر، کہیں اور نہیں "مریحہ نے چہرہ جھکا کر سوٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تواب جاؤ بنا کچھ بولے "وہ منہ بسور کر بولی"

مریحہ دبے قدموں واش روم کی طرف بڑھ گئی۔

کچھ دیر بعد مریحہ گیلے بال مگر اپنے ہی کپڑوں میں بمعہ دوپٹے واش روم سے برامد ہوئی اس وقت کمرے میں ایک نہیں دو لڑکیوں کو اپنا منتظر پایا۔

واؤ، شی لکس گڈ، رئیلی گڈ۔۔۔"اس نئی لڑکی نے مریحہ کو دیکھتے ہی دوسری لڑکی سے کہا۔"

یہ کیا؟ تم نے کپڑے چینج نہیں کئے؟"دوسری لڑکی نے پہلی لڑکی کی بات کاٹتے ہوئے مریحہ کے " قریب آکر تیز نظروں سے گھورا۔

نہیں وہ میرے مطلب کا نہیں ہے، میں نہیں پہن سکتی وہ سوٹ "مریحہ نے جھلا کر لڑکی سے فاصلہ قائم" کرتے ہوئے کہا۔ایک کی بجائے دو لڑکیوں مریحہ کے چہرے کی لالی کو سفیدی میں تبدیل کر دیا تھا۔

مطلب کا؟ یہ مطلب کا کیا ہوتا ہے؟ وہ سوٹ تمہارے لئے ہے تم نے ہی پہننا ہے، وہ سوٹ تمہارے لئے" ہی تیار کروایا ہے پھر یہ مطلب کا نہیں ہے کا کیا مطلب ہے؟؟"نئی آنے والی لڑکی نے غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا

نہیں! ہر گز نہیں، وہ کپڑے میں نہیں پہن سکتی، بہت فٹ ہیں مجھے عادت نہیں ایسے کپڑوں کی"مریحہ" نے صاف انکار کرتے ہوئے منہ پھیر لیا۔

دیکھو! سویٹ ہارٹ، تم اپنے گھر پر تو ہو نہیں! تم اس وقت جہاں ہو وہاں تمہاری مرضی تو چلنے والی ہے" نہیں، پھر کیوں نہ تم شرافت سے وہ کرو جو ہم کہ رہے ہیں؟"دوسری لڑکی مریحہ کے پاس آگئی اور پیار سے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کے گیلے بالوں کو اپنی انگلی میں رول کرتے دھمکی دی

گھر بھی تو جانا ہے نا تم نے؟"پہلی لڑکی نے اقراری گردن ہلاتے ہوئے مریحہ سے کہا "



فار گاڈ سیک، مجھے چھوڑ دو"مریحہ نے تقریباً روتے ہوئے فریاد کی۔"

دیکھو، تم اگر رو رہی ہو تو اس کا فائدہ کوئی نہیں اس سے صرف اور صرف وقت ضائع ہو رہا ہے، تمہارا بھی!"

"!ہمارا بھی

میں نہیں چاہتی کے تمہارے ساتھ زور زبردستی والا کوئی معاملہ کیا جائے، لیکن تم بہت ضدی بن رہی"

ہو۔۔ چلو جاؤ شاباش، وہ جو سوٹ تمہیں دیا ہے، وہ چینج کر کے آؤ"لڑکی نے مریحہ کو کمر سے دھکیلتے ہوئے

باتھ روم کی طرف بڑھایا، اس کا لہجہ اور نظریں اتنی چبھنے والی تھیں کے مریحہ پل بھر بھی اس سے نظریں

نہیں ملا سکی اور بے بس سا چہرا لئے سسکیاں لیتی باتھ روم میں گھس گئی

چند لمحوں بعد مریحہ نئے سوٹ میں ان دونوں کے سامنے موجود تھی، اس نے اپنا دوپٹہ پوری طرح پھیلا کر

پہنا ہوا تھا۔

افففوو، یہ لڑکی پھر سے۔۔۔۔۔۔"پہلی لڑکی نے دوسری سے زچ ہو کر کہا"

What the Hell!! She is wearing her own filthy ‘Dupatta’

where the hell is her dressing sense!

یہ کیا!!اس نے اپنا غلیض دوپٹہ پہنا ہوا ہے؟اس کو ڈریسنگ کا ڈھنگ نہیں ہے؟"دوسری لڑکی کا طنز اور "

نفرت سمیت اپنی آواز کی لگام کھولی۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہم تمہیں کسی قرآن خوانی میں لے جانے نہیں آئے" وہ منہ چڑھا کر مریحہ سے مخاطب ہوئی "

تمہیں اس سوٹ کے ساتھ دوپٹے کی ضرورت نہیں ڈارلنگ، اتارو یہ دوپٹہ اور چلو اب جلدی سے تیار ہو"

جاؤ" پہلی لڑکی نے بیڈ پر موجود ہیئر برش اور کچھ میک اپ کا سامان آگے کرتے ہوئے کہا، جو غالباً دوسری لڑکی لائی تھی۔

اتنا قیمتی سوٹ اور میک اپ کا سامان مریحہ کو عام حالات میں استعمال کا موقع ملتا تو وہ جھٹ سے کرتی لیکن موجودہ صورتِ حال کچھ ایسی نہ تھی جس میں اسے ان چیزوں کی ایکسائٹمنٹ ہو۔

تیار ہو جاؤ؟ تمہارا مقصد کیا ہے آخر؟ کیوں تیار ہو جاؤ! میں کوئی تیار ویار نہیں ہو رہی مجھے شرافت سے"

چھوڑ دو ورنہ میں تم دونوں کو نہیں چھوڑونگی!! آخر تم لوگ کیوں مجھے تیار کروا رہی ہو، کہاں لے جانا چاہتی ہو تم مجھے!!" مریحہ نے لڑکیوں کی بات کو مکمل رد کرتے ہوئے کہا اور پیر پٹختی دروازے کی جانب بڑھی دونوں لڑکیاں لپک کر مریحہ کے راستے میں آ گئیں اور اس کے سامنے سینہ تان کر کھڑی مریحہ کی جائے فرار مسدود کر دی۔

مجھے شرافت سے جانے دو گی یہ نہیں؟" مریحہ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر سوالیہ انداز میں ہاتھ ہوا میں لہرایا،" لہجے میں سنجیدگی اور برہمی اس کے گیلے بالوں کی کشش، نہائے دھوئے روپ کی جاذبیت کے بلکل برعکس جا رہے تھے۔

ہم تمہیں کب روک رہے ہیں مریحہ ڈارلنگ، ہم تو تمہیں لے جانے آئی ہیں اک تم ہی ہو جو تیار نہیں ہو" رہی اور بناء تیار کئے لے جانا ممکن ہی نہیں" دوسری لڑکی نے پہلی کی جانب مسکراتے ہوئے دیکھ کر کہا، گویا




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کسی پلان میں ہم آہنگی کا اظہار کیا ہو

"تم؟ تم لوگ میرا نام کیسے جانتی ہو؟ کون ہو تم لوگ؟" مریحہ کو کافی دیر گزر جانے کے بعد دوسری لڑکی کے منہ سے بھی اپنا نام سن کر خیال آیا تھا، اس نے چونک کر دونوں سے پوچھا۔

"ہم تمہارے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں اور اب تم ایک بھی سوال کرو گی تو تمہارے ساتھ ہونے والے تمام معاملات کی ذمہ دار تم خود ہو گی" پہلے لڑکی نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا جس پر مریحہ کی روح کانپ گئی۔

مختلف وساوس نے اس کے ذہن میں گردش شروع کر دی، وہ جان چکی تھی کے وہ کسی بہت بری جگہ پھنس چکی ہے۔ اس کے ذہن میں ایک ہی پلان تھا کے وہ اس کمرے سے نکل کر باہر کا جائزہ لیگی اور جیسے ہی موقع ملا ان دونوں کو گرا کر یا مار کر بھاگے گی اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکی تو اس کا ان لوگوں سے بچنا مشکل ہے، بہت مشکل!

وہ غصے سے پلٹی اور بیڈ سے ہیئر برش اٹھا کر بالوں میں دو تین برش مار کر سامنے آ کھڑی ہوئی۔

"میں تیار ہوں۔۔۔ چلو اب!!" مریحہ نے سنجیدگی سے کہا اور سوالیہ نظروں سے دونوں کی جانب دیکھنے لگی۔

"اور میک اپ کون کرے گا؟ یہ سامان میں کس لئے لائی ہوں؟" پہلی لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ گھر میں بھی ایسے ہی تیار ہوتی ہو گی نہ؟" لڑکی نے پہلی لڑکی سے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ سوال کیا، اور دونوں نے ہنس کے شانے اچکا دئے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں میں ٹھیک ہوں ایسے ہی، پلیز مجھے چھوڑ دو میں ہاتھ جوڑتی ہوں تم لوگوں کے آگے "مریحہ بے بسی کی حدوں کو چھوتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر گویا ہوئی۔

اوں ہوں۔۔ایسے تھوڑی کوئی تیار ہوتا ہے۔۔۔اتنے حسین چہرے پر میک اپ نہ ہو بال ڈھنگ سے نا بنے ہوں تو کیسے مزہ آئے گا" دوسری لڑکی نے مریحہ کو شانوں سے تھام کر پلنگ پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

نہیں مجھے کوئی تیار ویار نہیں ہونا، مجھے تم پہلے بتاؤ!" مریحہ پلنگ سے واپس کھڑی ہو گئی"

تمہیں سب بتا دینگے پہلے تیار ہو جاؤ، بہت ٹائم ضائع کر دیا ہے" دونوں لڑکیوں نے مریحہ کو پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا اور زبردستی اس کا میک اپ کرنے لگیں۔

مریحہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے "پلیز مجھے چھوڑ دو تمہیں خدا کا واسطہ پلیز چھوڑ دو مجھے" مریحہ مسلسل التجاء کر رہی تھی

ارے سیدھی بیٹھو یار! کیا مسئلہ ہے تمہیں، کہہ دیا نا لے کر جا رہے ہیں" لڑکی نے مریحہ کو پکڑ کر بیڈ پر صحیح سے بٹھاتے ہوئے ڈانٹا تھا۔

مریحہ تھم گئی تھی مگر آنسوؤں پر اس کا بس نہیں چل رہا تھا۔

اب یہ رونا بند کرو تمہارا میک اپ خراب ہو رہا ہے" پہلی لڑکی نے غصے سے کہا"

دوسری لڑکی مریحہ کے بال بنا رہی تھی۔

تمہارے بالوں کو تو سٹریٹنگ کی ضرورت بھی نہیں، قدرتی اتنے سٹریٹ ہیں" لڑکی نے مریحہ کے بالوں کو برش کرتے ہوئے کہا




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس ٹھیک ہیں بال، چھوڑو اب مجھے "مریحہ نے ہیئر برش کو روکتے ہوئے کہا۔ "

مریحہ کو ان لڑکیوں کو ایسے چھونا نہایت ناگوار گزر رہا تھا۔

تم یہ چھوڑو چھوڑو کی رٹ چھوڑو ورنہ تمہیں واپس یہیں چھوڑ دیں گے !انڈر سٹینڈ؟"میک اپ کرتی "

لڑکی نے رک کر مریحہ کو دھمکی دی۔

مریحہ خاموش ہو گئی مگر دل ہی دل میں انہیں کوس رہی تھی،اور اس کی نگاہیں بار بار دروازے کی جانب جا رہی تھیں جہاں سے وہ کمرے سے باہر کی دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ڈارلنگ بے فکر رہو، تمہیں ابھی باہر ہی لے کر جا رہے ہیں، سکون سے دیکھ لینا سب کچھ "میک اپ"

کرنے والی لڑکی نے مریحہ کی نظروں اور ارادے کو جانچ لیا تھا، تسلی دیتے ہوئے سے بولی۔

کچھ دیر میں وہ مریحہ کو تیار کر چکی تھیں ساتھ ہی دوپٹہ جو مریحہ نے اوڑھ رکھا تھا ہٹا کے ایک سائڈ میں رکھ

دیا۔

نہیں مجھے دوپٹہ دو میرا، میں ایسے نہیں جاؤ نگی، مریحہ نے لپک کر اپنا دوپٹہ واپس اٹھایا اور جلدی سے پہن "

لیا۔

یار یہ کتنی ضدی قسم کی لڑکی ہے، شرافت سے کوئی بات نہیں مانتی "پہلی لڑکی نے مریحہ کا دوپٹہ واپس"

کھینچ لیا اور اپنے ہاتھ میں پکڑ کر پیچھے ہاتھ کر لئے۔

پلیز میرا دوپٹہ دو مجھے، میں ایسے کہیں نہیں جا سکتی، پلیز "مریحہ اپنا دوپٹہ واپس لینے کے لئے مچل رہی تھی"

جبکہ وہ لڑکی اسے اپنے پیچھے چھپا کر مسکرا رہی تھی۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریحہ ان کا دیا ہوا قیمتی سوٹ جسے وہ سخت ناپسند کر رہی تھی، زیب تن کئے ہوئے تھی۔ فٹنگ اتنی کے ارم کی نظریں بار جھک کر اپنا جائزہ لے رہی تھیں،، بالوں کو نہایت ترتیب سے برش اور جیل کے ذریعے کھلا رکھ کر سیٹ کیا تھا اور میک اپ معمولی سا مگر مختصر وقت میں ہی بہت خوبصورتی سے کیا ہوا۔

چلو اب آجاؤ" دوسری لڑکی کہتی ہوئی دروازے کی جانب بڑھ گئی جبکے مریحہ وہیں رک کر دوبارہ منتیں" کرنے لگی۔

کیا ہوا، گھر نہیں جانا؟" لڑکی نے مریحہ سے پوچھا"

ہاں جانا ہے" مریحہ کو گھر کا سن کر فوراً اپنے پلان پر عمل کرنے کا خیال آیا تھا۔ "

تو پھر چلو" دونوں لڑکیاں ایک ساتھ باہر کی طرف قدم بڑھانے لگیں، ان کے چہرے پر بے زاری امڈ " آئی تھی، مریحہ کو ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔

دروازہ کھلا ہوا تھا۔

مریحہ سہمی سہمی دھیمے قدم اٹھاتی ان کے پیچھے ہولی۔

کمرے سے نکل کر وہ ایک دوسرے کمرے میں داخل ہوئے جو سائز میں بڑا تھا بیٹھک کے حساب سے ترتیب دیا لگ رہا تھا۔ دیواروں کے ساتھ بڑے بڑے صوفے اور بیچ میں دبیز قالین۔

مریحہ کی نظریں تمام دروازوں اور کھڑکیوں کی متلاشی تھیں جہاں سے وہ اپنے فرار کے راستے تلاش کر رہی تھی، ہر دروازے کھڑکی پر غور کرتی وہ چوکنا سی آگے بڑھ رہی تھی، جبکہ وہ دونوں لڑکیاں اس کمرے سے نکل کر اگلے دروازے میں داخل ہو گئی تھیں۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلو بھئی جلدی چلو" لڑکی نے پیچھے مڑ کر مریحہ کو آواز دی۔"

ارے یار یہ ایسے نہیں آئے گی" انہوں نے آپس میں کہا اور واپس آکر مریحہ کو دونوں جانب سے پکڑ کر "
چلنے لگیں۔

تم لوگ مجھے کہاں لے جا رہی ہو؟ پلیز مجھے گھر جانے دو، میں تمہاری ہر بات مان لوں گی پہلے مجھے ایک بار "
گھر جانے دو پلیز، چھوڑو مجھے، کہاں لے کر جا رہے ہو تم لوگ" مریحہ نہ چاہتے ہوئے بھی ان کے ساتھ چلنے پر مجبور تھی، وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح ضد پر اڑی ہوئی تھی لیکن دونوں لڑکیاں اسے لے کر آگے بڑھ رہی تھیں۔ مریحہ کسی اچھے موقع کی تلاش میں تھی جب اس کے سامنے کوئی مکمل جائے فرار واضح ہو جائے۔ پوری طرح جائزہ لیتے ہوئے ان لڑکیوں کے بل پر گھسیٹ کر چل رہی تھی

اس کمرے سے نکل کر وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہوئی جہاں روشنی نہ ہونے کے برابر تھی، مریحہ کو لے کر وہ دونوں کمرے کے وسط میں آکر رکی تھیں اور اس کا ہاتھ چھوڑ کر اس سے الگ ہو گئی تھیں۔

پچھلے کمرے کا دروازہ بند ہونے کی آواز پر مریحہ چونکی اور پلٹ کر پیچھے دیکھا، یہ کمرہ اب مکمل اندھیرے کی لپیٹ میں تھا کے مریحہ کو اپنا آپ بمشکل نظر آرہا تھا۔

مریحہ کا دل اس تیزی سے دھڑک رہا تھا مانو ابھی باہر آجائے گا۔ اس کی ہمت جواب دے گئی تھی اور وہ ان دونوں سے مخاطب ہوئی۔

کیا ہوا، کہاں گئے تم لوگ، پلیز ایسا مت کرو میرے ساتھ، مجھے گھر جانے دو، کہاں ہو تم لوگ" مریحہ کی "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کپکپاتی آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔

کمرے میں مکمل خاموشی چھاگئی تھی



مریحہ بدحواسی اور خوف کے عالم میں ادھر اُدھر قدم رکھ کر کمرے اور چیزوں کو جانچنے کی کوشش کر رہی تھی جبکے اس کے پاؤں لرز رہے تھے، اسے ہر لمحے اپنے ساتھ کچھ غلط ہونے کا اندیشہ تھا۔

وہ دھیمے قدم بڑھا کر اور ہاتھوں کو پھیلا کر اپنے چاروں جانب قدم بڑھاتی اور چیزوں کو محسوس کرنے کی کوشش کرتی۔

اس کے لرزتے پیر کسی چیز سے ٹکرائے، اس نے ہاتھ بڑھا کر اس چیز کو محسوس کرنے کی کوشش کی، ایسا معلوم ہوا جیسے وہ کوئی کرسی ہے، مریحہ پیچھے ہٹی اور دوسری طرف بڑھنے کی کوشش کرنے لگی، اسے دروازے کی تلاش تھی۔

ساتھ ہی وہ ان دونوں لڑکیوں کو مسلسل پکار رہی تھی۔

" پلیز میرے ساتھ ایسا مت کرو، میں مر جاؤنگی، کہاں ہو تم لوگ، پلیز سامنے آجاؤ، مت کرو میرے ساتھ ایسا کھیل، مجھے جانے دو پلیز پلیز" وہ گلا پھاڑ پھاڑ کے چلانے اور رونے لگی۔

دفعتاً اسے ایک دھماکے کی آواز آئی جو کمرے میں اوپر کی جانب سے محسوس ہوئی تھی، ساتھ ہی اسے اپنے اوپر کوئی چیز گرتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔ وہ اپنے ہاتھ ہوا میں گھما کر گرتی ہوئی چیز سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی جو کسی کاغذ کی مانند تھے۔

وہ ہڑبڑا کر ادھر ادھر بھاگنے کی کوشش کرنے لگی لیکن جگہ سے ناواقفی کی باعث وہ دیوار اور کرسی نماشے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے ٹکرا رہی تھی

اسی لمحے اس کا ہاتھ کسی نے مظبوطی سے تھام کر اسے روکا۔

مریحہ نے گھبرا کر دور ہٹنے کی کوشش کی اور اسے دھکیلنا چاہا" مریحہ کی رہی سہی ہمت اس دھماکے کی آواز سے یوں ہی ختم ہو گئی تھی اور اس پر یہ افتاد کے کسی نے اسے پیچھے سے تھام لیا تھا۔

مریحہ نے اسے دھکا دے کر پیچھے ہٹانا اور ہاتھ چھڑانا چاہا لیکن اس کی گرفت مظبوط تھی۔

اس وجود نے اب مریحہ کو عقب سے تھام کر روک لیا اور مریحہ کے لئے یہ پریشانی کی ایک نئی ٹکیا تھی۔

"چھوڑو مجھے، کون ہو تم چھوڑووو، رحم کرو مجھ پر، مجھے جانے دووو" مریحہ مچل رہی تھی اور خود کو اس سے آزاد کرانے کے لئے جتن کرتی اسے پیچھے کہنیوں سے مارنے کی کوششیں کر رہی تھی۔اسے اپنی ہار اور ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی۔

اچانک ایک اور دھماکے کی آواز سنائی دی جس پر مریحہ نے اپنی آنکھیں زور سے بھینچ لیں۔قریب تھا کے وہ بے حوش ہو جاتی۔

مریحہ کو خود پر کوئی چیز گرتی محسوس ہو رہی تھی اور اسی اثناء میں کمرے میں روشنیاں امڈ آئیں۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو"

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو "

مریحہ کے کانوں میں یہ آواز کمرے کی چاروں جانب سے پڑی تھیں۔

خود کو سنبھالتے ہوئے مریحہ نے جھٹکے سے اپنی آنکھ کھولی۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کمرے میں رنگوں کی برسات ہو رہی تھی، دھماکے کے ساتھ پارٹی پوپرز چاروں طرف برس لگے۔

تمام کونوں سے لڑکے لڑکیاں پردوں، کرسیوں اور میز کے پیچھے سے برآمد ہو رہے تھے۔ کچھ دیر پہلے اس کمرے میں ایسی خاموشی تھی کے ہر شئے مریحہ کو سن سکتی تھی۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو"

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو ڈیئر مریحہ "کی آوازوں، روشنیوں اور اس ہجوم نے مریحہ کی سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت کو کسی گہرائی میں ڈبو دیا تھا۔

مریحہ ہکا بکا تمام لوگوں کو دیکھ رہی تھی ہر شخص کی زبان پر مریحہ کا نام اور تالیاں بجاتے، مسکراتے چہرے، میز کی دوسری جانب وہ دونوں چہرے بھی تبسم لئے موجود تھے جن سے نفرت مریحہ کی آنکھوں میں جزب ہو چکی تھی۔ جبکہ وہ لڑکیاں وہی انداز لئے ہشاش بشاش۔

مریحہ کو جن ہاتھوں نے تھاما تھا وہ اس کی قریبی دوست کنول تھی، پلٹ کر حیرانگی سے اسے دیکھا۔

اسے اب تک اپنے ساتھ ہونے والے سانحے پر حیرانگی اور غصہ تھا جسے نکالنے کے لئے سب سے مناسب چہرہ اب نظر آیا تھا۔

مریحہ ! سرپرائزڈ؟؟؟؟"کنول نے اسے اپنی جانب گھما کر خیالات سے کنارہ کروایا۔"

یہ۔۔یہ کیا ہے یہ سب۔۔؟"مریحہ کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا، ہوا میں سوالیہ ہاتھ اٹھا کر پوچھا۔ "

واؤ!!!! یار تمہیں ابھی تک سمجھ نہیں آیا؟"کنول نے اسے شانوں سے تھام کر کرسی پر بٹھایا اور اس کے برابر والی کرسی سنبھال لی۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا تھا یہ سب۔۔۔؟؟کنول؟"مریحہ نے بمشکل ہمت باندھ کر حلق سے آواز نکالی،اور ارد گرد تمام لوگوں کی طرف ایک نظر مار کر کنول سے پوچھا۔

کمرے میں،پیپی برتھ ڈے ٹویو کی آوازیں دھیمی ہوئی تھیں،مریحہ کے چہرے پر غصہ طلوع ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔

It is Celebration Mareeha, your birthday Celebration!

کنول کے بے پرواہ جواب پر مریحہ کا غصہ بھیگا تھا۔اس کی نظر سامنے میز پر گئی۔

میز پر مریحہ کے سامنے بڑا سا کیک موجود تھا جس پر اس کا نام خوبصورتی سے لکھا گیا تھا،کیک پر موجود موم بتیاں جلائی جا رہی تھیں،ساتھ ہی طرح طرح کی کھانے پینے کی اشیاء اور مشروبات سجے ہوئے تھے۔۔

ہال میں موجود لوگ مریحہ کے ڈرے سہمے روپ پر ہنس رہے تھے تو کچھ اس کے غصے پر سنجیدہ ہوئے تھے۔

اس مجمع میں کچھ اس کے گروپ فیلوز تھے تو کچھ اجنبی چہرے بھی اور انہی کے بیچ ایک چہرہ سب سے آخر میں شامل ہوا وہ سمیر تھا۔

وہ مسکراتا اور تحمل کے ساتھ نگاہیں مریحہ کے جانب مرکوز کئے سلو موشن میں کسی ہیرو کی اینٹری کا جلوہ پیش کرتا چلا آ رہا تھا

مریحہ نے حواس باختہ اپنی نظریں اس پر شدید کڑھن سمیت جمائی تھیں۔

کیسا لگا سرپرائز"سمیر نے سر پر پہنچ کر اپنی کہنی اس کی کرسی پر ٹکائی اور اس کی جانب جھک کر پوچھا۔"

مریحہ کے ذہن میں ایک بار پھر پورا منظر کسی فلم کی مانند چل پڑا،اسے نئے سرے سے سمیر پر غصہ آنے لگا




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"What the hell was that?"

"کیا مصیبت تھی یہ؟ تمہیں تو میں معاف نہیں کرونگی سمیر، تم نے یہ اچھا نہیں کیا" ارم نے دانت پیس کر غصہ دکھایا۔اس حالت پر کنول اور سمیر سمیت کمرے میں موجود تمام لوگ کھلکھلا اٹھے۔

"اوہ، مریحہ کو غصہ آرہا ہے؟ دیکھو تو سہی" سمیر نے بے نیازی سے کہتے ہوئے سب کی توجہ مریحہ کے چہرے کی طرف دلائی۔

"Lets Celebrate your Birthday baby"

"لیٹس سیلیبریٹ یور برتھ ڈے بے بی" سمیر کہتا ہوا دائیں طرف کی کرسی پر آبیٹھا پلیٹ اور چیزیں ایک طرف کیں، کیک مریحہ کے آگے کھینچ لیا اور مریحہ کے ہاتھ میں چھری تھما کر اس کا ہاتھ کیک کی جانب اٹھایا۔

"نہیں!! کوئی سیلیبریشن نہیں، یہ کیسا مزاق تھا، میری جان نکل گئی تھی، کس کا پلان تھا یہ؟" مریحہ نے آنکھیں نکال کر اونچی آواز میں پوچھتے ہوئے ہاتھ کھینچ لیا

"اوہ کم آن! یہ سب تو عام سی بات ہے مریحہ! تم کیوں اتنا ری ایکٹ کر رہی ہو" سمیر نے بے نیازی سے کہا۔

مریحہ کی سنجیدگی کو اس نے بے نیازی سے اُڑایا تو مجبوراً اُس کے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سمٹ آئی۔

"چلو اب تم کیک کاٹو، پارٹی انجوائے کرتے ہیں، پلان کس کا تھا وہ سب تمہیں بھی بتا دینگے" سمیر نے مریحہ کا ہاتھ تھام کر چھری سمیت کیک کی طرف بڑھایا۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس ماحول سے اندر ہی اندر بہت اجنبی پن محسوس کر رہی تھی لیکن چہرے پر آثار نہیں لانا چاہتی تھی۔

اس پارٹی میں سوائے مریحہ کے تمام ہی لوگ ایلیٹ کلاس سے تعلق رکھتے تھے، وہ نہایت بولڈ اور کانفیڈنٹ تھے جن کے بیچ مریحہ کو اپنا آپ بہت کم تر محسوس ہو رہا تھا۔

وہ جن لوگوں کے بیچ موجود تھی وہ پارٹی اور موج مستی کے بہانے ڈھونڈتے تھے۔جبکے مریحہ اس طرح کی محفلوں سے کنول کی دوستی کے بعد ہی متعارف ہوئی تھی۔

چلو بھئی کیک کاٹو، کیا سوچ رہی ہو" کنول نے اسے کندھے سے پکڑ کر ہلایا۔"

چھری کیک کی طرف اٹھی تھی۔

کمرہ ایک بار پھر ہیپی برتھ ڈے کے شور سے گونج اٹھا۔

کنول نے کیک کا ایک ٹکڑا مریحہ کو کھلایا اور اگلا ٹکڑا سمیر کے منہ ڈالا۔

یوں ہی سمیر نے ایک ٹکڑا مریحہ کے منہ کے قریب بڑھایا جسے کھاتے وقت مریحہ کو بہت شرمندگی اور جھجک محسوس ہو رہی تھی۔

ارے یار میرے گھر پر سب پریشان ہو رہے ہونگے۔۔انہیں انفارم بھی نہیں کیا، میرا بیگ کہاں ہے" "

مریحہ کو اچانک اپنے گھر کا خیال آیا اور وہ ادھر ادھر اپنا بیگ ڈھونڈنے لگی۔

بے فکر ہو جاؤ، تمہارے گھر پر بتا دیا ہے کے تم میرے ساتھ ہو، تمہاری ماما پوچھ رہی تھیں تمہارا، میں نے " کہہ دیا وہ واش روم میں ہے اور اسی نے کال کرنے کا کہا ہے" کنول نے کیک کے مزید پیس کرتے ہوئے بتایا

یہ کب کی بات ہے؟ تم نے کب کال کی؟" مریحہ نے حیرانگی سے پوچھا"




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب تم کڈنیپ تھی "کنول نے اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ بتایا، آنکھوں میں شرارت ابل رہی تھی۔

ارے یار۔۔تم۔۔۔۔۔"مریحہ بہت کچھ کہنا چاہتی تھی، وہ اس سرپرائز کے اس انداز سے خوش نہ تھی، " لیکن یہاں اس کی زبان کو تالے لگ جاتے۔

Oh meet my cousins Sasha and Aliza, the Kidnappers

اوہ میری کزنز سے ملو، ساشہ اور علیزہ، دی کڈنیپرز "کنول نے اچانک یاد آنے پر ان دو لڑکیوں کا تعارف " کروایا جن سے مریحہ دو دو ہاتھ کرتے کرتے رہی تھی۔

دونوں نے سر کو خم کر کے تعارف قبول کیا۔

اچھا تو تمہاری کزنز ہیں۔۔۔۔"مریحہ نے اپنے الفاظ گویا جزب کر لئے، دانت پیس کر کہا۔ "

دونوں کزنز اٹھ کر مریحہ کے پاس آئیں اور اسے گلے لگایا

ویسے بہت اچھی لگ رہی ہو اس سوٹ میں "ساشہ نے کہا جس پر مریحہ اپنے کپڑوں کو دیکھ کر جھجک سی " گئی۔

کیسی لگی ہماری ایکٹنگ "ساشہ نے مسکرا کر پوچھا۔ "

بہت ہی پروفیشنل تھی "مریحہ نے منہ بنا کر کہا جس پر دونوں ہنس دیں "

میں دراصل۔۔ڈر گئی تھی ٹوبی ویری اونیسٹ "مریحہ نے جھینپ کر کہا۔ "

ویسے تمہاری حالت دیکھ کر ہمیں تم پر رحم آرہا تھا "کنول نے بیچ میں بتایا"




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا مطلب؟؟مجھے تم لوگوں نے کب دیکھا"مریحہ نے چونک کر پوچھااور گردن سمیت خود پوری کنول کی طرف گھومی تھی "

ہم تمہیں شروع سے آخر تک سی سی ٹی وی کیمرہ سے دوسرے روم میں بیٹھ کر دیکھ رہے تھے"کنول نے فخریہ انداز میں بتایا "

کیاااا"مریحہ کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی تھی "

میں کس حالت میں زمین پر پڑی ہوئی تھی۔۔اور یہ سب لوگ مجھے دیکھ رہے تھے۔۔۔؟مریحہ نے دل میں سوچ کر حال میں نظریں گھمائیں جہاں لڑکیوں سمیت کم از کم 8 سے 9 لڑکے موجود تھے۔

مریحہ کی سوچیں دور تک دوڑنے لگیں،پریشانی چھپ نہیں سکتی تھی،چہرے پر عیاں غصے اور شرمندگی کو کنول نے بخوبی محسوس کر لیا تھا۔

یہ تم نے اچھا نہیں کیا کنول۔۔۔"مریحہ نے بس اتنا کہا تھااور منہ دوسری طرف پھیر لیا،اگرچہ وہ اپنی ناراضگی کی وجہ سب کے سامنے ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی،لیکن اب اس کا وہاں بیٹھنا دشوار ہونے لگا تھا۔ "

ارے۔ادھر آؤ میرے ساتھ"کنول اسے ہاتھ سے پکڑ کر باہر لے گئی "

کیا ہوا بھئی؟مریحہ کیوں پریشان ہو رہی ہو"کنول نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے پوچھا۔ "

یار آئی وانٹ ٹو لیو"مریحہ نے اکتاہٹ سے کہا۔ "

What are you talking about yaar!! This is all about you...!

کیا بات کر رہی ہو یار،یہ سب تمہارے لئے ہی ہے،اور تم جانے کی بات کر رہی ہو؟چلو میرے ساتھ"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔"کنول اس سے بات کرتے ہوئے اوپر لے آئی تھی جہاں چھت پر ایک مکمل پارٹی کا سیٹ اپ کیا ہوا تھا۔

مریحہ یہ سب دیکھ کر حیران رہ گئی،اسے یقین نہیں آرہا تھا کے اتنا سب کرنے کے بعد بھی ابھی یہ بندوبست الگ ہے۔

یہ سب کیا ہے یار؟"مریحہ کو اچھا بھی لگ رہا تھا ساتھ مشکل بھی ہو رہی تھی "

یہ سب تمہاری سالگرہ کا جشن ہے،ہم نے فیصلہ کیا تھا کے تمہاری برتھ ڈے ایسے سیلیبریٹ کرینگے "

کے تم کبھی بھول نہیں پاؤ گی؟"کنول نے جوش سے کہا

واقعی،یہ دن میں کبھی نہیں بھول سکتی۔مگر یہ کس کا گھر ہے؟"مریحہ نے چھت کا جائزہ لیتے ہوئے پوچھا"

سمیر کا ہے"کنول بولتی ہوئی آگے بڑھ گئی اور ساؤنڈ سسٹم کے قریب پہنچ کر میوزک آن کر دیا "

میوزک کی آواز اور باقی تمام لوگ اوپر پہنچے تھے۔کچھ ہی دیر میں غل غپاڑہ،ڈانس،میوزک اور تفریح کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوا تھا جو شام کے اختتام تک جاری رہا۔

رات بستر پر لیٹے ہوئے وہ تمام دن کے مناظر اس کی نظروں کے سامنے گھومنے لگے۔وہ کبھی مسکراتی چھت کو دیکھتی تو کبھی کروٹ بدل کر سوچتی،انہی سوچوں کے بیچ کب وہ نیند کی وادی میں گم ہو گئی اسے پتا ہی نہ چلا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ارے یار کتنی بار تجھے بتاؤں ایٹی ٹیوڈ نہیں ایٹی چیوڈ ہوتا ہے ایٹی چیوڈ۔تو کب اپنی انگریزی درست کرے"




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گا"سمیر نے گروپ کی نشست میں شامل ہوتے ہی ایان کو نشانہ بنایا۔وہ اس وقت کسی کا ذکر کر رہا تھا۔
سب لوگوں کی نگاہ سمیر کی طرف اٹھی ساتھ مسکراہٹیں بکھری تھیں۔



یار بس بس اب رہنے دے،ایک واحد تیرا ہی 'ایٹی چیوڈ' ہے ورنہ سب کے پاس 'ایٹی ٹیوڈ' ہے"ایان نے "
ہنس کر گردن سمیر کی جانب گھماتے ہوئے کہا جو کرسی گھسیٹ کر کنول کے ساتھ بیٹھ رہا تھا تمام لوگوں نے
اس جملے میں سمیر کا بھرپور ساتھ دیا اور کھلکھلا اٹھے۔

Nahi, He's right, attitude is the correct word

نہیں وہ صحیح کہہ رہا ہے،ایٹی چیوڈ صحیح لفظ ہے"مریحہ نے ترچھی نظر سے ایان کو دیکھا اور سمیر کی بات پر "
مہر لگاتے ہوئے کہا۔

ایان نے نظریں اٹھا کر بیچارگی سے مریحہ کی جانب دیکھا جس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ در آئی تھی۔

ہاں اور نہیں تو کیا! پھر تم ایکچوول کیوں بولتے ہو،سپیلنگ کے حساب سے تو وہ ایکٹوول ہونا چاہئے"سمیر "
نے مثال دے کر اپنی بات واضح کی۔

ٹھیک کہا سمیر نے بہت سے الفاظ ہیں ایسے

Virtual, Factual, Actual, Mutual, Mature, Nature, Torture

ان کی ادائیگی میں ساؤنڈ 'چ' کا آتا ہے نہ کے 'ٹو' کا۔"کنول گویا ہوئی اور ڈھیر سارے الفاظ مثال لئے شامل"
کئے

ہاں بھئی سمجھ گیا میں سمجھ گیا،تم لوگ اب یہ انگلش ٹیچنگ بند کرو،مجھے معلوم ہے 'ٹی اور یو' جب ساتھ "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آتا ہے توچہ کی آواز نکلتی ہے، میں نے بھی اپنے پیلے سکول میں یہ سبق پڑھا تھا۔"ایان نے کنول کی بات کو اڑاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

یار ویسے تیرے سکول کا نام کیا تھا"حاشر نے طنزیہ لہجے میں دریافت کیا"

اللہ وسایا ہائی سکول"ایان نے تبسم زدہ چہرہ بنائے بنا کسی منفی آثار کے جواب دیا۔ "

وہ اسی طرح ہر روز ان لوگوں کے طنز و طعن کا نشانہ بنتا اور یونہی بات کو مزاق میں اڑا کر سنبھال لیتا یہ پھر خود ان کے ساتھ ہی مزاق میں شامل ہو جاتا، جس سے سامنے والے کا مزہ خراب ہو جاتا یہ زبان بند ہو جاتی۔

کمال کا ضبط تھا اس کا جو اتنے لوگوں کے بیچ مذاق بن کر بھی بات کو سنبھالنے کا فن بخوبی جانتا تھا۔

ایان کے بارے میں کوئی بھی زیادہ نہیں جانتا تھا، وہ سب سے ہیلو ہائے اور کام کی حد تک رہتا البتہ سمیر اس کا بیسٹ فرینڈ تھا جو اسے ہر موقع پر ساتھ رکھتا اور ہر بات میں شامل کرتا تھا۔

یوں تو اس گروپ میں کوئی بھی ایسا ممبر نہیں تھا جو اپنی گاڑی پر نہ آتا ہو لیکن ایان اپنی پرانی موٹر سائیکل پر یونی ورسٹی آتا تھا، معمولی سے کپڑے، ڈھیلی ڈھالی شرٹ، بکھرے بال جنہیں اکثر وہ یونی ورسٹی پہنچ اپنی بائک کے قریب کسی گاڑی کے شیشے میں سنوارتا، بڑھی ہوئی شیو، مناسب قد و کاٹھ مگر صاف رنگت ان سب باتوں کے باوجود اسے جاذبِ نظر بناتی تھی۔

وہ کم سے کم بولتا تھا مگر معیاری بات کرتا۔۔

اگرچہ وہ اپنی خستہ حالی کی وجہ سے اس گروپ میں کم پسند کیا جاتا تھا۔ لیکن سمیر سے اس کی دوستی اکثر دوسرے لڑکے، لڑکیوں کے منہ بند کر دیتی، باوجود اس کے وہ لوگ موقع در موقع ایان کی غریبی اور




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سٹیٹس کو لے کر طنز کا نشانہ بناتے اور خوب مزے لیتے۔

بعض اوقات وہ گروپ فیلوز کے مزاق کا نشانہ اس وجہ سے بنتا تھا کے انگریزی کے الفاظ ٹھیک سے ادا نہیں کر پاتا، وہ لوگ ایسے موقع پر اس کے الفاظ اور جملے اسی کے انداز میں دہراتے اور خوب مزاق بناتے۔ سب کا ماننا تھا کے اس نے ابتدائی تعلیم شاید کسی گلی محلے کے چھوٹے سے اسکول سے حاصل کی ہے، جہاں کا معیار ان کے اسکولز اور کالجز کے بلکل برعکس تھا، اسی لئے اس کی ابتدائی انگریزی اور ادائیگی کافی خراب ہے۔

جبکہ دوسرے تمام گروپ ممبرز شہر کے اعلیٰ اور نامور اسکول اور کالجز سے پڑھے ہوئے تھے۔

سمیر کی دوستی کا شرف شاید اسے پہلے سے حاصل تھا ورنہ یہ لوگ کب اپنے بیچ کسی 'غریب' کو بٹھانا پسند کرتے تھے، شاید وہ اس گروپ کا حصہ نہ ہوتا، اگر چند مہینوں پہلے سمیر خصوصی طور پر اسے اپنے ساتھ شامل نہ کرتا۔

یوں مریحہ نے کنول کی بدولت اس گروپ میں جگہ بنالی تھی جو کے اس کی غیر معمولی ذہانت اور خوبصورتی سے متاثر تھی۔

کنول سے اس کی اتفاقاً کچھ نوٹس کے سلسلے میں بات چیت اور پھر دوستی ہو گئی تھی، جس کی بناء پر اسے اپنے گروپ کا حصہ بنالیا تھا۔ البتہ گفتار کے دوران اکثر مقامات پر سٹیٹس ضرور بیچ میں آتا۔

وہ اگرچہ جانتی تھی کے ایان باقی لوگوں کی طرح کسی امیر گھرانے کا لڑکا نہیں بلکہ اسی کی طرح ایک عام اور غریب گھرانے سے تعلق رکھتا ہے، نہ جانے پھر بھی کیوں ان لوگوں کے بیچ رہ کر خود پر بھی امیری کا خول چڑھائے رکھنا چاہتی اور ایان کی موقع در موقع ہنسی اڑانے میں شامل رہتی۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ ایان اس کی باتوں کا جواب ہمیشہ ہی مسکرا کر دیتا اور جس حد تک ممکن ہوتا مریحہ کی سپورٹ کرتا جس کے جواب میں اسے کبھی 'شکریہ' کی ادائیگی بھی نہ ہوتی۔



☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ یونی ورسٹی سے ابھی ابھی گھر پہنچی تھی، تھکن اور پسینے سے اس کا برا حال تھا، وہ بلکل نڈھال تھی، جیسے ہی برامدے تک پہنچی، اس کی اماں سامنے ہی تخت پر نیم دراز تسبیح پڑھنے میں مصروف تھیں، نظریں دروازے کی جانب، گویا اسی کا انتظار کر رہی ہوں۔

السلام وعلیکم اماں "اس نے تخت پر بیٹھتے ہوئے کہا ساتھ ہی اپنا بیگ پھینکنے کے انداز میں تخت پر رکھا۔"

وعلیکم السلام بیٹا، کہاں لگا دی اتنی دیر، کب سے میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں، اور بیگ کو کیوں اس طرح " پھینک رہی ہو، کتابوں کی ناقدری کرنے سے کبھی بھی علم نہیں آسکتا بیٹا" شہناز بیگم نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے مریحہ کو سمجھانا چاہا

یار اماں بس کر دیں آپ تو بس آتے ہی شروع ہو جاتی ہیں، ویسے ہی پوائنٹ اتنی دیر سے آئی اور راستے " بھر ٹریفک اور گرمی سے برا حال اور اوپر سے آپ آتے ہی شروع ہو گئیں۔" مریحہ نے زچ ہوتے ہوئے جوتے اتار کر دور کرتے ہوئے کہا

بیٹا کھانا کھاؤ گی؟" شہناز بیگم نے افسوس سے اس کی طرف دیکھا اور پوچھا "

ہاں بہت بھوک لگ رہی ہے، کیا پکایا ہے، آج اسائنمنٹ کی وجہ سے کینٹین بھی نہیں گئی، اوپر سے گرمی " نے بے حال کر دیا" اس نے گہری سانس لی۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مونگ کی دال پکائی ہے" شہناز بیگم نے بتایا "

ارے کیا ہے یہ جب دیکھو بس یہی کھانے کو ملتا ہے، کل آلو کی سبزی تھی پرسوں چنے کی دال تھی، کبھی " کوئی اچھی چیز پکتی ہی نہیں ادھر، کنول کی طرف سے اچھی خاصی لنچ کی آفر تھی، بلاوجہ میں چھوڑ کر آگئی، اس سے اچھا تھا اسی کے ساتھ لنچ کر لیتی، پھر سکون سے اسکی اے سی کار میں گھر بھی آجاتی، ہنہہ بلاوجہ دیر ہونے کے چکر میں آپکا خیال کرتے ہوئے نکل گئی اور یہ سب دیکھنے کو مل رہا ہے" مریحہ ناک چڑھاتے ہوئے تخت پر ہاتھ مارتی اٹھ کر واش بیسن کی طرف بڑھ گئی۔

شہناز بیگم افسوس سے سر جھٹک کر گویا ہوئی "شکر کرو بیٹا جو مل رہا ہے اس پر خدا کا شکر کرو، اپنے سے نیچے والوں کو دیکھو نہ کے اوپر والوں کو، ایسے بھی لوگ ہیں جنہیں دو وقت کی روٹی بھی مشکل سے نصیب ہوتی ہے، یہ تو ہوتی ہی نہیں اور ایک تم ہو کہ ۔۔۔۔

کب تک ایسے جیتے رہینگے؟ کب تک اپنی خواہشیں ماریں؟" مریحہ نے اماں کی بات پر ناک مکھی بھی نہ " بیٹھنے دی

میں بھی چاہتی ہوں ہمارا اچھا سا گھر ہو گاڑی ہو، کھانا پینا رہن سہن اچھا ہو، کب تک ایسی لائف جیتے " رہینگے؟ روزانہ وہی دال سبزی، وہی پرانہ بچہ ہوا سالن، کہیں آنا جانا ہو تو دس بار سوچو، پہننے کے لئے اچھے کپڑے ڈھونڈو، کیا ہے یہ زندگی" اس نے حسرت زدہ لہجے میں کہا

بیٹا زیادہ اونچی اڑان مت اڑو، اللہ نے یہ سب بھی دیا ہے اس پر اسکا شکر ادا کرو، تمہارے ابا کی زندگی میں " انہوں نے تمہیں کیا کچھ نہیں دکھایا، پھر بھی اتنی ناشکری؟ گھر کے حالات جان کر بھی تمہارا ایسا رویا بہت





CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تکلیف دیتا ہے بیٹا" شہناز بیگم روہانسی ہو گئیں۔

مریحہ پیر پٹختی اپنے کمرے میں جا کر لیٹ گئی۔

مریحہ کے والد چند سال قبل ایک ایکسیڈنٹ کا شکار ہو گئے تھے جس کے بعد ان کا کافی عرصے تک ہاسپٹل میں علاج جاری رہا مگر زندگی کی بازی ہار گئے، اس حادثے اور علاج نے ان لوگوں کے گہرے صدمے کے ساتھ ساتھ مالی طور پر بھی کافی پیچھے لا چھوڑا۔ والد کے انتقال کے بعد مریحہ کے چچا اور تایا وغیرہ نے بھی ان لوگوں سے منہ پھیر لیا اور انہیں اپنے حال پر چھوڑ دیا۔

شہناز بیگم نے تب سے ہی سلائی کڑھائی کے علاوہ بچوں کو گھر میں ٹیوشن پڑھانا شروع کر دیا، ساتھ ہی مریحہ کے دونوں بہنوں کو بھی ساتھ جوڑ لیا۔ مریحہ اگرچہ پڑھائی میں مصروف تھی ساتھ ساتھ جاب بھی تلاش کرنے لگی۔ ابا کی وفات کے بعد جہاں حالات نے رنگ بدلا مریحہ کا مزاج بھی خراب ہوتا گیا، وہ ان حالات کو کسی طور پر قبول نہیں کر رہی تھی، گھر میں لڑائی جھگڑے عام سی بات ہو گئی تھی، بات بات پر منہ بنانہ، کھانا چھوڑ دینا، اکثر یونی ورسٹی سے دوستوں کے گھر چلے جانا اور کھانا انہی کے ساتھ کھانا عام سی بات ہو گئی تھی، وہ خود کو غریبی کے ماحول کے لائق نہیں سمجھتی تھی۔

وہ کمرے میں لیٹی چھت کو گھور رہی تھی کے اسے اماں کے ساتھ کسی کی آواز سنائی دی۔

آئے ہائے کم بخت گرمی نے تو ستیاناس ہی کر دیا ہے" ابھی وہ لیٹی ہی تھی کے باہر سے خیرون بوا کی اواز" کانوں سے ٹکرانے لگی اس نے بے بسی سے آنکھیں میچی اور گہری سانس چھوڑ کر کوفت سے چھت کی طرف دیکھا۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب ان کو بھی آج ہی آنا تھا، دن ہی خراب ہے آج ایک تو بھوک سے برا حال، راستے بھر ٹریفک نے الگ "
تھکایا اور اب انکی باتیں بھی سنو، نہیں جاؤنگی تو طعنے مار مار کے جینا حرام کر دینگی، چلی ہی جاتی ہوں کہیں
" کمرے میں ہی نا آجائیں۔

"کیا یار مریحہ یہ بھی کوئی لائف ہے"

خود سے بڑبڑاتی وہ دوپٹہ اوڑھتے باہر برامدے کی طرف بڑھ گئی جہاں اماں اور خیر ون بوا تخت پر بیٹھی باتوں میں مصروف تھیں، باتیں تو کیا، سارے جگ کے لوگوں کا 'ذکرِ خیر' ہو رہا تھا۔

اس دوران خیر ون بوا اگر کوئی مزاق کی بات کر بھی دیتیں تو اماں کی طرف تب تک گھورتی رہتیں جب تک تسلی نہ کر لیتیں کے اماں ان کی بات پر ہنس پڑی ہیں۔

گویا یہ کچھ لوگوں کی عادت سی ہوتی ہے، وہ اپنی مزاحیہ بات پر یہ اطمینان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کے سامنے والا انکی بات پر ہنسا ہے کے نہیں، خیر ون بوا تو چہرہ سامنے اور اتنا قریب کر کے دیکھتیں کے ڈر لگتا اگر ہنسے نہیں تو بوسہ دے دینگی۔

جس طرح شہر کی ہر گلی میں ایک بیوٹی پارلر، ایک ٹیوشن پڑھانے والی باجی اور ایک نہ ایک تاڑو قسم کا لڑکا، اور محلے میں کوئٹہ ہوٹل ضرور ہوتا ہے، ویسے ہی ہر خاندان میں اک پھاپھے کٹنی عورت ضرور ہوتی ہے، خیر ون بوا بھی ان میں سے ایک تھیں جو مریحہ کی اماں کی دور کی رشتے دار تھیں۔

برے وقت میں انہوں نے اماں کا ساتھ ضرور دیا تھا مگر اپنی باتوں اور نقطہ چینی کی عادت کے سبب سب کو عاجز بھی کر کے رکھا تھا، بوا سے دو گھڑی گفت و شنید جو ہو جائے وہ یہ بات باور کرانے میں کوئی کسر نہ



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چھوڑ تیں کے جہاں بھر کی خرابیوں اور برائیوں کو کوئی اگر درست کر سکتا ہے تو وہ خیر ون بوا ہی ہے۔

انکی سامنے حاضر ہونے سے خاندان کے بزرگ افراد بھی گوشۂ نشین ہونا پسند کرتے تھے، انکی زبان کے انجن کو بریک لگانا تقریباً ناممکن تھا۔

آئے ہائے نگوڑ ماری لوٹھا کی لوٹھا ہو گئی یوں نہیں کہ گھر میں کوئی بڑا بزرگ آیا ہے سلام دعا ہی کر لے، بوا نے اپنے اَزلی انداز میں سر پہ ہاتھ رکھ کر عینک ناک سے نیچی کرتے ہوئے گھور کر مریحہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اسلام و علیکم بوا، میں نے تو دو بار سلام کیا مگر آپ تو چغلیوں میں۔۔۔

میرا مطلب اپنی باتوں میں مصروف ہیں آپ نے دھیان ہی نہیں دیا۔امی کے گھورنے پر مریحہ نے اپنے الفاظ ضبط کرتے ہوئے بات کو بدلا۔

جاؤ بیٹا بوا کے لیے ٹھنڈا بنا کے لاؤ گرمی بہت ہے،

ہاں ہاں جا مریحہ وہ نارنجی والا تانج بنا لا، بوا نے تاانج پر زور دیا

بوا، تانج نہیں ٹینگ ہوتا ہے مریحہ نے اچانک امڈنے آنے والی ہنسی کو بڑی مشکل سے ضبط کیا ورنہ بوا کے ہاتھوں درگت لازمی تھی، امی کے چہرے پر بھی دبی دبی مسکان تھی،

مریحہ ٹینگ بنا کے لائی تو بوا اب تک اپنی بہو کی برائی میں مصروف تھیں

بوا یہ لیں تانج مریحہ نے محظوظ ہوتے ہوئے مشروب پیش کیا

آئے ھائے کیا زمانہ اگیا ہے اب آج کل کی چھوکریاں خاندان کے معزز لوگوں کا مذاق بناتی ہیں، اللہ بخشے ہمارے بزرگوں کو ہم نے تو کبھی انکی سامنے چوں نا کی۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہائے فہمیدہ میں کہے دیتی سنبھال لیو اپنی کڑی نوں، سسرال جا کے ایسی گز بھر کی زبان چلائیگی تو 2 دن میں واپس آجاوے گی، بوا نے برا مانتے ہوئے اک ہی گھونٹ میں پورا گلاس خالی کر دیا۔

بوا! آپ کو میرے بارے میں سوچنے کی ضرورت نہیں، میری زبان میرے قابو میں ہے اور سامنے والے کو دیکھ کر ہی چلتی ہے۔ بیزاری بھرے اکھڑے انداز میں ہونٹوں سے نکلا

اماں بے بس نظروں سے اسکو دیکھنے لگیں

دیکھا فہمیدہ، دیکھ لیو، کوئی بیاہ کے نہیں لے جاوے گا تیری چھوکری کو، اللہ معافی، قینچی کی طرح زبان چلاتی ہے، ذرا جو شرم ہو اسے، بوا نے دونوں ہاتھ کانوں کو لگا کے گوہر افشانی کی

ارے بوا ایسا تو نا بولو بچی ہے نا سمجھ ہے تھکی ہوئی ہے غلطی سے بول دیا اسنے، جاؤ مریحہ تم بھی جا کے پڑھائی کرو، امی نے بات سنبھلتے ہوئے مریحہ کو اندر بھیجا

ہنہ۔۔ مریحہ سر جھٹک کے کمرے میں آ کر لیٹ گئی وہاں بی بوا کی آواز اُس کے کانوں تک پہنچ رہی تھی جو مریحہ کی برائیوں میں مداح سرائی کر رہی تھی اسنے کانوں پر تکیہ رکھا اور کب نیند کی وادی میں پہنچ گئی اور کب بوا کا مریحہ نامہ بند ہوا اور کب وہ گئی اسے پتہ ہی نا لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج صبح موسم بہت ہی خوشگوار تھا، بادلوں نے سارے آسمان کو اپنی کالی گھٹاؤں سے ڈھانپ رکھا تھا، موسم دیکھ کے مریحہ کا موڈ بھی خوشگوار تھا، وہ یونی کے لیے تیار ہو کر جیسے ہی ناشتے کے لیے آئی تو سامنے چائے کے ساتھ 2 سوکھے ٹوسٹ اسکا منہ چڑا رہے تھے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

. ناشتہ دیکھ کے مریحہ کا منہ بن گیا جو اماں کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکا

کھالو بیٹا، آٹا بھی ختم ہو گیا ہے اور گھی بھی، آج تمھارے ابّا کی پینشن آئیگی تو لے آئونگی

امی کی بے بسی سن کے مریحہ کو شرمندگی نے آگھیرا، اور اسنے چپ چاپ ناشتہ کرنا شروع کیا

اماں فائزہ اور ماریہ کہاہیں مریحہ نے اپنی بہنوں کے بارے میں پوچھا

بیٹا فاطمہ کو تو آج جلدی کالج جانا تھا ٹیسٹ ہے اسکا اور ماریہ تو اب تک روز ہی اسکول چلی جاتی ہے اماں نے تفصیل بتائی

اچھا اماں میں بھی چلتی ہو، مریحہ نے بیگ اٹھایا

ارے بیٹا بارش کا موسم ہو رہا ہے کسی بھی وقت بارش ہو سکتی کیسے جاؤ گی؟ اماں نے فکر مند ہوتے ہوئے کہا

ارے اماں کچھ نہی ہوتا اور یہ کراچی ہے یہاں بادل بھی ہماری طرح غریب ہی آتے ہیں ان کے پاس برسنے کو کچھ نہیں ہوتا، اور ماریہ اور فاطمہ بھی تو گئی ہیں۔ مریحہ نے سرد آہ بھر کر کہا

پر بیٹا انکا اسکول اور کالج یہاں محلے میں ہی تمہاری یونی تو بہت دور ہے

ارے میں کچھ نہیں ہوتا، کنول مجھے ڈراپ کر دیگی

مریحہ نے جلدی سے کہا اور باہر کی طرف بھاگی مبادا امی اسے واقعی روک نہ لیں۔

ابھی وہ فلیٹ سے اتر کر مین روڈ کی طرف چلی ہی تھی کے پیچھے سے لڑکوں کی آواز کانوں میں پڑی

"بہت دور ہے یار بس سٹاپ، کتنا مشکل ہے پیدل جانا، کوئی چھوڑ دے تو کتنا اچھا ہو "

ہاں اور بارش کا موسم بھی ہے ایسے میں دل بھی کہاں چاہتا ہے یونی ورسٹی جانے کا" دوسرے لڑکے کی "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آواز کانوں میں پڑی۔

مریحہ کے قدم تیز تیز اٹھنے لگے، وہ جلد سے جلد بس سٹاپ تک پہنچنا چاہتی تھی جہاں یقیناً رش کی وجہ سے ان جیسے لفنگوں سے بچنا آسان تھا۔

چلو یار جلدی چلو کہیں بارش ہی شروع نہ ہو جائے" پہلے لڑکے کی آواز دوبارہ اس کے کانوں سے ٹکرائی، " معلوم ہوتا تھا وہ دونوں اس سے چند قدم ہی پیچھے ہیں۔

مریحہ نے ادھر اُدھر نظریں گھمائیں گویا کسی کو ڈھونڈ رہی ہو جس کا سہارا لے کر ان لفنگوں سے چھٹکارا حاصل کر سکے مگر گلی میں تمام دکانیں بند تھیں البتہ کونے پر ایک بیکری کھلی نظر آئی۔ مریحہ نے جلد اس میں گھسنے کا ارادہ کیا اور سڑک کے دوسرے کنارے پر ہو لی مگر ساتھ ہی وہ لڑکے بھی اس کے پیچھے سڑک کی دوسری سائڈ آ گئے۔

ان کی گفتگو جاری تھی جو محض دکھاوے کے لئے آپس میں بات کر رہے تھے، در حقیقت وہ مریحہ کو ہی سنا رہے تھے، یہ کوئی خاص بات نہ تھی ایسا اکثر ہوتا تھا جس کی وجہ سے مریحہ نے اپنی ماں کے ساتھ سٹاپ تک آنا جانا شروع کر دیا تھا۔ البتہ ان باتوں کا ذکر کبھی اپنی ماں سے نہیں کیا تھا، وہ جانتی تھی کے انہیں بتانے کا انجام کیا ہو سکتا ہے۔

اس سے پہلے کے مریحہ بیکری تک پہنچتی ایک کالے رنگ کی چمکتی ہوئی کار تیزی سے آ کر مریحہ کے قریب رکی تھی جس میں کھڑکی کے ساتھ بیٹھی لڑکی نے اسے اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

مریحہ جلدی سے دروازہ کھول کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی اور کار یہ جا وہ جا۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا آج پھر تمہیں چھیڑ رہے تھے یہ لڑکے "کنول نے کچھ آگے جا کر خاموشی کو توڑا "

سمیر مسلسل بیک ویو مرر میں مریحہ کو پریشان دیکھ رہا تھا لیکن کوئی بات نہیں کی تھی۔

ہاں یار، کمینے روزانہ تاک میں لگے رہتے ہیں جب بھی اکیلی نکلتی ہوں پیچھے آتے ہیں اور پتا نہیں کیا کیا " بکواس کرتے ہیں "مریحہ نے سنجیدگی سے کہا

یار تم ٹینشن مت لو اگنور کرو انہیں کتوں کا کام ہی بھونکا ہوتا ہے "کنول نے پر سکون انداز میں مریحہ سے " کہا مگر مریحہ کے اوپر اس بات کا کوئی اثر واضح نہیں ہوا۔

آج موسم اتنا اچھا ہے، سمیر نے مجھے پک کیا اور ہمارا کافی پینے کا موڈ تھا سوچا تمہیں بھی لے لیں، اور اچھا " ہی ہوا جو ہم تمہیں پک کرنے آ گئے "کنول کو اس کے چہرے پر پریشانی کچھ زیادہ ہی نظر آئی جس پر اس نے بات کا رخ بدلتے ہوئے بتایا۔

ارے یار کنول، تم لوگ چلے جاتے نا، کیا ضرورت تھی مجھے کباب میں ہڈی کی طرح گھسیٹنے کی "مریحہ " نے اداس چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سمیٹ کر سنجیدگی کو چھپایا

اوہ تو تم خود کو ہمارے بیچ کباب میں ہڈی سمجھتی ہو؟ "کنول نے اس کی بات پر منہ بنایا تھا "

مریحہ!!"سمیر نے کسی گہری سوچ سے نکل کر مریحہ کو مخاطب کیا جس پر دونوں اس کی طرف متوجہ " ہوئیں

کیا ہوا؟"مریحہ نے بیک ویو مرر میں اس کی جانب دیکھ کر پوچھا "

یہ لڑکے کون ہیں؟"اس نے بھنویں سکیڑ کر بیک وقت روڈ اور پھر مرر میں مریحہ کی جانب دیکھتے پوچھا۔ "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریحہ نے حیرانگی سے سمیر کے اس اچانک سوال اور سنجیدگی پر اس کی جانب غور سے دیکھا، وہ گاڑی مدھم سی سپیڈ پر چلاتے ہوئے مرر میں اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

پتا نہیں محلے کے آوارہ لڑکے ہونگے، میں نہیں جانتی" مریحہ نے مختصر سا جواب دے کر خاموشی اختیار کر لی۔"

یہ فارغ لڑکوں کا کام ہی یہ ہے، جہاں لڑکی دکھی بس لائن مارنا شروع، اور پھر ان علاقوں میں تو یہ سب بہت زیادہ ہے" کنول نے منہ بنا کر کہا"

کیا مطلب ان علاقوں میں؟ تمہارے محلے میں لڑکے سروں پر ٹوپی پہن کے گھومتے ہیں، ان کی نظریں نیچی ہوتی ہیں؟" مریحہ نے ایک پل میں پلٹ کر جواب دیا چونکہ اسے کنول کی بات پسند نہیں آئی تھی۔"

ہمارے محلے میں لڑکے پیدل نہیں گھومتے ہی نہیں نہ۔۔۔" کنول نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ سمیر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا"

اوہ ہو۔۔ بڑے آئے گاڑی والے لڑکے۔۔۔ بات سنو، لڑکے تمہارے محلے کے ہوں یہ ہمارے، یہ ایک جیسے ہی ہوتے ہیں" مریحہ نے حسبِ توقع جواب دیا تھا"

ایکسکیوزمی گرلز!! یہ لڑکے نامہ بند کرو، تمہارے بیچ ایک شریف اور سیدھا سادھا لڑکا بھی بیٹھا ہے۔۔" سمیر نے شرارت سے کنول کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔"

ہاں ہاں تم تو شریفوں کے باہوبلی ہو نہ، دکھاؤ اپنا فون، ابھی پتہ چل جائے گا کتنے پانی میں ہو" کنول نے لب بھینچ کر کہا۔"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا فون دیکھ کر تم میری شرافت کا اندازہ لگاؤ گی؟ کیوں تم ویسے نہیں جانتی مجھے؟" سمیر نے گاڑی موڑ پر گھماتے ہوئے پوچھا "

ہاں جانتی ہوں، اچھی طرح! ایک نمبر کے لچے ہو تم سمیر" کنول نے سمیر کے بازو پر چپت لگاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ "

کیوں بھئی؟ میں نے کیا لچائی کر دی؟" سمیر کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

کنول نے ایک نظر پیچھے پلٹ کر مریحہ کو دیکھا جو ان کی بات چیت پر جھینپ گئی تھی۔

بتاؤں ابھی؟" کنول نے چھیڑتے ہوئے سمیر کی جانب پلٹ کر پوچھا "

ہاہاہا۔۔ میرا خیال ہے ہم باتوں باتوں میں غلط آ گئے ہیں، کافی کی شاپ دوسری طرف تھی" سمیر نے بات گھماتے ہوئے ادھر ادھر روڈ کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ "

کوئی غلط نہیں آئے، ہم ٹھیک جا رہے ہیں، آگے سے لیفٹ پر مال ہے اس کے ساتھ ہی کافی شاپ ہے، البتہ تم بات گھما رہے ہو" کنول نے مزہ لیتے ہوئے کہا "

میں تو تم دونوں کو بھی کب سے گھما رہا ہوں، اتنا اچھا موسم ہے اسے انجوائے کر رہا ہوں دو حسین لڑکیوں کے ساتھ" سمیر نے آنکھ دباتے ہوئے کنول کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔ "

مگر یہ میڈم گم سم بیٹھی ہیں، انہیں غم لگ گیا ہے" کنول نے مسکراہٹ کا جواب مسکراہٹ سے دے کر دوسری نظر مریحہ پر ڈالی جو چپ چاپ ان کی باتیں سن رہی تھی "

اوہیلو، اداس بلبل باہر آ جاؤ ان لڑکوں کے خیالوں سے" کنول نے چہرے کے پاس چٹکی بجا کر مریحہ سے "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہا۔

اسی دوران سمیر کے موبائل پر بیل بجی اور دونوں کا دھیان اس کی طرف مڑ گیا۔

ہاں، بس پہنچنے والے ہیں، تو کدھر ہے؟" سمیر فون پر کہہ رہا تھا "

ہیں، یہ کس کو بلا رہا ہے؟" مریحہ اور کنول نے یکجا سوال کیا۔ "

بس آ گیا میں، تو پہنچ جلدی" سمیر نے بات کر کے فون اپنی گود میں رکھا جسے کنول نے جھٹ سے اٹھا کر "

دیکھا

تم نے ایان کو بھی کافی پینے بلایا ہے؟" کنول نے حیرانگی سے پوچھا "

ہاں وہ بھی آ رہا ہے" سمیر نے گاڑی کافی شاپ کے پاس روکتے ہوئے جواب دیا۔ "

اس کو بلانے کی کیا ضرورت تھی؟ مریحہ نے خفگی سے پوچھا "

ارے! کیوں بھئی اس کو بلانے میں کیا حرج ہے، گھر سے نکل رہا تھا اس کی کال آ گئی میں نے اسے بھی کہہ "

دیا" سمیر نے گاڑی پارک کرتے ہوئے لاپرواہی سے جواب دیا۔

چلو کوئی بات نہیں، اب ایسا کرتے ہیں کافی کا بل اسی سے پے کروائیں گے" کنول نے شرارتاً سمیر کی "

طرف دیکھ کر آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

ارے یار تم لوگ بھی نہ۔۔ اسے تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے" سمیر نے اپنے"

دوست کی ہمدردی جتاتے ہوئے کہا

ہمارے ساتھ رہے گا تو اسے اپنا سٹینڈرڈ تو ریز کرنا پڑے گا نہ" گاڑی سے اتر کر وہ تینوں کافی شاپ کی "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

طرف جارہے تھے۔

مریحہ کے دل میں ایک لمحے کے لئے ایان کے لئے ہمدردی جاگی تھی،اگرچہ وہ خود فائننشلی اسی طرح کے حالات سے دوچار تھی مگر وہ جانتی تھی کے اس کی فرینڈ اسے کبھی بل پے کرنے نہیں دے گی۔ساتھ ہی اسے اکثر ایسے موقع پر بہت شرمندگی کا سامنہ ہوتا جب وہ بڑے ریسٹوران میں اپنے دوستوں کے ساتھ کھانے جاتی اور وہاں کے بھاری بلز پے نہیں کر سکتی تھی۔البتہ ایان کو ایسے عنوان پر نشانہ بنایہ جاتا تو وہ خوب انجوائے کرتی۔

ابھی انہیں بیٹھے چند منٹ ہی گزرے ہونگے کے کافی شاپ کے باہر شیشے کے دروازے سے ایان اپنی بائک پارک کرتا نظر آیا۔وہ اپنے مخصوص انداز میں بائک سے اتر کر اپنی شرٹ اور بال درست کر رہا تھا۔

لو آگیا تمہارا دوست "کنول نے اس کی جانب اشارہ کر کے کہا۔ "

بلیو جینز پر لائٹ بلیو چیک والی شرٹ گھنے ڈارک براؤن بال جنہیں کچھ دیر پہلے سنوارنے کے لئے پاس کھڑی گاڑی کاے سائڈ مرر کا استعمال کر رہا تھا، کشرتی بازوئوں کو فولڈ آستینوں سے نمایاں کرتے ہاتھ میں موبائل اور کی چین تھام کر کافی شاپ میں داخل ہو کے نظریں دوڑا رہا تھا۔سمیر فوراً ہی اسے دکھائی دے گیا اور ساتھ کنول اور مریحہ کو دیکھ کر بڑی جاندار سی مسکراہٹ آئی تھی۔اس کی نگاہ اپنی ٹیبل تک پہنچنے تک مریحہ کے ساتھ آئی تھی۔

ہیلو،سوری اف آئی گوٹ لیٹ۔"کرسی گھسیٹ کر وہ سمیر کے برابر میں بیٹھتے ہوئے بشاشت سے بولا،" موبائل اور کی چین ٹیبل پر رکھی اور گہری سانس لی۔سمیر مسکرادیا جبکہ باقی دونوں مقابل بیٹھی بناء کسی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رسپانس کے اس کی حرکات دیکھ رہی تھیں۔

اس کے آنے پر خوشبو کا ایک جھونکا آیا تھا جو اگلی سانسوں کے ساتھ شامل ہو گیا تھا۔

کونسا پرفیوم لگایا ہے لڑکے ؟"سمیر نے اس کی جانب مخاطب ہو کر کہا جو مریحہ کی جانب دیکھنے میں " مصروف تھا اور وہ اسے اگنور کرنے میں۔

تجھے نہیں پتہ کونسا ہے؟"ایان نے بھنویں اچکا کر سمیر کو الجھاتے ہوئے سوال کیا تھا۔ "

عطر ہو گا کوئی "کنول نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ ان دونوں کے بیچ بات ملائی۔ "

ایان نے مسکرا کر کنول کی جانب دیکھا گویا اس کا طنز کوئی اثر نہ کر پایا تھا

Givenchy

گون چی "ایان نے تحمل سے سمیر کو بتایا اور نگاہ ایک بار پھر مریحہ کی طرف گھمائی جو اسے ہی دیکھ رہی" تھی۔

لکنگ پریٹی "وہ اپنی کہنیاں ٹیبل پر جمائے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔ "

مریحہ بڑے اعتماد سے مسکرائی، اس کی خوبصورتی کے بارے میں تو کوئی دو رائے تھی ہی نہیں۔

اتنے میں ویٹر آرڈر لینے کی غرض سے ان کے پاس آ گیا۔

چار کافی لے آنا "سمیر نے آرڈر دیا"

اور کوئی کچھ لیگا؟"سمیر نے چاروں کی جانب دیکھ کر کہا"

ہاں میں تو لونگی، ناشتہ نہیں کیا اور سنا ہے آج ایان کی طرف سے ہے "کہ کر وہ ویٹر کی جانب مخاطب"




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

'ہوئی۔

ون میڈیم فرینچ ٹوسٹ،اور رر۔۔مریحہ ؟تم کیالوگی "کنول نے ایک نظر ایان کی جانب دیکھااور اپنا "
آرڈر دے کر مریحہ سے پوچھا۔اس کی پوری کوشش تھی کے ایسا آرڈر کرے جو ایان کی جیب پر بھاری پڑ
جائے۔

سمیر؟تم کیالوگے بتاؤنا؟"مریحہ کے انکار پر وہ سمیر سے اسرار کرنے لگی "

وہ کنول کا ارادہ جانتے ہوئے منع کرتا رہا

اوکے تم مت بتاؤ،میں خود آرڈر کر دیتی ہوں،ون چیز مشروم آملیٹ "وہ اپنااور سمیر کا آرڈر دے کر ایان "
کی طرف کن اکھیوں سے دیکھنے لگی جو اسے ہی دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

مریحہ تم کچھ نہیں لوگی؟"ایان نے مریحہ سے مخاطب ہو کے پوچھا "

نہیں آئی ایم اوکے،میرا تو کافی کا موڈ بھی نہیں تھا، تھینکس "مریحہ نے بے رخی سے جواب دیااور کنول "
کے کان کی جانب منہ لے گئی

لگتا ہے سیلری آئی ہے جناب کی،بڑے مزے سے پوچھ رہا ہے،ورنہ ہر جگہ جانے سے منع کر دیتا ہے، "
کنجوس انسان "مریحہ نے کنول کے کان میں سرگوشی کی جس پر دونوں کھلکھلا اٹھیں۔

محفل میں بیٹھ کر آپسی باتیں کرنا اچھی بات نہیں ہے "ایان نے مسکرا کر دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا "
لگتا ہے آج تمہارا موڈ بہت اچھا ہے،کیا بات ہے؟ورنہ تو تم پر بولنے کا ٹیکس لگتا ہے جیسے "کنول نے اس"
کے خوشگوار موڈ کو دیکھتے ہوئے کہا





CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں بس خوبصورت ماحول مزاج کو بھی خوبصورت بنا دیتا ہے" ایان نے مریحہ کی جانب ایک نظر اٹھا کر "
دبے الفاظ میں کہا۔

واقعی صبح سے ہی بارش کا موسم اور خوشگوار ماحول ہے" مریحہ نے باہر کی جانب دیکھتے ہوئے ماحول پر زور "
دے کر کہا، گویا اس نے ایان کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے بات کا رخ تبدیل کرنا چاہا۔

ہاں مگر کچھ دیر پہلے تو میڈم کا منہ بنا ہوا تھا اور مزاج بگڑا ہوا تھا، اور تب ماحول بلکل اس کے برعکس تھا" "
کنول نے اشارتاً ایان کے سامنے جان بوجھ کر لڑکوں کے چھیڑنے والی بات کا ذکر کیا

کنول جانتی تھی کے ایان مریحہ کو پسند کرتا ہے اور سمیر کا اسے بلانے کا مقصد بھی یہی تھا۔

ایان کے ماتھے پر سن کر بل پڑے تھے مگر وہ مریحہ سے تفصیل بتا دینے کی امید نہیں رکھتا تھا مجبوراً کنول سے
ہی بات بنائی

کیوں کچھ دیر پہلے ایسا کیا تھا؟" اس نے ایک نظر مریحہ کو اور ایک نظر کنول کو دیکھتے ہوئے تفکر سے "
دریافت کیا

آج ہم مریحہ کو پک کرنے گئے تو دو لڑکے اسے چھیڑ رہے تھے اس کے پیچھے آ رہے تھے" کنول روانی "
میں بتا گئی، مریحہ نے کہنی مار کر اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا، مریحہ کو اپنا ذکر ایان سے ہوتا اچھا نہیں لگ رہا تھا
جب کے یہ سن کر ایان کے چہرے کے تاثرات بلکل بدلنے لگے۔

مریحہ، واٹس دی پرابلم؟ کون لڑکے؟" اس کا لہجہ و انداز قدرے مختلف اور سنجیدہ تھا "

کوئی نہیں لیسواٹ" مریحہ نے بات کو اگنور کرتے ہوئے دوسری جانب چہرہ گھما کر لاپرواہی سے جواب "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیا

ایان کو اس کا نظر انداز کرنا قدرے گراں گزرا تھا



کنول؟ کیا بات ہے؟ بتاؤ مجھے؟"ایان نے سنجیدگی کی حدوں کو چھوا تھا "

کیا مطلب ہے؟ آئی کین ہینڈل اٹ! تم سے کوئی مدد نہیں مانگی میں نے ایان، تم پلیز۔۔۔"مریحہ نے "

خفگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا اور کنول کی جانب متوجہ ہو کر دھیمے سے کہا

"What's his problem? Ask him not to worried in my matter'

"اسکے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟ اس سے کہو میرے معاملے فکر مند نہ ہو"

یار تمہیں کس نے کہا تھا میرے مسئلے اس کے سامنے شیئر کرو؟"مریحہ نے نظریں چرا کے کنول سے "

دھیمے لہجے میں کہا۔

کنول حیرانگی سے مریحہ کی جانب اس کے نفرت آمیز رویے پر اسے دیکھنے لگی۔۔

ابے تو چھوڑ نا ایان، وہ برا مان رہی ہے تیرا پوچھنا۔۔ابھی خود کو فکر مند ظاہر نہ کر"سمیر نے اس دوران ایان "

کے کان میں سرگوشی کی جو پھٹی آنکھوں سے مریحہ کا انداز اور رویہ دیکھ کر ساکت بیٹھا تھا۔

ماحول کی سنجیدگی کو ویٹر نے متوجہ کر کے کم کیا جب اس نے میز پر آرڈر سرو کیا۔البتہ کنول نے ناشتے کے

دوران ادھر اُدھر کی باتیں کر کے معاملہ سنبھال لیا تھا۔

"I am really sorry Mareeha my question is you are not



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

liked it?”

"میں تم سے معذرت چاہتا ہوں مریحہ میرا سوال ہے تم نے اسے پسند نہیں کیا"



ایان نے اچانک اپنے ازلی انداز میں ہچکچاتے ہوئے الفاظ جمع کر کے مریحہ سے اپنی ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں معافی طلب کی۔

تینوں لوگ ایک دوسرے کی جانب اچانک رک کر دیکھنے لگے،اور زوردار ہنسی سب کے چہروں پر بکھر گئی۔۔

کنول ٹشو پیپر سے اپنا منہ صاف کرنے لگی،اس نے بمشکل اپنے منہ سے کافی کا گھونٹ اگلنے سے روکا تھا۔

اے یار ایان۔۔۔یہی بات تو اگر اردو میں بول دیتا،تو مریحہ تیری سوری قبول نہ کرتی؟"سمیر نے "

تمسخرانہ لہجے میں ایان سے مخاطب ہو کر کہا

کیوں؟میں نے کیا غلطی کی ہے؟ صحیح نہیں بولا میں نے؟"ایان نے ان کے رویے ہنسی میں اڑاتے ہوئے "

معصومیت سے سوال کیا۔

نہیں بھائی آپ کب غلط بولتے ہیں،آپ تو چائنا کے شیکسپیئر ہیں۔"سمیر نے طنزیہ جواب دیا"

"دیکھو بھئی، تمہیں کہنا چاہئے تھا "

I am sorry mareeha if you mind me asking you the question

میں معذرت چاہتا ہوں اگر تمہیں میرا سوال پوچھنا برا لگا"کنول نے شائستگی سے جملہ درست کر کے بتایا"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوہ اچھا، چلو کوئی بات نہیں تم لوگ سمجھ گئے نہ؟"ایان نے مسکرا کر کنول اور مریحہ کی جانب دیکھا اور دریافت کیا "

جواب میں دونوں کی طرف سے مسکراہٹ آئی تھی جس پر وہ مطمئن ہو گیا۔

بہت کمینہ ہے تو"سمیر نے مریحہ کو مسکراتا دیکھ کر ایان کی جانب گردن گھما کر زیرِ لب کہا "

چلو یار سمیر چلتے ہیں، بل ایان پے کر رہا ہے، ہم نکلتے ہیں"کنول نے مریحہ کو آنکھوں سے اشارہ کر کے "اٹھتے ہوئے سمیر سے کہا، ساتھ ہی مریحہ بھی کھڑی ہو گئی۔

ارے نہیں میں پے کر دیتا ہوں، سمیر نے جیب کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کے کنول اسے ہاتھ سے پکڑ کر "باہر کی طرف لے جانے لگی"چلو بھئی یونی بھی جانا ہے، ایان بل پے کر دیگا "

وہ تینوں ایان کو چھوڑ کر تیزی سے باہر کی طرف بڑھ گئے، اور گاڑی میں جا بیٹھے۔

ارے یار کنول تم بھی نہ، بیچارے میرے دوست کو پھنسا رہی ہو، پتہ نہیں بیچارے کے پاس اتنے پیسے ہونگے کے نہیں"سمیر نے گاڑی میں بیٹھ کر فکر مندی اور ہمدردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

اب مزہ آئے گا، دیکھتے ہیں یہ یونی ورسٹی ٹائم پر پہنچتا ہے یہ برتن دھو کر آئے گا"سمیر کی بات سن کر کنول نے مریحہ سے تالی مارتے ہوئے کہا اور تینوں کافی شاپ کے ٹرانسپیرنٹ دروازے سے اندر جھانکنے لگے "

ہائے گائز، واٹس اپ؟"سمیر نے کیفیٹیریا میں اپنے گروپ کو جوائن کرتے ہوئے کہا اور ادھر ادھر نظریں گھمانے لگا"

آؤ بیٹھو سمیر"مریحہ نے اپنے برابر میں خالی کرسی اس کی جانب بڑھاتے ہوئے اشارہ کیا "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واؤسٹڈیز چل رہی ہیں؟"سمیر نے کرسی سنبھالتے ہوئے کہااور مریحہ کے سامنے نوٹس الٹ پلٹ کر " دیکھنے لگا

اچھاچائے کون کون پیئے گا؟"سمیر نے کنول، مریحہ، جویریہ، فرحان اور باقی گروپ کے لوگ جو ساتھ " بیٹھے تھے باری باری سب کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جس پر بیک وقت سب کے ہاتھ کھڑے ہوئے۔

واہ، تم سب کے ہاتھ تو ایسے اٹھے ہیں جیسے کلاس میں ٹیچر نے سوال کیا ہو 'ملک کی نامور اور مشہور شخصیت" 'سمیر' کو کون کون جانتا ہے"سمیر نے مزاقاً سب کی طرف دیکھ کر کالر اچکا کر کہا۔

ہاں سمیر نے ملک کی عوام کے پیسے کھائے ہیں نا، اسی لیئے سب کے ہاتھ اٹھ گئے ہیں"فرحان کی طرف" سے پرجوش جواب آیا۔

غریب عوام ہنہہ بس ہر وقت پیسے کا رونا روتے رہنا"سمیر نے تفریحاً کہہ کر کینٹین کی طرف نظریں پھیر " لیں۔

ہیلو، جاوید بھائی، چائے بھجوادیں ادھر۔۔ہاتھ کے اشارے سے کینٹین میں موجود بندے کو بلایا، اور ہم " نشست لوگوں کو گننے لگا

کتنے لوگ ہیں ہم؟ایک، دو، تین۔۔وہ انگلی کے اشارے سے ٹیبل کے دوسرے کارنر سے گننا شروع کر رہا تھا۔

ایان کہاں ہے یار؟وہ نظر نہیں آرہا؟"ایک نظر سب کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا اور کاؤنٹر پر 7 چائے کا " آرڈر دے دیا۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں آج آیا نہیں شاید، اس کی بائیک خراب ہو گئی ہو گی" ٹیبل کے دوسرے سرے سے فرحان کی آواز "
آئی۔

خراب تو وہ پہلے سے ہے، وہ تو اسے گھسیٹ رہا ہوتا ہے، آج اس کے پاس پیٹرول کے پیسے نہیں ہوں گے "
تو آ نہیں سکا" برابر میں بیٹھی شمائلہ نے طنزیہ جملہ کسا جس پر سب کھل اٹھے

ارے پیسوں سے یاد آیا سمیر، اس دن کیا ہوا تھا پھر؟" کنول نے سب کی توجہ دلاتے ہوئے سمیر سے "
پوچھا

پتہ نہیں یار، میں نے پھر پوچھا نہیں اس سے شاید وہ ویٹر سے بل منگوا کر ریٹ چیک کر رہا تھا، پھر اس نے"
ہمیں باہر کھڑے دیکھ لیا تھا اور ہم تو نکل گئے تھے، بعد میں کیا ہوا کچھ پتہ نہیں۔" سمیر نے سنجیدگی سے بتایا
اور تمام لوگوں نے کنول سے قصہ دریافت کرنا شروع کر دیا جو اس نے مزے لے لے کر سنایا اور سب
لوگ محفوظ ہوئے۔

یار ایویں تم لوگ اسے تنگ کرتے ہو، وہ اچھا لڑکا ہے، ہم سب کی ریسپیکٹ کرتا ہے، مجھے کبھی رات 3 بجے"
بھی کام پڑے تو منع نہیں کرتا" سمیر نے اپنے دوستوں کے رویے پر افسردگی کا اظہار کرتے ہوئے بتایا۔

اوہ ہو، سمیر ایسا ہے کیا؟ تمہیں ویسے رات 3 بجے اس کی کیا ضرورت پڑ جاتی ہے؟" زبیر نے ذو معنی انداز "
میں ٹکڑا لگایا جس پر سب کا قہقہ گونج اٹھا

اوہ یار، ایک بات کر رہا ہوں، میری کونسی وہ کوئی گرل فرینڈ ہے جو رات کو یاد کروں، کیوں کنول" سمیر "
نے کنول کی جانب دیکھتے ہوئے شرارت سے آنکھ دبائی۔ جواباً وہ بھی مسکرا دی۔ یہ بات باقی لوگوں نے بھی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نوٹ کی تھی

مریحہ نے چبھتی نظروں سے سمیر کو دیکھا،اور لمحے بھر وہ چپ چاپ تیز نظروں سے اسے دیکھتی رہی پھر دوبارہ اپنے سامنے رکھے رجسٹر کی طرف متوجہ ہو گئی۔

" اور یہ تم کیا پڑھائی کرنے آئی ہو ادھر ؟"سمیر نے مریحہ کا رجسٹر بند کرتے ہوئے اپنی طرف کھینچا

" کنول یار یہ بتا تیرا سمیر سے پہلے والا بوائے فرینڈ کہاں ہے آج کل ؟"جویریہ نے اچانک کنول سے سوال کر دیا جو اس کے سامنے ہی کرسی پر مریحہ کے برابر میں بیٹھی تھی۔

" ہائے، کیا یاد دلا دیا، وہ تو بہت اچھا تھا، سمیر تو ایک نمبر کا کمینہ ہے نہ پوچھ یار، وہ دیکھو مریحہ شرما رہی ہے" کنول نے مزے لیتے ہوئے جواب دیا اور سب لوگ اس موقع پر مریحہ کا شرمندہ سا منہ تکنے لگے

" کیوں ؟میں کیوں شرماؤنگی؟ ویسے سمیر تمہارا بوائے فرینڈ کب سے بنا؟"مریحہ نے حیرانگی سے پوچھا

" جب سے تم ہمارے گروپ میں آئی ہو"کنول نے جھٹ سے جواب دیا جس پر مریحہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

مطلب ؟"مریحہ نے ایک نظر کنول اور پھر سمیر کو دیکھ کر پوچھا"

" کوئی بوائے فرینڈ ورینڈ نہیں ہے یہ میرا، اس کی پتہ نہیں کتنی گرل فرینڈز ہونگی اور میرے سمیر کی طرح اور بھی دوست ہیں، ہم صرف اچھے دوست ہیں، اور کچھ نہیں، ہاں اگر ایسی دوستی کو تم گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ کا درجہ دیتی ہو تو بھی آئی ڈونٹ مائنڈ"کنول نے سپاٹ لہجے میں کہا

" اچھا آدھا دن تو تمہارا سمیر کے ساتھ ہی گزرتا ہے اور تم کہہ رہی ہو بوائے فرینڈ نہیں ہے"مریحہ نے




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چٹکی لی

" کیا مطلب یار؟؟؟واٹس رانگ ان اٹ؟دوست ہے میرا میں اس کے ساتھ گھومتی ہوں اس میں کیا برائی ہے۔۔۔۔"مریحہ نے حیرانگی اور سنجیدگی سے مریحہ کو گھورا

" ارے آئی مین۔۔اتنا وقت تو کوئی اپنے لور کو دیتا ہے نہ۔۔۔"مریحہ نے ہچکچاہٹ کو دباتے اور جھینپ مٹاتے ہوئے پوچھا

" کم آن مریحہ۔۔کس دنیا میں رہتی ہو تم؟یونیڈ ٹو لک ان ٹو داور لڈ

You need to look into the world

"تمہیں دنیا گھومنے کی ضرورت ہے"

" میں جب کینیڈا میں تھی کچھ مہینوں تک میرا کلاس فیلو میرا روم میٹ بھی تھا،اس میں کیا ہے"کنول نے لاپرواہی سے بتایا

کنول نے باقی فرینڈز اور سمیر کی طرف دیکھ کر کہا اور سب کی گردنیں اقرار میں ہل گئیں۔

مریحہ کو اس لمحے بہت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا لیکن ایک بار پھر اس کی ہائی سوسائٹی کی خواہش میدان مار گئی۔

" نہیں سوری یار تم برا مان گئی۔میں یہ کہہ رہی تھی۔۔کہ۔۔"ابھی وہ اتنا ہی کہہ پائی تھی کے کنول نے اس کی پشت کی جانب اشارہ کیا جہاں سے ایان اندر داخل ہو رہا تھا

" لو آگیا بکرا، سمیر تم بہت یاد کر رہے تھے نا بکرا خود ہی چھری تلے آگیا،آج کیفیٹیریا میں بل بھی اسی سے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پے کروائیں گے "کنول نے ایان کی جانب دور سے دیکھتے ہوئے کہااور اپنے ساتھ بیٹھی مارلین کو کہنی ماری

سمیر نے اس دوران ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنی طرف متوجہ کر کے بلایا



لائٹ بلو لائننگ والی شرٹ میں، کاٹن جینز ڈارک بلو کلر میں اور فارمل شوز میں نہایت فارمل اور صوبر لگ رہا تھا، بال بدستور ماتھے پر لہراتے ہوئے اس کی پرسنالٹی کو چار چاند لگا رہے تھے جب کے وہ کیفیٹیریا میں پہلے سے موجود تمام لوگوں کے بر خلاف واحد فارمل ڈریسنگ میں تھا۔

ابھی آکر سمیر کے برابر میں بیٹھا ہی تھا کے ماہین بول پڑی "کیسا رہا انٹرویو، کتنے ہزار کی جاب ہے؟"اس کا لہجہ طنزیہ تھا

ایان اس جملے کے لئے تیار نہ تھا ایک دم سے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر باقی لوگوں کی طرف جن کے چہرے پر مسکراہٹ اپنے ہی خلاف دکھ رہی تھی

اچھا، تو تم لوگوں کو پتا ہے میں انٹرویو کے لئے گیا تھا؟ کس نے بتایا؟"اس نے کچھ دیر خاموش رہ کر کہا "

اچھا تم واقعی انٹرویو کے لئے گئے تھے؟"زبیر نے دبی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا "

ہاں کیوں؟ تم لوگ تکا لگا رہے تھے؟"ایان نے کاؤنٹر پر چائے کا اشارہ کر کے پوچھا"

تم آج تھوڑا تیار ویار لگ رہے ہو، اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کے کہیں انٹرویو دینا ہو گا۔"کنول کا لہجہ طنز "

آلود تھا

چائے آچکی تھی، جس میں ایان کی چائے موجود نہیں تھی، ایان نے ٹرے لے کر سب کی طرف بڑھائی اور کنول کی بات مسکرا کر اڑا دی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک چائے اور لے آؤ"اس نے ویٹر سے کہا "

تم ویسے یہ چائے، کھانا سرو کرنے کی جاب بھی کر سکتے ہو کیا کہتے ہیں اسے 'بیرا"، فرحان نے زبیر کو آنکھ " مارتے ہوئے ایان سے کہا۔

ایان کے بارے میں کی گئی کوئی بات ایسی نا ہوتی جس پر باقی سب لوگ انجوائے نہ کرتے، البتہ مریحہ کوئی خاص رسپانس نہیں دے رہی تھی جس کو سمیر نے محسوس کر لیا تھا۔

کیا بات ہے تم بہت خاموش خاموش بیٹھی ہو مریحہ "سمیر نے دریافت کیا "

یہ آپکی میڈم برا جو مان جاتی ہیں میری بات کا"مریحہ نے منہ بنا کر کنول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے " کہا۔

ادھر بہت کم لوگوں کی بات کا برا مانا جاتا ہے مریحہ، آپ بھی خود کو لکی سمجھیں"ایان نے پر سکون چائے " کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

سوری؟"مریحہ نے مصنوعی نا سمجھی کا اظہار کرتے ہوئے وضاحت طلب نظروں سے اسے دیکھا۔ "

آئی مین۔۔۔"وہ کچھ کہتے کہتے رک گیا، سب لوگ اس کی طرف متوجہ تھے "

یا تو میری بات کا برا مانتے ہیں، یا تمہاری بات کا برا مانتے ہیں۔۔"ایان نے جھجکتے ہوئے کہہ ڈالا، وہ بات " جو وہ ہمیشہ محسوس کرتا تھا۔

میں سمجھی نہیں تم کیا کہنا چاہ رہے ہو۔۔۔"مریحہ نے لہجے میں سختی اپناتے ہوئے اپنا کپ میز پر رکھ کر" کہا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انسان جب اپنے معیار سے اوپر کے لوگوں میں شامل ہوتا ہے تو ان کے معیار اور برتاؤ کو محسوس ضرور کرتا" ہے، بد قسمتی سے ہمارے ہاں ماحول ہی کچھ ایسا ہے کے، خود سے نچلے معیار کے لوگوں کو جتانے کی عادت ہر "کسی میں پائی جاتی ہے، یہ ہمارا المیہ ہے۔

ایان نے کچھ ایسی بات کہہ دی جسے مریحہ سمجھ تو گئی لیکن سمجھی بھی نہیں تھی، وہ نہیں چاہتی تھی جس طرح ایان اپنی غربت کو ظاہر کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتا، وہ بھی کرے۔

تم خود سے ملا رہے ہو مجھے؟" مریحہ کا لہجہ سخت ہوا تھا۔ "

لیواٹ گائز!! سمیر نے موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے فوراً دخل اندازی کی اور بات کا رخ بدل دیا "

کیا ہوا تیرے انٹرویو کا؟ تو انٹرویو دے کے آرہا ہے نا؟" سمیر نے آنکھوں کے اشارے سے چپ کراتے "

ہوئے سوال کیا

نہیں بنی بات۔۔۔ وہ شاید کسی فیمیل کو اس سیٹ پر ترجیح دے رہے ہیں" ایان نے افسردگی سے کہا۔ "

کیوں؟ کس چیز کی جاب تھی؟" سمیر نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا "

"اکاؤنٹس یار، کمپنی اچھی لگ رہی تھی مگر۔۔۔"

مگر تم اچھے نہیں لگے ہو گے" کنول نے جھٹ سے ایان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی جملہ داغ دیا"

میں جب اچھا لگنا چاہو نگا، لگ جاؤ نگا" ایان نے مسکراتے ہوئے چائے کا گھونٹ بھر قدرے غرور سے کہا "

سمیر کا چہرہ حیرت سے اس کی جانب گھوما تھا

اوہہہہ۔۔ جناب کا فخر تو دیکھو۔۔ جب اچھا لگنا چاہو نگا۔۔۔۔۔ مطلب تم سمجھتے ہو تم اچھے بھی لگ سکتے "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہو؟"فضہ نے زہریلی مسکراہٹ سے پوچھا

کیوں،جب تم تیار شیار ہو کے اچھی لگ سکتی ہو تو کوئی اور کیوں نہیں؟ہر کوئی مریحہ کی طرح تھوڑی ہوتا " ہے جو سادگی میں بھی خوبصورت لگے۔۔۔۔"ایان نے ایک نظر فضہ کی جانب اور دوسری مریحہ کی طرف دیکھ کر کہا

"ایکسکیوزمی!!!واٹ دا ہیل از رانگ ودیو؟؟؟؟؟ہاں؟ "

Excuse me!! What the hell is wrong with you?

تم ہر چیز میں مجھے کیوں بیچ میں لا رہے ہو؟؟دیکھو مسٹر،مجھے کوئی شوق نہیں تمہاری گفتگو میں شامل ہونے کا،نہ تمہارے منہ سے اپنا ذکر سننا چاہتی ہوں،اس لئے اب دوبارہ میرے بارے میں کوئی بات نا سنوں!!"مریحہ کا لہجہ قدرے سخت تھا،اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔کیفیٹیریا میں موجود تمام لوگ اس کے اچانک انداز پر ششدر رہ گئے تھے،ایان خاموشی سے سر جھکائے اس کی بات سنتا رہا۔

مریحہ اپنی کتابیں اٹھا کر پیر پٹختی کیفے ٹیریا سے باہر نکل گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ ابھی شاور لے کر نکلی ہی تھی کے میز پر پڑے موبائل پر نظر پڑی جو وائبریٹ ہو رہا تھا،اس نے جھٹ سے بڑھ کر فون اٹھایا۔

Sameer Calling

فون کی سکرین دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکان سج آئی تھی۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہیلو"کال ریسیو کر کے اس نے فون کان سے لگایااور اپنے بال درست کرنے لگی"

مریحہ کچھ ضروری بات کرنی تھی تم سے، بزی تو نہیں ہو"دوسری جانب سے آواز آئی"

نہیں سمیر بولو؟"اس نے بیڈ پر بیٹھ کر سرہانے سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا "

تمہیں آج کیا ہو گیا تھا؟تم ایان کی اتنی انسلٹ کیوں کر رہی تھی؟"دوسری طرف سے نہایت سنجیدگی "

سے کئے گئے سوال پر اس کا کھلتا چہرہ بھی سنجیدہ ہو گیا تھا

"سمیر، یار چھوڑو اس بات کو۔۔۔مجھے تم نے اس لئے کال کی ہے؟ "

مریحہ دیکھو، وہ میرا دوست ہے، اور کتنا گہرا دوست ہے وہ بھی تم اچھی طرح جانتی ہو، تم اس طرح اس کی"

سب کے سامنے انسلٹ نہیں کر سکتی، اس نے کونسی ایسی غلط بات کر دی تھی جو تم نے اسے دس لوگوں کے

سامنے اتنی باتیں سنا دیں"دوسری جانب سے جاری کلام پر اس نے گہری سانس لی، گویا وہ اس ٹاپک پر بات

نہیں کرنا چاہتی تھی۔

سمیر، دیکھو یار سیدھی سی بات ہے، وہ کس ٹائپ کا لڑکا ہے میں جانتی ہوں، میں نے ایسے بہت سے لڑکے"

دیکھے ہیں جو ہمارے محلے بھر میں گھومتے پھرتے نظر آتے ہیں، کسی لڑکی کی چار لوگوں کی بیچ تعریف کرنا،

اس کو بار بار مخاطب کرنا یہ سب کیا ہے یار؟"مریحہ نے پیر لمبے کر کے سکون سے بیٹھتے ہوئے پوچھا

تعریف تو میں بھی تمہاری کرتا ہوں، مطلب میں کوئی آوارہ یہ گیا گزرا لڑکا ہوں؟"سمیر کی طرف سے "

طرفداری پر وہ ایک لمحے کے لئے چپ ہو گئی۔

مجھے سمجھ نہیں آتا تم اس کی اتنی طرفداری کیوں کرتے ہو"کچھ دیر جواب کا منتظر پا کر اس نے کہا "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھو مریحہ، میرا دوست کوئی ایسا ویسا لڑکا نہیں ہے، وہ غریب بے شک ہے لیکن آوارہ اور لفنگا نہیں " ہے، تم نہیں چاہتی وہ تم سے بات کرے، اٹس اوکے میں منع کر دونگا، لیکن تمہیں کوئی زیب نہیں دیتا کے گروپ کے کسی ممبر کے ساتھ اس طرح کا رویہ رکھو۔ مائنڈ مت کرنا مگر تم خود کو پتہ نہیں کیا سمجھنے لگی ہو، "کسی کو اتنا حقیر سمجھنا تمہارے جیسی لڑکی سے میں ایکسپیکٹ نہیں کرتا۔۔

ٹھیک ہے ہم مزاق مستی کرتے ہیں لیکن کسی سے پرسنل نہیں ہونا چاہئے، تمہیں پتہ ہے، تمہارے محلے " کے کچھ لڑکے تمہیں تنگ کرتے تھے۔۔۔" سمیر تھوڑا ٹھہر کر بولا اور چپ ہو گیا

" کیوں، کیا مطلب؟ ہاں وہ لڑکے۔۔۔ آج کل نظر نہیں آتے۔۔ "

اوہ وہ یومین، ایان؟" مریحہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ "

ہاں، اس نے ٹھیک کر دیا ان لڑکوں کو، کیا اب وہ تمہیں تنگ کرتے ہیں؟" سمیر نے اپنی بات کی " وضاحت کی اور مریحہ سے پوچھا

تنگ۔۔ نہیں وہ تو اب نظر بھی نہیں آتے۔۔" مریحہ نے لاشعوری میں اپنے ماتھے سے پانی صاف کرتے" پوچھا

ہاں، اسی نے ان لڑکوں کو ٹائٹ کیا ہے۔۔۔ اور تم ہو کے پیچھے پڑی ہو اس کے ہر بات میں غصہ، ہر موقع" پر ناراضگی۔۔" سمیر کے لہجے سے ناراضگی صاف ظاہر تھی۔

اچھا بھئی۔۔ آئی ایم سوری سمیر۔۔ تمہیں کیا ہو گیا۔۔۔ میں اس سے سوری کر لونگی" مریحہ نے یقین دہانی" کروائی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک ہے۔۔۔اور سنو۔۔"سمیر کے لہجے میں نرمی آچکی تھی "

"ہاں بولو سمیر "



نیکسٹ ویک ہم ٹوور پلان کر رہے ہیں، تم بھی ہمارے ساتھ چل رہی ہو"سمیر نے فیصلہ کن انداز میں بتایا"

کیساٹوور؟"کون پلان کر رہا ہے؟"مریحہ اس اچانک شوشے پر حیران تھی "

وہ کل بتاؤنگا، چلو بائے،اور کل اسے سوری بول رہی ہو تم اوکے؟"سمیر نے تصدیق چاہی "

اوکے اوکے۔۔۔"مریحہ نے جواب دیا اور دوسری طرف سے رابطہ منقطع ہو گیا تھا۔ "

وہ سوری کا سوچ کر تھکے ہارے انداز میں بستر پر گر گئی اور کافی دیر تک انہی سوچوں میں گم رہی۔

" میں بھی تو ایان کی طرح ایک چھوٹے سے گھرانے سے ہوں، پھر کیوں۔۔"

صحیح تو کہہ رہا ہے سمیر میں خود کو کیا سمجھنے لگی ہوں؟ بے شک میں ان لوگوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی، پھر "

میں ایان کے ساتھ ایسا کیوں کر رہی ہوں۔

وہ کافی دیر تک سوچتی رہی اور اسی دوران اسے نیند نے آگھیرا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ ناشتے کی غرض سے بیٹھی ہی تھی کے کنول کی کال آگئی، مریحہ کا چہرہ اس کی کال دیکھ کر کھل اٹھا تھا۔

دوسری جانب سے حسبِ توقع تیار رہنے کی تاکید کی گئی تھی، جو اسے پک کرنے آرہی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ کنول کی گاڑی میں موجود تھی اور گاڑی یونیورسٹی کے لئے رواں تھی۔

مریحہ تمہیں کل کیا ہو گیا تھا؟"رسمی حال احوال کے بعد کنول کی جانب سے اس سوال پر وہ چونک کر"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کنول کو دیکھا تھا۔اب اسے پکا یقین ہو گیا تھا کے شاید اس کا رویہ قدرے نامناسب رہا ہو گا۔

تم اس ایان کی بات کر رہی ہو؟"مریحہ نے بے یقینی سے پوچھا "



ہاں یار، تم بہت اوورری ایکٹ کر گئی تھی"مریحہ نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے ایک نظر اس کی جانب دیکھ کر کہا"

کم آن کنول، اب تم بھی ایسی بات کر رہی ہو، کل رات سمیر بھی مجھے کہہ رہا تھا، ٹھیک ہے میرا رویہ اچھا نہیں تھا لیکن تم تو جانتی ہو نا ایان کو، وہ کسی کچی بستی کا رہنے والا لگتا ہے، اس پر سمیر نے اسے چڑھا رکھا ہے، اور میں جانتی ہوں اس طرح کے لڑکوں کو، انہیں ذرا سی لفٹ کروائی تو یہ دوسرے ہی دن محبت کی باتیں شروع کر دیتے ہیں، اور تم جانتی ہو میں اس ٹائپ کی لڑکی نہیں ہوں، مجھے ابھی پڑھنا ہے، اپنے گھر کو سپورٹ کرنا ہے، کچھ بن کے دکھانا ہے اور پھر میں کسی لڑکے کے بارے میں سوچو نگی۔ ٹھیک ہے میرا رویہ اچھا نہیں تھا لیکن تم کیسے کہہ رہی ہو؟ تم بھی سارا وقت اسی کا مزاق بناتی رہتی ہو، پھر آج یہ اچانک ہمدردی کیسے جاگی ہے؟"مریحہ ایک سانس میں کہہ کر رکی تھی۔

لک، مریحہ ٹھیک ہے ہم اس کا مزاق اڑاتے ہیں لیکن کبھی اسے کبھی اس طرح ذلیل نہیں کرتے اور مجھے " یقین ہے وہ برا نہیں مانتا لیکن کل بہت زیادہ ہو گیا تھا۔اور وہ کونسا تمہیں لائن مار رہا تھا، تم نے مجھے اور سمیر کو " نہیں دیکھا؟ تمہیں کیا لگتا ہے وہ میرا بوائے فرینڈ اور میں اس کی گرل فرینڈ ہوں؟

میں جانتی ہو تم یہی سمجھتی ہو لیکن ایسا نہیں ہے، یہ سب تو عام سی بات ہے یار، لیکن اس کا یہ مطلب ہر " گز نہیں کے تم اس بیچارے کو کہیں کا نہ چھوڑو"کنول سلو ڈرائیو کرتے ہوئے اسے سمجھا رہی تھی۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوکے فائن میں آج اس سے سوری کہہ دونگی" مریحہ نے منہ بگاڑ کر باہر کی جانب گردن گھمالی۔"

اوہ ہو، تُو تو سیریس لے گئی یار، اب ایسا بھی کچھ نہیں ہے۔ ایکچولی، سمیر سے میری بات ہوئی تھی اسے بہت" برا لگا تھا یہ سب اور وہ بتا رہا تھا ایان کے بارے میں، کے اس نے تمہاری محلے کے لڑکوں والی پرابلم بھی سالو کر دی ہے" کنول نے اس کا بگڑتا موڈ دیکھ کر بتایا

اوہ، ہاں، یہ تو میں بھی سوچ کر حیران تھی، کچھ دن سے وہ لفنگے دکھائی نہیں دے رہے، کیا کیا ہے اس نے " ان لڑکوں کے ساتھ؟" اس کا لہجہ ذرا سا بلند اور موڈ خوشگوار ہوا تو کنول مسکرا کر اسے دیکھنے لگی۔

کیا ہو گا کچھ نا کچھ تو، کچی بستی کا تو وہ ہے ہی، وہاں مار کٹائی جھگڑے کونسی بڑی بات ہے، انہیں بھی مارا" ہو گا" کنول نے مریحہ کا سنبھلتا موڈ دیکھ کر شرارتاً کہا اور دونوں کھل کھلا اٹھیں۔

اچھا نیکسٹ ویک ٹور پر چل رہی ہو نا؟" یونی ورسٹی سے کچھ پہلے کنول نے مریحہ سے دریافت کیا جس پر " وہ بجھ سی گئی۔

نہیں یار، میں نہیں آسکوں گی" کنول نے اس کے لہجے میں افسردگی اور خواہش کو محسوس کر لیا تھا۔ "

WHY NOT?

"وائے ناٹ؟ "

کوئی گھر سے پرمیشن کا مسئلہ ہے؟" کنول نے اس کے چہرے پر امڈتی خواہش کو جانچ لیا تھا "

یا کوئی پیسوں کا مسئلہ ہے، کیا بات ہے بتاؤ تو سہی، تمہیں چلنا ہے ساتھ" کنول نے دوٹوک فیصلہ سنا دیا "

تھا۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یار دراصل۔۔۔ابھی جاب بھی سرچ کر رہی ہوں تمہیں تو پتا ہے۔۔۔"مریحہ کے تاثرات افسردگی "
بھرے تھے

یار پھر تو اچھا موقع ہے، یونو واٹ، میرے پاس تمہارے لئے ایک اور نیوز ہے، اور وہ بھی ایان سے متعلق "
"کنول نے جزبات میں کھل کر کہا

اس کے لئے کونسی بڑی بات ہے، ٹوور پر جانا وہ بھی دوستوں کے ساتھ اور ڈھیر سارے پیسے خرچ کرنا، "
کتنے مزے سے یہ لوگ اس طرح کے پروگرام بنا لیتے ہیں۔۔"وہ دل میں سوچ رہی تھی

سنو نا"کنول نے کندھے سے ہلا کر اپنی طرف متوجہ کیا۔"

ہاں، سن رہی ہوں کیا نیوز ہے؟"مریحہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ "

ایان نے سمیر کو بتایا تھا کے وہ جس جگہ انٹرویو دینے گیا تھا وہ کوئی جاننے والے کا آفس ہے لیکن وہاں فیمیل "
امپلائے کی ضرورت ہے، سمیر نے مجھ سے کہا ہے کے تم سے بات کر کے دیکھ لوا گر تم جانا چاہتی ہو تو
تمہارے لئے وہاں جاب کی بات کر سکتا ہے"کنول نے پتا کر سوالیہ نظروں سے مریحہ کے چہرے کو کھوجا۔

اس دوران وہ لوگ یونی ورسٹی کے گیٹ پر پہنچ چکے تھے۔

اور ویسے بھی ابھی جاب نہیں ہے تو تم ہمارے ساتھ چل سکتی ہو، ایک بار جاب لگ گئی تو پھر تمہارے "
لئے چھٹی لینا مشکل ہو گا، اس لئے تم ہمارے ساتھ چل رہی ہو، اور ٹوور کے خرچے کی ٹینشن مت لو، سمجھو
یہ ٹوور کسی کی طرف سے پورا اسپانسرڈ ہے"کنول نے مریحہ کو مسکرا کر بتاتے ہوئے حیرت کا جھٹکا دیا تھا

کیا مطلب؟ پورا ٹوور اسپانسر ہے؟ کس کی طرف سے؟"مریحہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا، واہ ان امیروں کے "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چونچلے، ہم ایک وقت کھانے کا بل نکالنے میں سوچتے ہیں۔اس نے دل میں سوچا۔

کنول نے اثبات میں گردن ہلائی اور دونوں کلاس کی طرف بڑھ گئیں۔



☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایان "مریحہ نے شاہد کے ساتھ کلاس کے باہر بات کرتا دیکھ کر آواز دی"

ایان نے چونک کر پلٹ کر دیکھا اور مریحہ کو اپنی طرف آتا پایا،اس سے پہلے کے وہ اس تک پہنچتی،وہ شاہد کو ایکس کیوزمی کہتا ہوا نکل گیا۔

اس کو جاتا دیکھ کر مریحہ کو سبکی کا احساس ہوا،وہ رک کر اسے جاتا دیکھنے لگی۔بات کرنے کا یہ بہترین موقع تھا چونکہ اس وقت کوئی بھی کلاس فیلو وہاں موجود نہیں تھا،مریحہ نے ایک دو بار اور اسے مخاطب کرنے کی کوشش کی مگر ہر مرتبہ وہ اسے بات کرنے کا موقع نہ دیتا۔

بلا آخر وہ اسے کینٹین میں سب کے ساتھ بیٹھا ہوا نظر آیا،وہاں اسے دیکھ کر وہ اپنا دل مسوس کر کے رہ گئی۔

کہاں ہو تم کب سے ڈھونڈ رہی ہوں "کنول نے اشارے سے اپنی جانب بلایا جبکہ وہ ایان کے سامنے والی چیئر سنبھال کر بیٹھ گئی۔

لمحے بھر کے لئے دونوں کی نظریں ٹکرائیں لیکن ایان کی آنکھوں میں اجنبیت صاف ظاہر ہو رہی تھی۔جسے دیکھ کر مریحہ کا دل کٹ کر رہ گیا

OK guys listen to me

سمیر نے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہم نیکسٹ ویک نہیں پرسوں ٹرپ پر جارہے ہیں" سمیر نے اچانک خبر دے کر سب کو حیران کر دیا۔ "

مگر یہ ٹرپ کس خوشی میں ہے؟اور کون کون جارہا ہے؟اسے اسپانسر کون کر رہا ہے؟"مریحہ نے حیرانگی "

سے پوچھا

"وہ سب تمہیں پتا چل جائے گا "

Guys tomorrow at my place at 11 AM ok?

"کل میرے گھر پر صبح گیارہ بجے،اوکے "

امی مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے" لفظوں کو ذہن میں ترتیب دیتی وہ شہناز بیگم کے بلکل پاس آ کھڑی"

ہوئی

ہمم بولو کیا بات ہے بیٹا" شہناز بیگم نے جائے نماز سمیٹتے ہوئے پوچھا"

امی میرے دوست کچھ دنوں کے لئے جارہے گھومنے پھرنے۔۔۔" وہ جانتی تھی ان کے گھر کا ماحول ایسا"

نہیں ہے اسی لیے بہت سوچ سمجھ کر الفاظ کا انتخاب کر رہی تھی لب کچلتے ہوئے ان کے چہرے کو بغور

دیکھا

اچھا پھر؟" شہناز بیگم نے یوں سوال کیا گویا وہ جانتی ہوں اگلا سوال کیا ہونے والا ہے"

" امی وہ، کنول مجھے بھی ساتھ لے جانا چاہتی ہے۔۔تو۔۔۔ "

بات ادھوری چھوڑ کر التجائی انداز میں،ان کی طرف دیکھا

یہ تمہاری دوست کنول کچھ زیادہ ہی مہربان نہیں ہے تم پر؟" شہناز بیگم نے چشمے کی اوٹ سے دیکھ کر"





CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریحہ کے چہرے کا جائزہ لیا

امی وہ بہت پیار کرتی مجھ سے اس لئے میرے بغیر نہیں جانا چاہتی،اور پھر میں اکیلی تھوڑی ناہوں،اور بھی" دوست ہیں"مریحہ نے پاس آکر پیار سے ان کے بازو کو تھاما،ان کی پیشانی کے شکن پریشان کر رہے تھے ان کو کسی بھی طرح قائل کرنا تھا جو ابھی سے مشکل لگ رہا تھا

بیٹا یہ سب ہمارے گھروں میں کب سے ہونے لگا؟ کے جوان لڑکیاں دوستوں کے ساتھ گھومنے " " پھرنے جائیں؟ تم جن لوگوں کے ساتھ رہنے لگی ہو ان کا رہن سہن اور معیار بہت الگ ہے بیٹا، ہمارے گھروں میں یہ سب نہیں چلتا" شہناز بیگم کو جہاں بچی کے دن بدن اس بدلتے رویے سے پریشانی رہنے لگی تھی اسی پریشانی کو دگنا کرنے مریحہ ان کے سامنے موجود تھی

امی بہت کچھ بدل گیا ہے میں کوئی اسکول جاتی بچی تو نہیں یونیورسٹی سٹوڈنٹ ہوں اور وہاں سے بھی تو ٹور" جاتے ہیں"وہ ان کو قائل کرتے روہانسی ہو چلی تھی جب کے دل میں اب اپنے گھر کے ماحول کو کوس رہی تھی

سب کتنی آسانی سے اجازت لیتے ہوں گے۔۔۔۔بلکہ نہیں کسی کو بھی میری طرح اجازت کی ضرورت ہی نہیں ہوتی ہو گی۔اس نے چڑ کر سوچا

پر اس وقت یہ سارا غصہ ان پر ظاہر کر دینے کا مطلب تھا سب کچھ ختم کر دینا

میری بچی، یہ جو بہت کچھ بدل گیا ہے، یہ سب ہمارے حق میں نہیں ہے، ہمیں تباہی کی طرف لے جا رہا " ہے۔تمہارے ابا مرحوم آج ہوتے تو یہ سن کے آگ بگولا ہو جاتے، نہیں میں تمہیں اجازت نہیں دے سکتی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"انہوں نے پر فکر انداز میں کہتے ہوئے گویا صاف انکار کر دیا

مریحہ نے روہانسی صورت بنائے ان کی طرف دیکھا مطلب وہ کسی بھی صورت نہیں مانیں گی

اور پھر تمہارے پاس پیسے کہاں ہیں جو تم یہ پلان بناتی پھر رہی ہو" شہناز بیگم نے ہاتھ سوالیہ طور پر ہوا میں

بلند کیا

امی کنول خرچہ اٹھا رہی میرا" مریحہ نے سر جھکایا "

انداز تھوڑا شرمندہ سا تھا وہ نظریں بھی چرا رہی تھی

مریحہ !! کیا ہے یہ؟ تم اب ان امیر زادیوں کے نقش قدم پر چلنے کو ان سے مدد بھی لے رہی ہو؟" شہناز

بیگم کے چہرے نے غصے سے رنگ بدلا اور آواز بلند ہوئی تھی

امی اتنے سے پیسے ان کے لیے کوئی وقعت نہیں رکھتے ان کے لیے یہ سب معمولی چیزیں ہیں، اور میں بھی"

کوئی پورا بوجھ نہیں بن رہی اس پر، میرے پاس اپنے بھی کچھ پیسے جمع ہیں، میں انہی کو استعمال میں لاؤ نگی"

اب کی بار اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے تھے

کیوں، آخر کیوں ہے وہ اس غربت بھرے ماحول کا حصہ

تنگ ذہن تنگ ماحول گھٹن ہونے لگی تھی خود پر اپنی قسمت پر غصہ آنے لگا تھا

اور ابھی تو امی کو یہ نہیں پتا تھا کہ ان کے ساتھ لڑکے بھی ہوں گے کیا مصیبت ہے کیسے سمجھاؤں گی۔

بیٹا مجھے کچھ نہیں سننا، تم کہیں نہیں جا رہی، گھر بیٹھو بس اور اپنی پڑھائی پر توجہ دو، جب تمہاری شادی ہو""

جائے تو اپنے شوہر کی مرضی سے جہاں جانا ہو جو کرنا ہو کرتی پھرنا!!" امی دوٹوک الفاظ میں کہتی کچن کی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

طرف چل دیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



گھر کی ڈور بیل بجی تھی اور مریحہ کی چھوٹی بہن نے دروازہ کھولا۔ سامنے کنول اور مارلین موجود تھیں، مریحہ بھی دوڑ کر دروازے تک آگئی تھی جو انہیں لے کر ڈرائنگ روم کی طرف چلی۔

"یار پلیز کنول، بہت دھیان سے بات کرنا اور لڑکوں کا ذکر ہرگز ہرگز نہیں" مریحہ نے ڈرائنگ روم جاتے ہوئے کنول کے کان میں سرگوشی کر کے یاد دہانی کروائی، امی کو کیسے منانا ہے اور کیا بات بتانی اور کیا نہیں بتانی ہے پہلے سے ہی طے ہو چکا تھا۔

"بیٹا کیا لیں گی آپ لوگ؟ ٹھنڈا یا گرم" شہناز بیگم نے روم میں داخل ہو کے پوچھا اور مریحہ کے برابر میں صوفے پر بیٹھ گئیں، جب کے کنول اور مارلین سامنے دوسرے صوفے پر تھیں۔

"آنٹی کچھ نہیں بس آپ کی پرمیشن چاہیئے، مریحہ ہمارے ساتھ ٹور پر آنا چاہتی ہے اور دراصل پہلے تو سرپرائز دینے والی تھی لیکن اب موقع ایسا ہے کے مجھے بتانا پڑ رہا ہے، میں نیکسٹ ایئر امریکہ جا رہی ہوں اپنی اسٹڈیز کمپلیٹ کرنے اسی سلسلے میں ان سب گروپ فیلوز کو یہ ٹرپ میں اپنی طرف سے سپانسر کر رہی ہوں" کنول نے نہایت ادب اور شائستگی سے بات کا آغاز کیا۔

مریحہ جو بڑے لاڈ سے اپنی ماں کے کندھے پر سر رکھ کر برابر میں بیٹھی ہوئی تھی اس بات پر یکایک چونک کر سیدھی بیٹھ گئی، حیرانگی آنکھوں میں لئے وہ کنول کو گھور گھور کر دیکھ رہی تھی آیا یہ کہانی بنا رہی ہے یا سچ میں ایسا ہے۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا وہ تو چلیں ٹھیک ہے لیکن آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں اور کون کون ساتھ ہے، کتنے دنوں کا پروگرام " ہے "شہناز بیگم نے کنول کی بات سن کر دریافت کیا

"آنٹی ہم ٹوٹل 13 لوگ ہیں جن میں۔۔ "

کنول، میڈم نمرہ بھی آ رہی ہیں نا؟"کنول کچھ تفصیل بتاتی اس سے پہلے ہی مریحہ نے گھور کر اسے دیکھا " اور فوراً بات کاٹ کر سوال کیا

ہاں میڈم نمرہ بھی ہیں، میڈم سمیرہ بھی ہیں اور میڈم فرحانہ بھی ہیں "کنول نے نہایت اعتماد سے بتایا " جبکہ وہ سمیر میڈم سمیرہ اور فرحان کو میڈم فرحانہ بتاتے ہوئے اپنی ہنسی کو ضبط کئے ہوئے تھی۔

مریحہ اور مارلین کی گردنیں ایک پل میں کنول کی جانب گھومی، اب یہ فرحانہ اور سمیرہ کونسی میڈم ہیں ہماری، دونوں نے ہی سوچا ہو گا مگر چپ چاپ سنتی رہیں۔

آنٹی 3 فیمیل ٹیچرز ہیں 2 میل ٹیچرز ہیں پانچ گروپ کی لڑکیاں اور 2 لڑکے ہیں، جبکہ ایک لڑکا سوات کا " رہنے والا ہے وہ ہمیں ادھر ہی جوائن کرے گا "کنول اس وقت مریحہ اور مارلین کی نظروں کو مکمل نظر انداز کر کے پر اعتمادی سے بتا رہی تھی۔

شہناز بیگم کو اعتماد میں لینے کے تمام راستے اس نے اپنے پہلے ہی جواب میں ہموار کر دیئے جس پر شہناز بیگم اب مطمئن سی نظر آ رہی تھیں۔

اچھا تو کتنے دن کے لئے اور کہاں کہاں جانے کا ارادہ ہے؟اور آپ لوگوں کا رات کو رکنا کہاں ہو گا؟" " شہناز بیگم نے مزید باتوں کی تفصیل چاہی۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریحہ کبھی اپنی والدہ کے چہرے پر طمانیت کو کھوجتی تو کبھی کنول کے پر اعتماد چہرے کو۔

"آنٹی دراصل سوات میں ہماری زمینیں اور گھر بھی ہے، وہیں رکنے کا ارادہ ہے، مزید پھر جب آگے جائیں گے تو ہوٹل وغیرہ بک کریں گے۔ تقریباً 5-4 دن کا ٹرپ ہے"

وہ یکے بعد دیگرے شہناز بیگم کے تمام سوالوں کے جواب دیتی گئی اور انہیں مکمل مطمئن کر کے مریحہ کو ساتھ لے جانے پر راضی کر ہی لیا۔

تینوں کے چہروں پر فتح کے رنگ بکھرے تھے جب کے مریحہ اس کی بنائی ہوئی کہانیوں پر بہت حیران تھی، باہر نکلتے ہی پہلا سوال یہی کیا "اب یہ میڈم فرحانہ اور میڈم سمیرہ کون سی ٹیچر ہیں" مریحہ نے انہیں رخصت کرتے ہوئے چپکے سے پوچھا

اوہ تو تم نہیں سمجھی "مارلین نے ہنس کر پوچھا "

نہیں، کیا بات ہے؟" مریحہ نے معصومیت سے پوچھا "

فرحان اور سمیر مطلب میڈم فرحانہ اور میڈم سمیرہ "مارلین اور کنول کا قہقہ گھر کے باہر سیڑھیوں پر گونج گیا۔ "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہفتے کا دن تھا صبح 8 بجے سے ہی وہ تیاریوں میں مصروف تھی۔ کنول کی کال پر دوڑ کے موبائل اٹھایا۔

ہاں بھئی، کیا کر رہی ہو؟" دوسری جانب سے چہکتی ہوئی آواز آئی تھی"

بس پیکنگ فائنل کر رہی ہوں، سوات کا موسم چیک کیا تھا، ٹھنڈ کافی ہے تو گرم کپڑے بھر لئے ہیں، اور "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ویسے بھی امی کو میری مجھ سے زیادہ فکر ہے انہوں نے اچھے خاصے کپڑے بھر دیئے ہیں" مریحہ نے جھٹ سے تفصیل بتائی۔



ارے بابا ٹینشن مت لو، وہاں دکانیں ہونگی نا، خرید لینگے ضرورت پڑی تو، بس اپنے بیگ میں بہت زیادہ" سامان نہ بھرنا، ورنہ اٹھا کر گھومنے میں بھی مسئلہ ہوگا۔" کنول نے سمجھاتے ہوئے کہا

ہاں تم تو اپنا سامان سمیر سے اٹھوالو گی، میں کہاں جاؤنگی؟" مریحہ نے شرارتاً کہا۔ "

اٹھا ہی نا لے سمیر میرا بیگ، وہ اپنا اٹھالے بہت ہے، مگر جو تمہارا بیگ اٹھا سکتا تھا اسے تو تم نے ناراض کر "

دیا ہے" کنول کی بات سن کر مریحہ کو جیسے جھٹکا لگا تھا، اس کے ذہن میں یہ ٹرپ پہ معافی تلافی کرنے کا اچھا موقع تھا مگر یہ کیا!! وہ نہیں آرہا۔

کیوں؟؟؟ ایان نہیں آرہا ہمارے ساتھ؟" مریحہ کی آواز اونچی اور پُر حیران تھی۔"

اوہ، اوہ، ہمارے ساتھ، کیا بات ہے مریحہ صاحبہ" کنول نے چھیڑتے ہوئے کہا "

آئی مین ٹرپ پہ نہیں آرہا کمینی؟" مریحہ نے لہجہ سپاٹ کرتے ہوئے کہا"

نہیں بقول اس کے اسے کہیں کام سے جانا ہے اس وجہ سے نہیں آسکتا، لیکن تمہیں تو پتا ہے نا اس کا۔۔۔"

بہانہ کر رہا ہوگا، پیسے نہیں ہونگے اس کے پاس" کنول نے کڑوے لہجے میں بتایا

اوہ سیڈ" مریحہ نے بولتے ہوئے دل میں سوچا، مشکل تو میرے لئے بھی تھا۔ میں لیکن کر لیتی بندوبست،" خود کو تسلی دیتے ہوئے سوچا

پھر ہم کتنے لوگ ہیں؟ کون کون جارہا ہے؟" مریحہ نے پوچھا "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم، میں، سمیر، مارلین، فرحان، جویریہ، شائلہ اور سمیر کا کوئی جاننے والا ہے جو وہیں کا ہے، ہمیں جوائن" کرے گا" دوسری جانب سے گنتی کر کے بتایا

اچھا مطلب ہم پانچ لڑکیاں اور 3 لڑکے۔۔۔" مریحہ کہتے ہوئے چپ ہو گئی "

"ہاں کیوں؟ "

یار کنول۔۔ازاٹ سیف پلیس ٹو گو؟" مریحہ کا لہجہ پریشان کن تھا "

ہاں ہاں کیوں نہیں، ساری دنیا جاتی ہے، ہمیں کیا مسئلہ ہے۔۔" کنول نے لاپرواہی سے جواب دیا "

نہیں آئی مین، ایسے 3 لڑکوں کے ساتھ۔۔۔۔" مریحہ نے سوچتے ہوئے کہا "

تم یہ دقیانوس باتیں بند کرو اور تیاری کرو، چلو بائے" دوسری طرف سے فون کٹ چکا تھا"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایان کہاں ہے، دکھائی نہیں دے رہا" مریحہ نے سمیر کو گاڑی کے پاس اکیلا پا کر اپنا بیگ گاڑی میں رکھنے" کے لئے دیتے سوال کیا

ایان کو کچھ ضروری کام تھا جس کی وجہ سے وہ 2 دن سے زیادہ آف نہیں کر سکتا، اس نے معذرت کر لی۔"

""" سمیر نے بیگ اٹھا کر گاڑی میں رکھتے ہوئے کہا

چلو جی مجھے تو کچھ اور ہی لگتا ہے" مریحہ نے معنی خیزی سے کہا"

کیا مطلب؟ کیا لگتا ہے تمہیں؟" سمیر جو سفری بیگ اپنی چمکتی ہوئی لینڈ رُوور کی پچھلی سیٹ پر رکھ رہا تھا"

ایک دم رک کر پلٹا اور سوال کیا




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سمپل یار، پیسے نہیں ہونگے بے چارے کے پاس "مارلین پاس کھڑی بیگ سے سامان نکالتے ان کی باتیں سن رہی تھی، یکایک چہک کر بولی۔

مریحہ نے کندھے اچکا کر مسکراتے ہوئے مارلین کی تائید کی۔

" ایسی کوئی بات نہیں، اسے کسی کام سے جانا تھا"

سمیر نے مارلین کے بات پر کر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا

چلو مان لیتے ہیں" قہقہ لگاتے ہوئے کہا "

لیکن تمہیں کیوں اس کی اتنی یاد آرہی ہے" سمیر نے مذاقاً چٹکی لی"

"مجھے ؟ہیں؟ مجھے کیوں اس کی یاد آئے گی"

مریحہ نے کھسیانے انداز میں کہا اور آگے آتے بالوں کو پیچھے کیا

خیر اب کیسے کیسے بیٹھنا ہے؟ کون کس گاڑی میں جائے گا" مریحہ نے بات کا رخ بدلتے ہوئے دوسری گاڑی کی جانب دیکھ کر کہا جس میں فرحان سامان اکٹھا کر رہا تھا۔

" دیکھو لو بھئی، 7 لوگوں میں سے کس کو ایان کا خیال سب سے پہلے آیا؟ باقی کسی کو تو میرے دوست کی یاد نہیں آرہی تھی" سمیر کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ امڈ آئی تھی۔

ارے ایسی کوئی بات نہیں، وہ چپکا جو رہتا ہے ہر وقت تمہارے ہی ساتھ، اس لئے پوچھ لیا" مریحہ اپنی جھینپ مٹاتے ہوئے بولی۔

ایان تو ہے نہیں ورنہ مریحہ کو اس کی یاد آرہی تھی، اسی کے پاس بٹھا دیتے، اب دیکھ لیتے ہیں کیسے بیٹھا"




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جائے"سمیر نے اپنی جانب آتی کنول کو دیکھتے ہوئے مریحہ کو سنایا

مریحہ نے آنکھوں کو سکوڑ کر گھورا پر کچھ کہا نہیں

واقعی کیا وہ اس کی کمی محسوس کر رہی تھی،دل نے عجیب سا خود ساختہ سوال داغا۔

نہیں ایسا کچھ بھی نہیں اسے مس کرتی ہے میری جوتی،اس نے دل میں کہا۔

کیوں، کس خوشی میں میری دوست کو ایان کے ساتھ بٹھانے کے پلان کر رہے ہو تم ہاں؟""

میرے ساتھ بیٹھے گی مریحہ،لمبا سفر ہے"کنول نے فیصلہ کن انداز میں کہا"

مریحہ نے کنول کی بات پر مسکرا کر دیکھا،اور گردن اکڑا کر اثبات میں سر ہلایا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ اتوار کی ایک خوشگوار صبح تھی،سات لوگ ہوٹل کے کمروں سے نکل کر جمع ہو رہے تھے اور ان کی منزل "کمراٹ ویلے" تھی۔اسلام آباد سے سوات تک سفر پہلے دن اور رات قیام کے بعد اب کمراٹ کی طرف روانگی تھی۔راستے بھر خوبصورت مناظر،دلکش اور دلفریب رستے،گاڑی میں بجتا میوزک ماحول میں عجیب سرور جگا رہا تھا۔تقریباً 6 گھنٹے کے سفر کے بعد وہ اپنے اگلے مقام تک پہنچ چکے تھے راستے میں کئی مقامات پر رک کر تصاویر اور سیلفیز لیتے رہے،بلا آخر کمراٹ ویلے پہنچ ہی گئے۔یہ جگہ انہوں نے جیسی سنی تھی اس سے کہیں زیادہ خوبصورت تھی۔دوپہر کے وقت بھی سورج کمراٹ کی وادیوں میں انے سے انکار کر چکا تھا، ٹھنڈ آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ بڑھتی جا رہی تھی اور سمیر مطلوبہ ہوٹل کا پوچھتے ہوئے آگے بڑھتا جا رہا تھا ۔اس جگہ موبائل کے سگنل نہیں تھے اور انہیں ہر کیمپ نما ہوٹل اور ریسٹ ہاؤس پر نظر رکھنی تھی۔تب



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہیں جا کر انہیں اپنا مطلوبہ ہوبورڈ نظر آیا۔

خوبصورتی میں اس مقام کا مقابلہ کرنا مشکل تھا۔

پہاڑوں سے گھرا پورا علاقہ، بہتا دریا، درختوں کے حجوم، پہاڑوں کے سر پر کھڑے سفید بادل جن کی اوٹ سے نیلا آسمان جھانک رہا تھا، ساتھ ہی پہاڑوں پر کثرت سے درخت جو ماحول کو ہرا بھرا کر رہے تھے، دریا کا شور جو ان کے بائیں جانب چل رہا تھا کبھی راستے کے ساتھ قریب آجاتا کبھی دور۔ کچے ان راستوں پر گاڑی کے میٹر کی سوئی بمشکل 20 تک آپاتی اور جلد ہی واپس اتر جاتی۔

ان راستوں پر یہی فور وہیل گاڑیاں ہی چل سکتی ہیں، دوسری گاڑیوں کا کام نہیں ہے ادھر "تھکن کی وجہ سے خاموش اور رستے کی وجہ گاڑی میں جھولتے خاموش مسافروں کو سمیر نے جگانا چاہا۔

سمیر اور کتنا دور ہے ہمارا ہوٹل؟" کنول نے بے زاریت سے کہا "

مجھے نہیں پتا، کیوں کہ یہاں ابھی آف سیزن ہے اس لئے لوگ بھی نظر نہیں آرہے، ہمیں جس جگہ جانا ہے اس کا نام آبشار ہے" سمیر نے کھڑکی سے جھانکتے ہوئے بتایا

فرحان کی گاڑی پیچھے پیچھے آرہی تھی جس میں شمائلہ، مارلین، اور جویریہ تھیں۔

اوہ بھئی اور کتنا دور ہے" فرحان کی آواز پیچھے آتی گاڑی سے آئی تھی۔"

یہ راستے اتنے دشوار تھے کے ان پر گاڑی چلانا نہایت مشکل اور تھکا دینے والا کام تھا۔

کچھ دیر یونہی چلتے رہنے کے بعد انہیں دور سے ایک شخص نظر آیا جو ہاتھ کے اشارے سے انہیں رکنے اور گاڑی سائیڈ پر کرنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ سب کی سستی ہوا دید ہو گئی، ان کے چہروں پر خوف اور تجسس واضح



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

طور پر امڈ آیا تھا۔

آخر وہ شخص کون ہے اور ہم سے کہا چاہتا ہے، گاڑی میں چہ مگوئیاں ہونے لگیں۔ مقامی لوگوں کی نسبت یہ کوئی ٹوورسٹ ہی معلوم ہوتا تھا کیوں کہ انہیں اب تک یہاں ٹوورسٹ بہت کم نظر آئے تھے اور اس شخص کا حلیہ مختلف تھا۔

سر پر گرم ٹوپا، اور چہرے کو مفلر سے ڈھکے ہوئے وہ ان کے قریب آنے پر انہی کی طرف بڑھنے لگا اور گاڑی کو سائیڈ پر لگانے کا اشارہ کرنے لگا۔

"سمیر کون ہے یہ؟ کیوں روک رہا ہے ہمیں" سب کے چہروں پر پریشانی امڈ آئی تھی اور تھکن گویا ہوا ہو گئی تھی۔

"فائزہ، کیا ہوا بیٹا تمہاری بات ہوئی مریحہ سے؟" شہناز بیگم نے کمرے میں داخل ہوتے ہی فائزہ سے پوچھا، وہ اس وقت اپنے موبائل میں ہی گیم کھیلنے میں مگن تھی۔

"نہیں امی، ان کا موبائل آف جا رہا ہے، کال شام کو بات ہوئی تھی اور انہوں نے تصویریں بھی بھیجی تھیں، لیکن آج صبح سے آف ہے" مریحہ کے چھوٹی بہن بتاتے ہوئے پریشان دکھ رہی تھی۔

"""بیٹا بس دعاء کر میری بچی خیر خیریت سے ہو، شاید سگنل کا مسئلہ ہو لیکن کل سے اب تک۔۔۔ شہناز بیگم نے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھامے پریشان نظر آ رہی تھیں۔

"اچھا مجھے تصویریں دکھاؤ فائزہ" اچانک شہناز بیگم کو نجانے کیا یاد آیا جو انہوں نے تصاویر دیکھنے کا ارادہ کیا۔

"یہ دیکھیں" فائزہ اپنے فون میں دکھاتے ہوئے بولی "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ غور سے ایک ایک تصویر کو دیکھ رہی تھیں اور زوم کر کے آس پاس کا اور تصویر میں موجود دوسرے لوگوں کا جائزہ لے رہی تھیں۔



پتا نہیں کیا بات ہے میرا دل مطمئن نہیں لگ رہا، اللہ میری بیٹی کو خیر خیریت سے رکھے" وہ کہتے ہوئے اٹھ کر جائے نماز پر جا بیٹھیں، گو کے مغرب ہونے میں وقت تھا لیکن وہ دعاء کی غرض سے ہاتھ اٹھائے بیٹھ گئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سائڈ پر لگاؤ گاڑی، اترو گاڑی سے" وہ دھاڑ کر بولا اور عین گاڑی کے سامنے آ کر بندوق تان دی۔"

دونوں گاڑیوں میں موجود سوئی جاگی عوام ایک دم چونک کر اٹھ بیٹھی تھی۔

سمیر نے فوراً ہی اس کے اشارے پر گاڑی سیدھے ہاتھ پر موجود خالی جگہ پر لگائی۔

گاڑی سے نیچے اترو" سخت لہجے میں بھاری آواز سے کہتے ہوئے اس نے اپنی شال آدھی بندوق چھپائے" "

آدھی باہر نکال کر اب گاڑی سے اترنے کا کہہ رہا تھا، سمیر چپ چاپ گاڑی سے اتر کر ایک سائڈ پر ہو گیا جب کے لڑکیوں کی آواز بند ہو گئی تھی۔

اترو تم لوگ بھی، تمہیں کیا دعوت دونگا؟؟" یکایک ایک دوسرا شخص کہیں سے نمودار ہوا اور فرحان کے" قریب آ کر گن تان دی اور سب کو گاڑی سے اترنے کا اشارہ کیا۔

وہ دونوں شخص آپس میں کسی مختلف زبان میں باتیں کر رہے تھے جسے ان میں سے کوئی بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گاڑیوں سے نکل کر سب کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا تھا، وہ سب گاڑیوں سے نکل کر اچانک اتنی ٹھنڈ میں کانپنے لگے تھے۔

"بھائی، ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے، ہم صرف یہاں گھومنے آئے ہیں" کنول نے ہمت کر کے چہرے کو ڈھانپے دونوں آدمیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"رک جاؤ ابھی تمہیں گھماتا ہوں، چلو اس طرف" ان دونوں نے اپنی گن ہوا میں انہی کی جانب اٹھائی ہوئی تھیں اور سب کو ایک طرف چلنے کا اشارہ کر رہے تھے۔

تمام لوگوں کے چہروں پر ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں، انہیں نہیں معلوم تھا کے اس مقام تک اتنی مشکل سے پہنچنے کے بعد اتنی بڑی مصیبت ان کے انتظار میں ہو گی۔

"کون لوگ ہیں سمیر یہ، ہمیں کہاں لے جا رہے ہیں" کنول نے سمیر کے ساتھ ہوتے ہوئے پوچھا

گاڑیوں سے باہر نکلتے ہی یخ بستہ ہواؤں اور موسم نے ان کا استقبال کیا تھا، اوپر سے یہ افتاد، مریحہ اور شمائلہ کی حالت قریباً رونے والی تھی جب انہوں کچھ دور ایک خوبصورت ہٹ کے قریب پہنچ کر اس میں داخل ہونے کا کہا۔

ڈرتے ڈرتے سب اندر داخل ہوئے تھے جہاں ایک ہال نما بڑے سے کمرے میں صوفے پر ایک قد آور شخص پہلے سے موجود تھا، اپنا منہ دوسری جانب کیئے وہ شاید انگیٹھی میں آگ جلا رہا تھا۔

ابھی سب لوگ اندر داخل ہی ہوئے تھے کے پیچھے موجود گن مین نے دروازہ بند کیا۔

"لے آئے ہمارا شکار!!!" بھاری آواز میں قد آور نے پوچھا تھا، لہجہ بلکل شہری اور مانوس سا تھا۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صاحب، بلکل، لے آئے، آپ کے سامنے حاضر ہیں" نقاب پوش چیلے نے جواب دیا۔ "

صاحب، یہ اپنی پرائیوٹ گاڑیوں میں آئے ہیں، بڑی بڑی گاڑیاں ہیں، مالدار لگتے ہیں" نقاب پوش آدمی" نے بتایا۔

بھائی ہمیں چھوڑ دو خدا کے واسطے، ہم تو صرف ادھر گھومنے آئے ہیں، ہم سے پیسے لے لو اور چھوڑ دو "

ہمیں" کنول نے لرزتی آواز سے ہاتھ جوڑ کر قد آور شخص سے التجاء کی

اچھا؟؟؟؟؟؟ پیسے، کتنے پیسے ہیں تمہارے پاس؟" وہ شخص کنول کی جانب پلٹا اور اپنی"

بہت ناز ہے تمہیں اپنے پیسے پر؟؟" وہ مسلسل انگیٹھی میں ہاتھ سیک رہا تھا، بھاری آواز میں پوچھا۔"

ادھر آؤ لڑکی" اس نے کنول کو جواباً بلایا۔ "

کنول دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔

اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ کہتا، مریحہ کی سسکیوں کی آواز سنائی دینے لگی تھی،۔

پلیز ہمیں چھوڑ دو بھائی، آپ کو خدا کا واسطہ، وہ تینوں آدمیوں کی جانب دیکھ کر التجاء کر رہی تھی، آنسو اس"

کے گلابی گالوں کو بھگوتے نیچے لڑھک رہے تھے۔

گھومنے آئے ہو نہ تم لوگ، گھماتے ہیں اب تمہیں ٹھیک سے" تب ہی وہ سرغنا پلٹا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ "

مریحہ روتے ہوئے زمین پر بیٹھنے والی ہی تھی کے سامنے اس شخص کو دیکھ آنکھیں اور منہ ایک ساتھ کھلا۔۔

ارے بھئی چپ، شششش، مریحہ مزاق تھا، بس بس، مزاق تھا یہ سب" اس آواز پر اب کی بار شیر کا انداز "

ایک ہی لمحے میں بکری کا ہوا تھا




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اووووہہہ"

" you bloody looser"

یہ تو تھا!! کیامزاق تھایہ "ایان کو دیکھ کر فرحان غصے سے بھر گیا تھا۔"

سمیر ہنسنے میں ایان کا ساتھ دے رہا تھا گویا سارے مزاق کی پہلے سے خبر تھی۔

" تم بہت ہی بڑے کمینے ہو ایان، تم نے سارا مزہ خراب کر دیا اپنا گھٹیا مزاق کر کے "کنول نے مزاق کو شاید زیادہ ہی سیریس لے لیا تھا

ارے بھئی پرینک تھا ایک چھوٹا سا "ایان نے اپنی صفائی دی کیونکہ اسے اپنا مزاق سب کو بہت زیادہ چبھتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

" اچھا بس بس، چلو یہ سب مزاق تھا اور ہم نے پہلے سے پلان کیا ہوا تھا۔۔۔"سمیر نے آگے بڑھ کر بتایا۔

اچھا بھئی سنو سب "ایان نے دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کر کے سب کو متوجہ کیا تھا"

Lets gather here together all

اس آواز پر سب کا قہقہ پورے ہال میں گونجا تھا۔

" افففف اس کی انگلش، لیٹس گیدر ہیئر ٹو گیدر "ہاہاہاہاہا"کنول نے جویریہ اور فرحان کے ہاتھ پر تالی مار کر جتاتے ہوئے اس کا جملہ دہرایا

جبکہ سب کے چہروں پر حیرت اور ہنسی برقرار تھی۔

" ابے چائنہ کے انگریز، تو یہاں پہلے سے پہنچا ہوا ہے؟ ہمیں تو یوں لگا تو نوکریاں تلاش کرنے کے چکر میں




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں آرہا؟"فرحان نے ایان کے جملے پر شدید ذلت آمیز لہجہ اپنایا تھا۔

ہاں جی، صاحب لوگ آرہے ہیں تو پہلے سے آگیا تھا کے کسی کی خدمت میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔"



"یہ جگہ اپنی ہی سمجھو،اور یہ دونوں میرے دوست اور اس ہوٹل کے مینیجر ہیں "

اور باہر وہ سامنے دریا سے قریب کیمپ بھی ہے اگر ادھر رہنا چاہو تو ادھر بھی رہ سکتے ہو کیمپنگ کا الگ ہی مزہ ہے۔

اور یہ والا ہٹ پر اپر بنا ہوا ہے۔"ایان نے حال میں موجود کمروں میں سے ایک کھول کر اندر دکھایا۔

اور تو کدھر رہے گا؟"فرحان نے تحقیر آمیز لہجے میں پوچھا گویا ایان کو خود سے الگ کیا ہو۔ "

میں تو دلوں میں رہتا ہوں"ایان نے بات کو بناء منہ بنائے مزاق میں اڑاتے ہوئے جواب دیا اور ایک کے " بعد دوسرے کمرے کا دروازہ کھول کر دکھانے لگا۔

لکڑیوں اور پتھروں سے بنا ہوا یہ ایک مکمل اور پختہ ہٹ تھا،اس طرح کے علاقے کے حساب سے یہ کسی فائیو سٹار ہوٹل سے کم نہیں تھا جس میں باتھ روم، گرم پانی کی سہولت بھی موجود تھی۔جو اتنی ٹھنڈ میں کسی نعمت سے کم نہ تھی۔

مجھے تو یہ لوگ کم، تم ادھر کی مینیجر زیادہ لگ رہے ہو"سمیر نے کمرے دیکھ کر ایان کی طرف دیکھ طنزیہ " کہا۔

چلو میں تم لوگوں کے بیگ لے آتا ہوں، تم لوگ تھکے ہوئے ہو گے، کمرے لے اپنے، سامان آجائے گا۔

ادھر اور کوئی گیسٹ نہیں ہیں؟؟"مارلین نے ہوٹل کے مینیجر سے دریافت کیا۔۔ "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں میڈم ابھی اکتوبر کا مہینہ ہے اور سردی شروع ہونے والا ہے تو ادھر کوئی نہیں آتا، اگلے مہینے برف باری شروع ہو گا تو یہاں کا لوگ بھی نیچے اتر جائے گا" پشتو لہجہ رکھنے والے اس شخص نے بتایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پچھلی رات انہوں نے آرام کر کے اور اپنے ہٹ میں گزار دی تھی جبکہ آج صبح ہی قریبی جگہوں کو دیکھنے میں گزار کر مقامی لوگوں سے معلومات لیں اور "کالا چشمہ" نامی جگہ پر دو گھنٹے کی پیدل مسافط طے کر کے پہنچے تھے۔ ادھر پہنچ کر سب کے مُنہ لٹک گئے تھے کیونکہ کالا چشمہ کے نام پر یہ جگہ ویسی نہ تھی جیسا انہوں نے سوچا تھا۔ دو بڑے پتھروں کے بیچ سے نکلتا پانی ہی تھا۔ جس کی نسبت ساتھ بہتا دریا اور پتھریلا میدانی علاقہ تھا جو انہیں سارا راستہ ساتھ ملا تھا۔ دریا کے ساتھ بیٹھے یہ لوگ کچھ اپنی تصویریں تو کچھ قریبی نظاروں کو محفوظ کر رہے تھے۔

واؤ، کنول وہ دیکھو، کتنی خوبصورت جگہ لگ رہی ہے، آبشار بھی ہے، وہاں چلیں کیا؟" مریحہ نے آنکھوں کو سکوڑے سامنے دور بہتی آبشار کی طرف اشارہ کیا

مریحہ، تمہارے اندر زیادہ انرجی آگئی ہے کیا، دو گھنٹے واک کر کے تم تھکی نہیں جو وہاں جانے کی بات کر رہی ہو؟ ابھی تو واپس بھی جانا ہے دو گھنٹے چل کر" جویریہ نے بلا کسی تاخیر کے مریحہ کے مشورے کو رد کر دیا

ہاں بھئی میری تو ہمت نہیں ہے، اتنی دور ہے کون جائے گا" جویریہ نے بھی ہاں ملائی"

نہیں یار آئی کانٹ مس دس پلیس ویسے بھی اتنا دور چل کر یہاں تو کچھ خاص نظر نہیں آیا، چلو نا چلتے ہیں "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادھر "وہ بچوں کو طرح ضد کر رہی تھی

نیچر اس کی کمزوری تھی اور سامنے دور سے نظر آتا آبشار، پہاڑوں اور بڑے بڑے پتھروں کے بیچ سے جھانکتا خوبصورتی کی انتہاء کو پہنچ رہا تھا اسے دیکھ کر اس کا دل وہاں جانے کے لئے بے چین ہو رہا تھا

ایان نے اپنی جگہ سے اٹھ کر تھوڑا آگے جا کر اس جگہ کو بغور دیکھا اور واپس آ کر بولا "جگہ تو بہت پیاری لگ رہی ہے، چلو چلتے ہیں تھوڑی دیر دیکھ کر واپس آ جائیں گے"

سچ!!! شکر ہے کوئی تو راضی ہوا گائیز چلو ناسب چلتے ہیں" وہ پر جوش ہو گئی تھی۔ آنکھیں خوشی سے چمکنے لگی تھیں۔

ایان تو پاگل تو نہیں ہوا، وہ یہاں سے قریب لگ رہا ہے لیکن کم از کم ایک گھنٹے کا راستہ ہو گا، اور اب ان پہاڑی رستوں پر چلنے کی ہمت نہیں ہے" سمیر نے سپاٹ لہجے میں انکار کر دیا

ارے کچھ نہیں ہوتا سمیر، لیٹس گو مزا آئے گا" ایان نے مریحہ کا شوق دیکھتے ہوئے پختہ ارادہ کر لیا تھا

مریحہ اب التجائی نظروں سے سمیر کی طرف دیکھ رہی تھی، اسے وہاں تک جانا تھا اور ایان اسے آخری کرن نظر آ رہا تھا، ورنہ کوئی بھی راضی نہ تھا۔ اگرچہ اس نے کل رات وہاں پہنچ کر ایان سے اپنے یونی ورسٹی کے رویے کی معافی مانگ لی تھی، جس پر ایان نے کوئی خاص رد عمل ظاہر نہیں کیا تھا۔ البتہ وہ اب نظر انداز نہیں کر رہا تھا۔

کیا کہتی ہو کنول؟ چلیں؟" سمیر نے کنول کی رائے لی "

اتنی دور آ کر کیسے اتنی خوبصورت جگہ کو قریب سے دیکھے بنا چھوڑ دیتی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں بھئی میں تو نہیں جا سکتی "کنول نے ہاتھ کھڑے کیے"

"آل ریڈی بہت ٹائیر ڈ ہوں "

کنول نے تھکے سے انداز میں گردن کے پیچھے ہاتھ رکھا

سب ہی ٹائرڈ ہیں یار، لیکن جب ٹور پر نکلے ہیں تو یہ سب کون سوچتا ہے، چلو نا کنول، شمائلہ، مارلین، "

جویریہ "مریحہ نے چاروں کی طرف باری باری دیکھ کر التجا کی

کوئی نہیں جا رہا " مریحہ نے ایان کی طرف دیکھا "

انداز بچوں جیسا تھا صورت روہانسی تھی

مریحہ، بات کو سمجھو یار، اس وقت 3 بج رہے ہیں، ہمیں 2 گھنٹے کا سفر کر کے واپس کیمپ میں پہنچنا ہے پھر "

ادھر تو اندھیرا ابھی جلدی ہو جاتا ہے، اگر اس طرف گئے تو ہم یہاں ہی 5 بجے تک واپس آ سکیں گے اور پھر

2 گھنٹے کا مزید راستہ، نو وے "سمیر نے وقت کا تعاین کر کے بتایا اور ان دونوں کو سوچ میں ڈال دیا

اگرچہ سمیر صحیح کہہ رہا تھا مگر مریحہ کسی صورت وہاں جائے بنا واپس جانے پر راضی نہ تھی

مریحہ اب اداس سی صورت بنائے سب کی طرف دیکھ رہی تھی

ناک سردی کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی تو بڑی بڑی آنکھوں میں اداسی بھر آئی تھی

ایان اگرچہ سمیر کی بات سے متفق تھا اور جانے کا ارادہ ترک کر چکا تھا، لیکن مریحہ کا بجھا ہوا چہرا دیکھ کر اس

سے رہا نہیں گیا

چلو ہم دونوں چلتے ہیں، جلد از جلد، دیکھ کر واپس آ جائیں گے، پھر یہاں سے ساتھ ہی واپس چلیں گے """




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایان نے حامی بھرتے ہوئے کہا ساتھ ہی اپنے جوتے کسنے لگا

"ایان یار، تو پاگل تو نہیں ہے، رستہ دیکھا ہے نا، ایسے رستے میں واپس جائیں گے کیا اگر اندھیرا ہو گیا" سمیر نے ایان کو ٹوکتے ہوئے کہا

مریحہ کی آنکھیں جیسے ایک دم سے چمکنے لگی تھیں۔ سر کو اثبات میں ہلاتی وہ بلکل ایان کے بغل میں آ کر کھڑی ہوئی

"کچھ نہیں ہوتا یار، راستا بے شک پتھریلا ہے لیکن بلکل واضح ہے، ہم اندھیرے سے پہلے واپس پہنچ جائیں گے، اگر ابھی نا گئے تو سمجھو مس کر دیا اتنا پیارا منظر" ایان نے پاس کھڑی مریحہ کو دیکھ کر مسکرا کر کہا

مریحہ نے بھی مسکراہٹ کا جواب مسکراہٹ سے دیا

ذہن پر سوار تھا تو بس یہ خیال کہ وہ اس منظر کو دیکھے بنا نہیں جائے گی

"جویریہ نے یار تم دونوں پاگل ہو گئے ہو، بلاوجہ جا رہے ہو، اگر پیدل کا راستہ نا ہوتا تو ہم بھی ساتھ چلتے" ایک بار پھر روکنے کی کوشش کی

مریحہ نے گہری سانس لیتے ہوئے ایان کی طرف دیکھا

اس وقت وہ واحد اس کو اپنا ہم خیال لگ رہا تھا

"تم لوگ یہیں ہونا ایک دو گھنٹے، ہم واپس آ کر یہیں ملیں گے، اور اگر تھوڑی بہت دیر ہو جائے تو تم لوگ واپسی کے لئے اسی رستے پر چلنا شروع کر دینا، ہم کوشش کریں گے جلدی پہنچ کر تم لوگوں کو جوائن کر لیں ورنہ کوئی مشکل نہیں ہم آ جائیں گے"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایان نے جویریہ کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنا حتمی فیصلہ سنایا

مریحہ نے سر ہلا کر تائید کی

وہ اب ہاتھوں کو فولڈ کیے منہ کے آگے رکھے جوش سے اس جگہ کو دیکھ رہی تھی

جسے کچھ دیر بعد وہ قریب سے دیکھنے والی تھی

وہ جس جگہ جا رہے تھے، دور سے ایک خوبصورت آبشار جس کے آس پاس بہت بڑے بڑے پتھر اور خوبصورت درختوں سے گھری جگہ تھی، مریحہ وہاں دیکھتے ہوئے بہت ایکسائیٹڈ تھی اور خود کو وہاں محسوس کر رہی تھی

ایان اب اس طرف چلنے لگا تھا اور مریحہ اس کی تائید میں اس کے پیچھے

" پاگل ہیں سب اتنا اچھا منظر چھوڑ رہے "

مریحہ نے ہاتھوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مسلتے ہوئے کہا

مریحہ اب ایان کے ہم قدم ہوئی جو پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے آگے بڑھ رہا تھا

ہاں یار کافی خوبصورت جگہ ہے، جب اتنی دور آئے ہوئے ہیں تو اسے کیوں مس کریں" ایان نے چلتے چلتے"

مریحہ کی طرف گردن گھما کر کہا

ہمم" مختصر جواب دیا پر مسکراہٹ گہری تھی "

ہمیں تیز چلنا ہو گا، کیوں کے واپس بھی آنا ہے" ایان نے اشارتاً مریحہ کو کہا جو ماحول اور موسم کو انجوائے"

کرتے ہوئے دھیمے قدم اٹھا رہی تھی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوہاں سہی کہا‘‘وہ ایک دم سے جیسے ہوش میں آئی تھی ‘‘

ارد گرد کے منظر کے سحر سے خود کو نکالا

وہ دونوں نہر کے کنارے سے ہوتے ہوئے اب کچھ اوپر کی جانب چڑھ کر اس جانب جانے والے رستے پر آئے تھے

ایک طرف پہاڑ اور درخت اور دوسری جانب کچھ فاصلے پر وہ خوبصورت نہر بہہ رہی تھی

وہ تو جیسے مبہوت ہو گئی تھی اس منظر کو دیکھ کر

خنکی بڑھ رہی تھی جسے کے زیر اثر گال بھی گلابی ہونے لگے تھے

پر اس لمحے اسے سردی کی پرواہ نہیں تھی

ایان کبھی اس کے چہرے کی جانب دیکھتا کبھی سامنے رستے پر جس پر چلنا دشوار تھا، یہ مکمل پتھریلا رستا تھا جس پر کسی گاڑی کا گزرنا ممکن تھا، بیچ میں کہیں پہاڑ سے گرے ہوئے پتھر تو کبھی گھنے درخت رستے کو گھیرے ہوئے تھے

‘‘ تم کبھی پہلے آئے یہاں ‘‘

مریحہ نے مصروف سے انداز میں ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا

ایان کے لئے یہ لمحہ اور خصوصاً وہ جگہ بہت خاص تھی جس کی وجہ سے اسے مریحہ کا ساتھ میسر ہوا تھا

میں تو پہلی دفعہ آئی ہوں‘‘وہ بہت خوش تھی ‘‘

انداز چہکنے جیسا تھا




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہممم آیا تو ہوں مگر جس جگہ ہم جا رہے ہیں اس جگہ تک نہیں گیا، البتہ کالا جشمہ جہاں وہ لوگ بیٹھے ہوئے "

ہیں ادھر تو آ چکا ہوں "ایان نے سینے پر ہاتھ باندھ کر چلتے ہوئے بتایا

اچھا" مریحہ لب باہر نکال کر داد دینے والے انداز میں کہا "

پتا نہیں سچ بھی کہہ رہا یا۔۔

البتہ تمہارے ساتھ پہلی دفعہ آیا ہوں "ایان نے مریحہ کو دیکھ کر "تمہارے ساتھ "پر زور دیتے ہوئے کہا"

اس کا انداز معنی خیز تھا

وہ مناظر کے حسن میں اتنی کھوئی ہوئی تھی کہ اس کے انداز پر خاص غور نہیں کیا

ہاں البتہ اس کی بار بار اٹھتی نظر الجھن میں ڈال رہی تھی۔۔

پتا نہیں کیوں ایسے دیکھے جا رہا ہے، وہ دل میں سوچ رہی تھی

ویسے۔۔۔ایان ایک بار پھر سوری، میں نے تمہیں کافی کچھ کہہ دیا تھا"مریحہ نے خاموشی کو ایک بار پھر "

توڑا

سر جھکایا اور پھر کن اکھیوں سے اس کی طرف دیکھا

اٹس او کے یار، اگر تم سے ناراض ہوتا تو یہاں تمہارے ساتھ نا ہوتا"ایان نے اپنے مخصوص انداز میں مسکرا

کر کہا

وہ بھی دھیرے سے مسکرا دی گہری سانس لی، جیسے کوئی بوجھ اترا ہو

وہ دونوں یوں ہی ادھر ادھر کی باتیں کرتے چلتے جا رہے تھے کے اچانک ایک افتاد ان کے سامنے آن پڑی۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ایک بہت بڑے پتھر کے سامنے آ رکے تھے۔راستے کو مکمل طور پر گھیرے ہوئے یہ پتھر دائیں جانب پہاڑ سے لگا ہوا تھا جب کے اس کا دوسرا راستے سے باہر نکلا ہوا ڈھلان کی جانب تھا۔سائز میں اتنا بڑا، گویا کوئی خیمہ لگا ہوا ہو۔۔ان پہاڑی علاقوں میں یہ عام بات تھی، پہاڑوں سے بڑے چھوٹے پتھر اکثر روڈ پر آ گرتے تھے، مگر جس مقام پر وہ سفر کر رہے تھے وہاں 'روڈ' کا نام و نشان نہ تھا۔۔

یہ۔یہ۔۔یہ کیا؟ یہاں سے کیسے جائیں گے؟؟؟"مریحہ نے پھٹی آنکھوں سے ایک نظر راستے کو اور پھر" ایان کی طرف دیکھ کر اٹکتے ہوئے پوچھا۔

وہ اتنے بڑے پتھر کو دیکھ کر حیران تھی، کبھی بائیں جانب کھائی کو دیکھتی تو کبھی دائیں جانب پہاڑ اور کبھی پتھر کو۔

بائیں جانب کھائی نما راستہ نیچے اتر رہا تھا جو کافی دشوار تھا، گو کے یہاں اونچائی بہت زیادہ نہ تھی مگر اتنی کم بھی نہیں کے اس طرف نیچے اترنے کی جرات کی جا سکے۔

اب یہ کیا مصیبت آ گئی"وہ سر پر ہاتھ دھرے قریب ایک چھوٹے پتھر پر دھم سے بیٹھ گئی۔ "

یہاں تو پورا راستہ ہی بلاک ہے، ہمیں یا تو اس پتھر پر چڑھ کر اس کو کراس کرنا ہو گا، یا پھر اس نیچے کے " رستے پر اتر کے اس جگہ سے آگے نکل کر واپس اوپر آنا ہو گا"ایان نے نظریں اٹھائے پتھر کو دیکھا اور نیچے کی جانب دیکھ کر کہا

پتھر پر چڑھ کر"مریحہ نے مبہوت، نیچے چہرہ جھکائے سر پر ہاتھ دھرے کہا۔"

لیکن یہ پتھر تو بہت بڑا اور پلین ہے اس پر تم کیا میں بھی شاید نہیں چڑھ سکتا، اور دوسری جانب سے کیسا""



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہے یہ بھی نہیں معلوم، ہمیں وہاں سے نیچے اترنا ہو گا

پھر کیا کرنا ہے "مریحہ پر خوف آنکھوں پتھر کو دیکھ کر پوچھا۔"

ایان پتھر کا ہر طرف سے بغور جائزہ لے کر جانچنے کی کوشش کر رہا تھا۔

بلا آخر اسے پتھر پر دائیں جانب مناسب جگہ مل ہی گئی، اس جگہ چھوٹا سا ٹکڑا ٹوٹا ہوا تھا جہاں سے پیر رکھ کر اوپر چڑھا جا سکتا تھا، لیکن یہ آسان نہ تھا، پھسلنے کی صورت میں زمین تو دور نہ تھی البتہ پتھر کے نوکیلے دہانے اور خود اس پتھر سے ٹکرنے کا خطرہ کم نہیں تھا۔

میں ادھر سے چڑھ کر دیکھتا ہوں، اگر دوسری طرف جانب سے اترنے کی جگہ ٹھیک ہو تو پھر یہیں سے چلیں گے ورنہ۔۔۔۔"ایان نے سوچتے ہوئے الفاظ ضبط کر لئے۔

کیا؟؟ ورنہ کیا؟؟"مریحہ نے جھٹ سے گردن اٹھا کر پوچھا "

ہمیں واپس پیچھے جا کر پہاڑ کے اوپر سے راستہ تلاش کرنا ہو گا"ایان نے اپنا اچھی طرح اس جگہ کا معائنہ کرتے ہوئے بتایا

اچھا دھیان سے "پریشانی سے ایان کی جانب دیکھ کر کہا"

راستہ تو واقعی بہت خطرناک ہے، ہمیں سب کے ساتھ آنا چاہیئے تھا"مریحہ نے خجل سی ایڑیاں اٹھا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی

جوں جوں باقی دوستوں سے دور ہو رہی تھی، اسے ایان کے ساتھ اکیلے ہونے کا خوف بڑھتا جا رہا تھا۔۔ایک انجان خوف اسے ہر موقع پر ابھرتا جب وہ ایان سے مسکرا کر بات کرتی، یا قریب ہو کر چلتی، یا اس کی جانب



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھتی بھی۔

وہ اب پتھر کے اوپر چڑھنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا ساتھ ہی پہاڑ کے ساتھ نکلے ہوئے پتھروں سہارا لے رہا تھا مگر اس مقام تک ہاتھ پہنچانا کافی دشوار تھا، اسے اوپر چڑھ کر ایک چھوٹے سے دہانے پر پھنچنا تھا جہاں سے دوسری طرف کا رستہ دیکھنا اور اترنا ممکن ہو سکتا تھا

مریحہ پریشان کھڑی کبھی پتھر کو کبھی ایان کی طرف دیکھتے انگلیاں آپس میں ملائے دعا کرتے انداز میں دیکھ رہی تھی۔

کافی دیر کوشش کرنے کے بعد وہ رک گیا اور سوالیہ نظروں سے مریحہ کی جانب دیکھنے لگا پھر اچانک مخاطب "ہوا" ایک کام ہو سکتا ہے

کیا" فوراً پر تجسس پوچھا"

میں تمہیں اس جگہ تک چڑھاتا ہوں، تم دوسری طرف جھانک کر دیکھو، اگر جگہ ٹھیک ہے تو یہاں سے ہی چڑھ جائیں گے ورنہ واپس" ایان نے پتھر کے اس حصے کی جانب اشارہ کر کے بتایا جہاں وہ خود چڑھنے کی کوشش میں تھا۔

کیسے چڑھوں وہاں" مریحہ نے گردن اٹھا کر اس جگہ کو دیکھتے ہوئے پریشانی سے کہا۔"

میں، تمہیں اوپر اٹھاتا ہوں، تم وہاں پاؤں رکھ کر اوپر پہنچ جاؤ گی" ایان نے لاپرواہی سے اوپر کی جانب" اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔

کیاااا!!! تم مجھے اوپر اٹھاؤ گے۔۔۔۔۔۔۔؟" وہ کہہ کر رکی اور اوپر دیکھا"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں ایان، چھوڑو پھر "وہ ایک دم پیچھے ہٹی اور انکار کر دیا

چلو واپس چلتے ہیں پھر "ایان نے دوسرا لمحہ سوچے بناء واپس جانے کی غرض سے پلٹ کر کہا۔ایان چونکہ """

جان چکا تھا کے یہ راستہ نا صرف لمبا ہے بلکہ اس طرح کی اور رکاوٹیں بھی راستے میں متوقع ہیں، جس پر اس نے بہتری واپس جانے میں ہی سمجھی۔

ن ن نہیں نہیں "وہ اچانک انگلی میں دبائے پر سوچ انداز میں بولی "

کیا ہوا؟"ایان نے رک کر پوچھا"

سہی ہی تو کہہ رہا خود سے کیسے چڑھ سکتی ہوں، یہاں تک پہنچ کر واپس جانا،'ہاتھ کو آیا منہ نا لگا یا والی بات تھی'

مریحہ نے دل میں سوچا۔

واپس نہیں جانا،اچھا بتائیں، کیسے چڑھنا ہے اوپر "وہ کانوں کے پیچھے بالوں کی لٹ کو اڑاتے ہوئے آگے "

بڑھی، انداز ابھی پر جھجک تھا

اب وہ بلکل ایان کے سامنے کھڑی تھی۔

اب یہ تو ڈیپینڈ کرتا ہے مریحہ تمہارا ویٹ کتنا ہے "ایان نے اس کے چہرے کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا"

اور اپنے ہاتھ دونوں ہاتھوں سے سٹیپ نما بنا کر اس پر پیر رکھنے کا کہا

اس پر پیر رکھو اور میرے کندھے کا سہارا لیتے ہوئے کھڑی ہو، میں اوپر اٹھاؤں گا تب تمہیں اس جگہ پیر "

رکھ کر وہاں اوپر چڑھنا ہے

مطلب تمہارے کندھے پر پیر رکھ کر؟"وہ حیرت سے پیشانی پر بل ڈالے پوچھ رہی تھی"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں، میں تمہیں اوپر کرتا ہوں اگر وہاں پیر نہ رکھ پاؤ تو کندھے پر پیر رکھ کر اوپر ہو جانا" ایان نے بے فکری سے جواب دیا



اچھا" وہ جھجکتے ہوئے آگے بڑھی اور ایان کے ہاتھوں پر پاؤں رکھ کر پتھر کا سہارا لیا، ایان " ہاتھ اوپر کرتا گیا اور مکمل سیدھا کھڑا ہو گیا، جبکہ مریحہ اس کے ہاتھوں پر کھڑی اس پتھر کا سہارا " لئے ہوئے گرنے کے ڈر سے کانپ رہی تھی

ایک عجیب ڈر اور احساس اس کے دل میں امڈ رہا تھا۔

میرے کندھے پر پیر رکھو، اور پھر وہاں پیر رکھ کر چڑھ جاؤ" ایان نے خود کو پتھر ٹیک لگا کر سہارا دیتے" ہوئے کہا

اور اگر گر گئی تو؟" اس نے ڈرتے ہوئے گردن نیچے کر کے ایان کو دیکھا"

تو میں سنبھال لونگا" ایان نے مکمل اعتماد سے کہا"

مریحہ کو شرمندگی کا احساس ہوا تھا جس کے ساتھ ہی اس نے اپنا پیر ایان کے کندھے پر رکھا اور دوسرا پیر اوپر رکھ کر مطلوبہ جگہ پر جا بیٹھی۔

اب تم تو چڑھ گئی، مسئلہ میں کیسے وہاں تک آؤں" ایان نے ادھر ادھر دیکھ کر ایک بار پھر کوشش کرتے" کہا

ہاں تم کیسے آؤ گے؟" وہ کبھی ایان کی طرف دیکھ رہی تھی کبھی جھک کر مخالف سمت میں"

مریحہ مبہوت سی اسے یہ سب جدوجہد کرتے دیکھ رہی تھی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی سوچ کے بلکل بر عکس ایان نے اسے بناء چھوے اوپر تک پہنچا دیا تھا،اور اس کے دل میں پیدا ہونے والے عجیب خدشات بلکل غلط ثابت ہوئے تھے، مریحہ کو ایک عجیب سے تحفظ اور خوشی کا احساس ہوا،دل میں ٹھنڈک محسوس ہوئی تھی۔



مریحہ،اس طرف دیکھو؟ کیسی جگہ ہے؟ ہم آسانی سے اتر سکتے ہیں اور آگے کیسا رستہ ہے؟"ایان نے نیچے" سے پوچھا

سہی ہے، تم بس اوپر آجاؤ" نیچے بغور دیکھتے ہوئے کہا ۔"

ایان نے ایک بار پھر جدوجہد بڑھادی اور قریب پڑے کچھ چھوٹے بڑے پتھروں کو جمع کر کے وہاں رکھنا شروع کر دیا جہاں سے اسے اونچی جگہ پر پیر رکھنا تھا

بلا آخر تھوڑی جدوجہد اور مریحہ کے ہاتھ سے سپورٹ لینے کے بعد وہ اس جگہ چڑھ کر پہنچنے میں کامیاب ہو گیا تھا، مریحہ کے چہرے پر شرمندگی کے آثار ابھر آئے تھے، چونکہ وہ جگہ بہت کم تھی جہاں اس وقت دونوں کھڑے ہوئے۔۔تھے،ایان عقب میں موجود پہاڑ کو ٹیک لگائے خود کو بمشکل مریحہ سے دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا،اب اگلا مرحلہ خود اترنا اور مریحہ کو نیچے اتارنے کا تھا

اس کے اوپر چڑھ جانے پر مریحہ نے سکھ کا سانس لیا

ایسا لگ رہا تھا وہ نہیں چڑھ پائے گا، پر وہ اتنی مہارت سے چڑھا کہ مریحہ حیران رہ گئی۔

اب اترنا کیسے ہے؟ مریحہ نے خود کو سنبھالنے ایان کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

سنبھل کے بھئ" اسے ہلکا سا کمر سے سہارا دے کر پہاڑ کے رخ پر سیدھا کر دیا تھا۔"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یوں ایان نے مریحہ کو ہاتھ کے سہارے سے پکڑ کر پورا نیچے تک لٹکایا اور آہستا آہستا اتار دیا تھا

اسے خود نیچے آنے میں بلکل بھی مشکل نا ہوئی اور وہ جمپ مار کر سیدھا زمین پر کھڑا تھا۔

اتنا بھی مشکل نہیں تھا" مریحہ نے کپڑوں کو جھاڑتے ہوئے مسکرا کر کہا"

میرے ساتھ جو ہو" ایان کی آنکھوں میں معنی خیزی تھی"

انہیں اپنی جگہ سے چلے ہوئے قریباً چالیس منٹ گزر چکے تھے اور آبشار اب بھی فاصلے پر تھی

مریحہ مجھے لگتا ہے آدھا گھنٹا اور لگ سکتا ہے وہاں پہنچنے میں "ایان نے آگے بڑھتے ہوئے کہا"

"افف دکھنے میں تو اتنی دور نہیں لگتی تھی"

مریحہ نے آنکھوں کو سکوڑ کر غور کرتے ہوئے اس جانب دیکھا۔

بنا دیکھے واپس جانے کا تو کوئی ارادہ نہیں "روہانسی صورت بنائے گردن ایان کی طرف گھمائی " "

چلو تم فیصلہ کرو، جیسا کہو گی ویسا ہو گا، دیکھنے چلنا ہے، یا واپس "ایان نے یکایک رک کر اس کی طرف گھوما"

اور کمر پر ہاتھ رکھ کر شوخی کے ساتھ پوچھا

"دیکھنا ہے مجھے تو "

وہ خود فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی، وہ کیا چاہتی ہے۔

" اتنا آگے آ چکے ہیں اب چلتے ہیں نہ آگے تیز تیز قدم اٹھاتے ہیں "

مریحہ نے بات مکمل کی اور تائیدی نظر اس پر ڈالی

ایان کے ساتھ نے اسے تحفظ کی بلندیوں پر پہنچا دیا تھا کے وہ اب وقت اور راستے کی پرواکیئے بغیر مزید چلنے




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوراس مقام تک پہنچنے پر راضی تھی

بلآخر وہ آدھے گھنٹے کی مزید واک کے بعد اس مقام تک پہنچ گئے تھے

یہ جگہ دور سے دیکھنے میں جتنی حسین لگ رہی تھی اس سے کہیں زیادہ خوبصورت اور پر کشش تھی۔ آبشار سے گرتا ٹھنڈا اور شفاف پانی

آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا

سارا منظر دل موہ لینے والا تھا

اپنی پوری زندگی میں اس نے کبھی اتنا خوبصورت منظر نہیں دیکھا تھا اور وہ اب کھوئی سی اس منظر کا حصہ لگ رہی تھی۔

دونوں نے اپنے موبائل فون نکال کر وہاں تصویریں لیں اور اس دلفریب منظر سے محفوظ ہوتے رہے، راستے کی مشکلات اور اپنی تھکن مکمل طور پر فراموش کر چکے تھے

ایان اسے اس خوبصورت جگہ سے لطف اندوز ہوتا دیکھ کر دل ہی دل میں خوش تھا اور وہ آبشار کے عین سامنے بڑے سے پتھر پر بیٹھ کر خود بھی اس منظر سے محفوظ ہو رہا تھا جبکہ مریحہ آبشار کے قریب سے قریب تر ہو کر اپنی تصویریں لے رہی تھی

"☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Sameer, you make sure your friend does not hurt Mareeha or else I will not spare you and himself!!!




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سمیر، یاد رکھنا تمہارے دوست نے اگر مریحہ کو کئی تکلیف پہنچائی تو میں تمہیں اور اسے نہیں چھوڑونگی""

کنول ہٹ کے باہر تیز قدم ادھر اُدھر پریشانی میں ٹہل رہی تھی۔

انہیں واپس اپنے ہٹ میں آئے ہوئے آدھا گھنٹا ہو گیا تھا اور شام کے سائے گہرے ہونے لگے تھے، جبکہ مریحہ اور ایان کا دور دور تک کوئی پتہ نہیں تھا۔

کبھی وہ اس راستے پر دیکھتی جہاں سے ان کی آمد متوقع تھی تو کبھی کرسیوں پر بیٹھے دوستوں کو جن کے چہرے بجھے ہوئے تھے۔

یار اگر وہ ایک گھنٹا وہاں رک کر واپس نکلے ہونگے تو ابھی بھی انہیں کم از کم ایک گھنٹے سے زیادہ واپس" آنے میں لگ سکتا ہے اور تب تک مکمل اندھیرا چھا جائے گا۔" سمیر پریشانی میں نظریں جھکائے بیٹھا زمین کو تک رہا تھا۔

چلو چل کر اس ہٹ والے سے بات کرتے ہیں سمیر، یہ ایان کا جاننے والا ہے، شاید کوئی مدد کرے " ہماری، ہمیں واپس جانا چاہیے انہیں دیکھنے کے لئے۔" فرحان نے ایک نظر ہٹ پر ڈالی اور اپنا آئیڈیا سب کے سامنے رکھا۔

یہ ٹھیک کہہ رہا ہے سمیر، یہ ہماری مدد کر سکتا ہے، یہاں کے لوگ راستوں اور جگہوں سے ہم سے زیادہ" واقف ہیں، یہ ساتھ چلیں تو ہم ان تک پہنچ سکتے ہیں۔" کنول کی بے صبری دیدنی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مریحہ ذرا دھیان سے، وہاں پھسلن بہت زیادہ ہے، پیر سلپ نا ہو جائے" ایان نے اسے اتنا قریب ہوتا دیکھ




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کر فکر مندے سے آواز لگائی

"کچھ نہیں ہوتا"

وہ پر جوش انداز میں کہتی، ہوئی آبشار سے آتے پانی میں ہاتھ بھگوتی اور کبھی چہرے پر چھپکے مارتی، کبھی موبائل پانی سے بچاتی کبھی تصاویر لینے لگ جاتی۔

اس نے ایان کی بات سنی ان سنی کر دی۔

ایان مسکرا کر خود بھی اپنے موبائل سے آس پاس کے مناظر کی تصویریں لے رہا تھا، اس کی پیٹھ مریحہ کی جانب تھی، اچانک اس کی نظر موبائل کی گھڑی پر پڑی جسے دیکھ کر اس کے پیر سے زمین نکلتی گئی۔

ارد گرد گھنے درخت اور پہاڑوں کے سائے کے باعث انہیں روشنی کم ہونے کا احساس تک نہ ہو سکا اور اس خوبصورت جگہ کے سحر میں وہ بھول گئے تھے کے انہیں یہاں دو گھنٹے گزر چکے ہیں۔

ابھی وہ پلٹ کر مریحہ سے واپس جانے کا ارادہ ظاہر کرنے ہی والا تھا کے عقب سے ایک نسوانی چیخ سنائی دی، !! وہ پتھر پر بیٹھے خود کو سنبھال کر تیزی سے پلٹا

جوں پلٹا، سامنے منظر دیکھ کر موبائل ہاتھ سے پتھر پر گرا اور پیروں تلے زمین نکل گئی۔

ایکسکیوزمی بھائی" مارلین کے ہمراہ کنول نے مینیجر کے روم کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ وہ آنکھیں مسلتا باہر آیا غالباً" دوپہر کی نیند کر رہا تھا۔

اٹھ جاؤ خان شام ہو گئی ہے" مارلین نے جوں اس حالت میں دیکھا، گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے بولی۔"

باجی شام نہیں رات ہو رہا ہے، ہم جلدی سوتا ہے" وہ سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خان بھائی آپ کے وہ دوست ایان صاحب اور ہماری ایک دوست 'کالا چشمہ' سے آگے گئے تھے وہ لوگ " واپس نہیں آئے اب تک، ہمیں ڈھونڈنے جانا ہے، پلیز ہمارے ساتھ وہاں چلو" کنول پریشان چہرہ لئے التجا ء کر رہی تھی

باجی کیسے رہ گیا ایان صاحب وہاں؟" مینیجر زمان خان کی نیند بھری آنکھیں مکمل کھول گئیں۔"

بھائی تم وہ چھوڑو کیسے رہ گیا کیوں رہ گیا، تم ہمارے ساتھ چلو، انہیں ڈھونڈنے جانا ہے" کنول نے اس کے " سوال کو خاطر نہ لاتے ہوئے دوٹوک کہا۔

باجی اس وقت تو وہاں کوئی نہیں جا سکتا، راستہ خراب ہے، اور جنگلی جانور بھی مل سکتا ہے، فجر کے بعد جا " سکتا ہے ادھر اب" پختون مینیجر نے اپنی رائے دی، اسی دوران اندر سے دوسرا شخص بھی باہر آگیا جو ہوٹل پر موجود تھا، دوسری طرف سمیر اور باقی ساتھی بھی آواز سن کر اندر آ چکے تھے۔

کیا!! جنگلی جانور بھی ہیں؟" سب کی آنکھیں 'جنگلی جانور' کا سن کر پھیلی تھیں۔ "

خان کوئی تو طریقہ ہو گا نا؟ پتہ نہیں وہ لوگ کہاں ہونگے، واپس اندھیرے میں آ رہے ہونگے یا پھر ہمارا" انتظار کر رہے ہونگے، کچھ سمجھ نہیں آ رہا سمیر مجھے تو" کنول نے ہوٹل مینیجر سے التجائیہ لہجے میں کہا اور ساتھ سمیر کے بازو کو تھام کے اس کے ساتھ لگ گئی۔

باجی، ایان صاحب اگر وہاں ہے تو فکر نہیں کرو وہ واپس آ جائے گا، انہوں نے جگہ دیکھا ہوا ہے" مینیجر نے" تسلی دی

خان صاحب فکر اس کی نہیں فکر اس لڑکی کی ہے جو ایان کے ساتھ وہاں ہے" کنول کے لہجے سے پریشانی"




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جھلک رہی تھی جس پر سب نے اقرار میں گردن ہلائی۔

وہ دونوں حیرت سے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔

باجی ابھی وہاں جانا تو مشکل ہے "دوسرے شخص نے کہا"

سمیر، یہ لوگ تو نہیں جائینگے، چلو ہم پانچ چلتے ہیں، پتہ نہیں کس بات کے پٹھان ہو تم، ڈرپوک کہیں کے، "

ہمارے ساتھی مصیبت میں ہیں اور تم لوگ سو رہے ہو، اور چلنے کا کہو تو چل بھی نہیں رہے ساتھ، بلاوجہ

لوگ پٹھانوں کو بڑا بہادر سمجھتے ہیں "کنول غصے میں بڑبڑاتی، مینیجر کو جذباتی مار، مارتے سمیر کا ہاتھ پکڑ کر باہر

نکل گئی۔

چلو یار، ہم چلتے ہیں، جو ہو گا دیکھا جائے گا، لیکن میں مریحہ کو ایسے نہیں چھوڑ سکتی اس کمینے کے ساتھ " "

کنول نے جزبات میں پیر پٹختے ہوئے کہا۔

کنول تم ہوش میں تو ہو؟؟؟؟ تم کیا واحد پریشان ہو؟ ہمیں پریشانی نہیں ہو رہی کیا؟ اور ایان کو کیوں برا"

بھلا کہہ رہی ہو "سمیر اس کی بات پر منہ بنا کر بولا

واٹ ٹ؟؟ تمہیں کس بات کا غصہ آرہا ہے سمیر "کنول نے کمر پر ہاتھ کر ایک ہاتھ ہوا میں سوالیہ لہرایا"

تمہارا جو دوست ہے نا وہ کمینہ ہے کمینہ !!! اس نے جب دیکھا کے کوئی نہیں جا رہا تو وہ مریحہ کے ساتھ ہو"

لیا، اس نے جان بوجھ کے ایسا کیا ہے، مجھے سب پتہ ہے ان گھٹیہ لوگوں کی نیچر، میں نے مریحہ کو بہت

روکنے کی کوشش کی، اشارے بھی کئے لیکن وہ گدھی سمجھی نہیں، اب خود بھی کہیں پھنسی ہو گی اور ہمیں

بھی پریشان کر رہی ہے "کنول کی آنکھوں میں غصہ تھا، اس کی آواز درختوں سے ٹکرا کر پلٹ رہی تھی۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واٹ دا ہیل یو آر ٹاکنگ اباؤٹ کنول؟؟تم سارا ملبہ ایان پے کیسے ڈال رہی ہو؟تمہیں اس کے علاوہ کہیں کسی کا قصور نظر آتا ہے یہ نہیں؟اور اب کوئی قصور نہیں بھی ہو تو تم اسے ذمہ دار ٹہرا رہی ہو!!!" سمیر کا لہجہ اور آوازیوں اونچی ہوئی کے کمرے سے مینیجر اور اس کا ساتھی باہر آ گئے اور باقی سب حیرانگی سے سمیر کا منہ تکنے لگے۔

اچھا؟اگر میں غلط نہیں ہوں تو مریحہ نے خود ہی جانے کا ارادہ ظاہر کیا تھا نا؟" سمیر جیب میں ہاتھ ڈالے قریب آ کر گویا ہوا

شی از رائٹ سمیر، تم اپنے دوست کی بے جا فیور کر رہے ہو، ہی از ناٹ ورتھ اٹ" جویریہ بھی اس موقع پر چپ نہ رہی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایان پلیز ہیلپ می" وہ پتھروں کو پھلانگ کر ایان کی جانب آتے ہوئے اپنے مطلوبہ پتھر پر پیر نہ رکھ پائی اور سلپ ہو کر وہیں گر کر بیٹھ گئی جس سے اس کا پیر مڑ گیا تھا۔

ایان پتھروں اور پانی کی پرواہ کئے بغیر دوڑتا، پھلانگتا اس تک پہنچا اور ہاتھ سے سہارا دے کر اٹھنے میں اس کی مدد کی۔

جبکے اگلا لمحہ اب پتھروں کو پھلانگ کر ان سے گزرنا تھا، وہ چہرے کے زاویئے بدل بدل کر سامنے موجود پتھروں کو دیکھ رہی تھی۔

ایان کا ہاتھ تھامے اس کا سہارا لیتے ہوئے ایک پتھر پر خود کو بیلینس کر رہی تھی، ایان ساتھ ہی دوسرے




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پتھر پر، جبکے تکلیف کی شدت سے وہ پیر اٹھانے سے بھی ڈر رہی تھی۔

ہمت کرو مریحہ شاباش وہ آگے والے پتھر پر پاؤں رکھ کر آگے بڑھو" وہ مریحہ کا ہاتھ تھامے اسے آگے بڑھنے کی تائید کر رہا تھا۔



مریحہ نے جوں اگلے پتھر پر پیر رکھا تکلیف کے باعث وہ توازن لڑھکنے لگی کے ایان نے سہارا دیکر کمر سے تھام کر گرنے سے بچایا جس میں اس کا اپنا توازن بھی ڈگ مگ ہوا تھا مگر اس نے پانی میں پیر ڈال کر خود کو فوراً سنبھال لیا۔

مریحہ شرمندگی کے باعث خود کو فوراً سنبھالنے ہی لگی تھی لیکن پیر پر وزن آنے کی وجہ سے اس کا پورا وزن اور وجود ایان کی طرف ڈھلک گیا تھا۔

وہ کسی فلمی سین کی مانند ایک دوسرے کو تھامے ہوئے تھے، لیکن یہ فلمی سین نہیں تھا، جہاں ہیرو، ہیروئن کو تھام کر ایک سے دو منٹ تک بانہوں میں لئے رہتا، رومینٹک میوزک بیک گراؤنڈ میں چلنے لگتا اور دونوں کو آنکھوں میں پیار بخوبی نظر آتا ہے، بلکہ یہ فیضان احمد کے ناول کا سین تھا جس میں ایان خود بھی پتھروں پر ڈگمگا گیا تھا اور اس کے پیر گھٹنوں تک پانی میں بھیگ گئے تھے، اور وہ خود بھی تقریباً گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا، پانی اتنا ٹھنڈا تھا کے پیر رکھنا مشکل تھا۔

ایان نے فوراً اسے دھکیل کر سیدھا ہونے میں مدد کی اور خود بھی پانی میں بھیگتا کھڑا ہوا۔

ایان کی پیشانی پر سلوٹیں اس بات کی گواہی تھیں کے وہ اس موقع پر پریشان تھا اور اس صورتِ حال سے باہر نکلنے کے ہر ممکن جتن کر رہا تھا۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریحہ نے اس کا ہاتھ تھامے آگے بڑھنے کی جوں کوشش کی وہ تکلیف کی شدت سے کراہ اٹھی تھی اور ایک بار پھر اس کا پیر تکلیف سے لڑکھڑا گیا، اس نے فوراً پیر واپس کھینچ کر موجودہ پتھر پر رکھ لیا۔

"کیا ہوا، چلا نہیں جا رہا" ایان نے کے چہرے پر پریشانی یوں امڈ رہی تھی گویا تکلیف اس کے اپنے پیر میں ہو، وہ حیران تھی یہ منظر دیکھ کر۔

مریحہ نے تکلیف سے زور لگا کر بند ہونٹوں کو دانتوں کے نیچے دبا کر صریحاً اقرار کیا تھا۔

اس کی آنکھیں تب حیرت سے پھٹی رہ گئیں جب ایان نے ایک لمحہ ضائع کئے بنا اسے گود میں اٹھایا اور آبشار کے پانی کی جگہ عبور کرنے لگا۔

اس کے قدم کبھی پتھروں کے اوپر ہوتے تو کبھی پتھروں کے بیچ میں پانی کے اندر، لیکن وہ پانی کی فکر کئے بنا جلد سے جلد کنارے پر آنے کی کوشش میں تیز چل رہا تھا۔

جوں پانی سے باہر آیا، مریحہ کو زمین پر ایک بڑے پتھر پر بٹھا دیا تھا۔ مریحہ نادم سی، چہرہ نیچے جھکائے اپنے پیر کو دیکھنے میں مصروف ہو گئی تھی۔

اس نے جو گرز اتارنے میں مریحہ کی مدد کی اور ساتھ ہی پتھر سے نیچے بیٹھ کر اس کا پاؤں غور سے دیکھنے لگا۔

"کس جگہ چوٹ لگی ہے؟" بناء آنکھ ملائے وہ پوچھ رہا تھا اور ٹخنے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

"اس جگہ" مریحہ نے ٹخنے پر بائیں جانب ہاتھ رکھ کر بتایا

"ارے نیل پڑ گیا ہے ادھر، تکلیف زیادہ ہو رہی ہے" ایان نے مزکورہ جگہ کے آس پاس انگوٹھے سے دبا کر پوچھا۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں "نحیف سی آواز میں جواب دے کر وہ بار بار اپنی آنکھوں کو تکلیف کے باعث زور سے بند کر کے " کھول رہی تھی

اگلے ہی لمحے اس نے مریحہ کو گود میں اٹھایا اور پانی میں تو کبھی پتھروں پر قدم رکھتا باہر نکل آیا اور اک جانب درخت کے ساتھ لا کر مریحہ کو بٹھایا۔

آر یو او کے ؟"اس نے پر فکر مریحہ سے پوچھا تھا جس پر وہ کچھ جواب نہ دے سکی اور اپنے پیر سے جو گرز " اتار کر ٹخنوں کی طرف دیکھنے لگی۔

ٹخنے پر نیل پڑ گیا تھا جو پتھر سے ٹکرانے کی وجہ سے تھا اور وہ پیر کو ٹخنے کے پاس سے موڑنے کی کوشش میں کراہ رہی تھی۔

یار ٹائم کیا ہوا، اندھیرا بڑھ گیا ہے، ہم کب جائیں گے اور کب وہاں پہنچیں گے ؟"مریحہ نے ادھر ادھر " گردن گھما کر اوپر دیکھتے ہوئے پوچھا جہاں بڑے بڑے درخت ارد گرد، گہری ہوتی شام کو مزید گہرا کر رہے تھے۔

میں اسی وجہ سے تمہیں بلانا چاہ رہا تھا کے دیر ہو گئی ہے، اور اتنے میں تم گر گئی "ایان نے اپنی جیبوں پر " ہاتھ مار کر موبائل ٹٹولتے ہوئے کہا۔

موبائل ادھر ہی گرا تھا تمہارا "مریحہ نے پتھر کی جانب اشارہ کیا جہاں ایان موجود تھا "

چلو بھئی، اس کی سکرین تو مکڑی کے جالوں کا نقشہ دے رہی ہے۔۔ گیا کام سے "ایان موبائل کو الٹ " پلٹ کر چیک کرتے واپس اٹھا کر لایا تھا۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوہ۔۔ٹوٹ گئی سکرین"مریحہ نے پیشانی پر بل لاتے پوچھا۔"

ایان نے بے فکری سے گالوں اور بھنوؤں کو اچکا کر موبائل اسکرین دکھائی، جو روشن تو تھی مگر، اندر کا عکس مکڑی کے جالوں نما ٹوٹی سکرین کے پیچھے چھپا تھا۔۔۔

خیر ہے کوئی نہیں۔۔۔۔۔"ایان نے موبائل واپس جیب میں ڈالتے کہا"

تم چلنے کی کوشش کر سکتی ہو؟ ہمیں یہاں سے جانا ہو گا"ایان نے آسمان کی طرف گردن اٹھا کر دیکھتے کہا، "

اب وہ گھٹنوں تک گیلی پینٹ اور شوز کا معائنہ کر رہا تھا۔

تم کافی بھیگ گئے ہو، وہ بھی اتنی ٹھنڈ میں، سردی نہیں لگ رہی؟"مریحہ نے ہمدردانہ انداز اس پر ڈالی "

تھی

تم کافی تکلیف میں ہو، پیر کا کچھ کر لیں"ایان نے جواباً اس کے پیر کو گھٹنوں کے بل بیٹھتے تھاما تھا۔ "

وہ حیرت سے ایان کو دیکھ رہی تھی جو اپنی تکلیف اور مشکلات کو پس پشت ڈالتے ہوئے صرف اسی کی بات کر رہا تھا۔

کس جگہ تکلیف ہے؟ یہ ہلانے میں پین ہے کیا؟"ایان نے اس کا ٹخنہ ہلا کر آگے پیچھے کرتے ہوئے پوچھا "

تھا

ذرا سا ہلانے پر مریحہ بری طرح اچھل گئی اور جھٹ سے اپنا پیر کھینچا۔

سوری سوری۔۔بہت تکلیف ہے کیا"ایان نے ہاتھ پیچھے کھینچتے معذرت خوانا انداز میں کہا۔"

وہ لبوں کو دانتوں میں دبائے ماتھے پر بل گہرے کر رہی تھی، گویا شدید تکلیف کا سامنہ تھا۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریحہ تھوڑی ہمت کرو، ہمیں یہاں سے نکلنا ہے اور جلد از جلد وہاں پہنچنا ہے" ایان نے مریحہ کی جانب ہاتھ بڑھا کر اب اسے کھڑے ہونے کا کہا تھا۔

مریحہ نے کھڑے ہو کر اس کے کندھے کا سہارا لیا اور وہ کندھے نیچے جھکا کر مریحہ کو چلنے میں مدد کر رہا تھا، ہر قدم پر مریحہ آنکھوں کو نچوڑ بند کر رہی تھی جس سے اس کی تکلیف کا بخوبی اندازہ ہو رہا تھا۔

پاس ایک بڑا پتھر دیکھ کر ایان نے اب اسے بٹھا دیا اور خود بھی ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

" کیا ہوا، کیا کریں ایان، کیسے جائیں گے" مریحہ بے چین سی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی، اپنی تکلیف کے خیال سے نکل کر اب کہیں جا کر اسے حالات کا اندازہ ہوا تھا، جس میں وہ چلنے سے قاصر تھی اور سفر بہت مشکل اور لمبا تھا، رات گہری ہونے کو تھی اور ساتھ ایک ایسا شخص جس کے ساتھ وہ کچھ گھنٹوں پہلے تک ایک گھنٹا بھی الگ سے گزارنے کا نہیں سوچ سکتی تھی۔

وہ پریشان سا سامنے ایک پتھر پر بیٹھا اپنے چہرے کو پیشانی سے گالوں بایاں ہاتھ پھیرتا کچھ سوچ رہا تھا، وہ کبھی مریحہ کی طرف دیکھتا تو کبھی ادھر ادھر درختوں اور کبھی رستے کی طرف۔

اندھیرا اتنا بڑھ گیا تھا کے اب ایک دوسرے کو دیکھنے میں دقت پیش آ رہی تھی۔ ایان نے جیب سے ٹوٹا پھوٹا موبائل نکال کر اس کی ٹارچ جلائی اور کھڑے ہو کر آس پاس کی جگہوں کا معائنہ کرنے لگا۔

" ایان کیا ہوا؟ کیا ڈھونڈ رہے ہو؟ پلیز یار مجھے ٹینشن ہو رہی ہے، کیسے جائیں گے؟" مریحہ نے اسے پریشان ادھر ادھر کچھ کھوجتا دیکھ کر اپنی پریشانی سے آگاہ کیا۔

" مریحہ "وہ پاس آ کر رکا تھا اور موبائل کی ٹارچ مریحہ کے چہرے پر مارتے پوچھ رہا تھا۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا ہوا؟"اس نے ڈری سہمی آواز میں کہا۔ "

تم یہاں کچھ دیر اکیلی رک سکتی ہو؟"ایان نے بنا پلک جھپکائے مریحہ کی جانب بغور دیکھتے کہا۔ "

اکیلے؟؟؟؟؟؟؟؟ یہاں؟؟؟"مریحہ نے 'اکیلے' اور 'یہاں' پر زور دیتے حیرت سے کہا "

ہاں میں آس پاس کوئی گھر کوئی جگہ ڈھونڈتا ہوں جہاں سے شاید ہمیں کچھ مدد مل سکے، شاید یہاں اوپر" پہاڑوں پر کوئی رہتا ہو۔۔۔

نہیں ایان، یہاں نہیں رک سکتی میں اکیلے "مریحہ نے صاف انکار کر دیا "

ایان قریبی درختوں کی اوٹ سے پہاڑوں پر اوپر کی جانب نظر دوڑانے لگا لیکن دور تک کسی مناسب مقام کا کوئی نشان نظر نہیں آ رہا تھا۔

وہ دونوں اس وقت آبشار سے کچھ فاصلے پر ایسے حصے میں موجود تھے جہاں سے پہاڑ، درخت اور کچے راستے کے سوا کوئی چیز نظروں کے سامنے نہ تھی۔

کوئی ہے ے ے ے ے"ایان نے اپنی پوری قوت سے آواز لگائی جو پہاڑوں اور درختوں سے گھری اس" جگہ میں واپس ٹکرا کر سنائی دی۔

موبائل کی ٹارچ میں زیادہ دور تک دکھانے کے قابل نہ تھی اور سردی تھی کے شام ڈھلنے کے ساتھ ساتھ بڑھتی جا رہی تھی۔

ایان نے ایک بار اور آواز لگائی لیکن اچانک اسے خیال آیا کے اس طرح آوازیں لگانے سے انسان کا تو پتہ نہیں البتہ جانوروں کو دعوت دینے والی بات ہے۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ واپس قریب آکر پھر سے پتھر پر بیٹھ گیا۔

"یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے" گہری سانس چھوڑ کر کہا۔

آبشار سے گرتے پانی کی آواز، جانوروں ابھرتی ہلکی اور تیز آوازیں اور بڑھتی ٹھنڈ ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ پیدا کر رہی تھی۔

"مجھ سے غلطی ہو گئی ایان، ہم پھنس گئے میری غلطی کی وجہ سے، یا اللہ یہ کیا ہو گیاااا۔۔۔۔، مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے، میری وجہ سے ہم پھنس گئے ہیں" مریحہ کی سسکیوں کی آواز پر لائٹ اس کی طرف کی تو وہ پتھر پر بیٹھی گھٹنوں میں سر دیئے رو رہی تھی اور خود کو کوس رہی تھی۔

"اٹس او کے مریحہ، رو و مت پلیز۔۔۔ اللہ نے چاہا تو ہم نکل جائیں گے اس مشکل سے" ایان نے پاس آکر اسے تسلی دینے کی کوشش کی لیکن وہ بدستور رو رہی تھی۔

سردی سے ٹھٹرتی وہ نازک سی لڑکی، زلفوں کے پیچ و خم سے گالوں کو ڈھانکے جو گھٹنوں اور پیروں کی جانب ڈھلک رہے تھے، چہرے کو گھٹنوں میں چھپائے جو رو رہی تھی ایان کو دنیا کی ہر شئے سے زیادہ عزیز تھی، اس کا بس نہیں چل رہا تھا کیسے اسے اٹھا کر یہاں سے واپس پہنچا دے۔

"مریحہ۔۔۔ پلیز۔۔ ایسے مت رو یار۔۔ ہمیں یہاں سے نکلنے کے لئے کچھ کرنا ہے، جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا، ہماری مشکل بڑھتی جائے گی، اب تو اندھیرا بھی پھیل گیا ہے" وہ تسلی دیتا اسے سمجھانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا، دلاسا دینے کی غرض سے اس کا ہاتھ ہوا میں اس کے سر اور گردن کی جانب اٹھا تھا لیکن واپس کھینچ لیا۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم بھی میری وجہ سے یہاں پھنس گئے ہو نہ، تم بھی مجھے کوس رہے ہو گے دل میں، ایان مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے، یہ بہت خطرناک جگہ ہے، پلیز مجھے گھر لے چلو، ایان پلیززز "اس نے ٹوٹتے الفاظ اور غمزدہ لہجے و چہرے کے ساتھ گردن اٹھا کر ایان کی طرف دیکھا تھا۔

سردی سے گلابی ناک و گال، آنسوئوں سے تر چہرہ، آگے کو ڈھلکتی کچھ لٹیں اور التجاء کی بلندیوں کو چھوتے لہجہ کے ساتھ کپکپاتی آواز اسے دنیا کے ہر خوبصورت چہرے سے بلند کر رہی تھی۔

ایان دنیا بھر کی محبت اور ہمدردی آنکھوں میں سمائے اسے چہرہ اٹھانے تک دیکھ رہا تھا اچانک، جھینپ کر رہ گیا

۔

اوہہ ہہہ مریحہ پلیز۔۔ہمت رکھو، میں کچھ کرتا ہوں۔۔چپ بس چپ ہو جاؤ تم۔۔میں کرتا ہوں کچھ پلیز " چپ۔۔چپ ہو جاؤ تم "وہ خود ہی اس کے اس چہرے کو دیکھ کر دہل کر رہ گیا تھا، سر سے تھام کر اس کا چہرہ بے ساختہ اپنے سینے سے لگا لیا۔

وہ حیران تھا۔خود پر بھی اور اس لڑکی پر بھی جو اس وقت اس کی واحد ساتھی تھی۔

یہ اس وقت میرے رحم و کرم پر ہے، مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے "ایان نے سوچ کر فوراً اسے خود سے الگ " کیا اور پتھر سے کھڑا ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

تمہارا موبائل کہاں ہے؟"مریحہ سے پوچھا۔ "

اپنی جینز کی پینٹ سے موبائل نکال کر اس نے ایان کے آگے فوراً کر دیا تھا

سردی بہت بڑھ رہی ہے، ہمیں زیادہ دیر اس کھلی جگہ پر نہیں رہنا چاہئے، چلو تھوڑی ہمت کرو"مریحہ کا "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاتھ کہنی کی طرف سے پکڑ کر اسے اٹھنے کو کہا ساتھ ہی اس کے موبائل میں ٹارچ جلا کر حد نگاہ تک دیکھنے کی کوشش کی۔

وہی رستہ، وہی پہاڑ و درخت جہاں سے کچھ گھنٹوں پہلے وہ ہانپتے ہانپتے روشنی میں آئے تھے اب موبائل کی روشنی میں بھیانک منظر پیش کر رہا تھا۔

ایان کی نظر سامنے ایک درخت پر اچانک پڑی جہاں ایک لمبی سیدھی سی ٹہنی نیچے جھکی ہوئی تھی، مریحہ کو موبائل پکڑا کر اس طرف روشنی کرنے کا کہا اور جھٹ سے جا کر وہ لکڑی کا بڑا سا ٹکڑا توڑ لایا۔

یہ کیا؟" مریحہ نے روشنی لکڑی پر مارتے ہوئے پوچھا۔"

اسے سٹک کے طور پر استعمال کرو اگر چل سکو تو" ایان نے لکڑی اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور " موبائل اس کے ہاتھ سے لے کر دوسرے ہاتھ سے سہارا دے کر کھڑا کیا۔

وہ اٹھ کر بمشکل اس لکڑی اور ایان کے سہارے سے کچھ قدم ہی چل پائی کے پھر رک گئی۔

بہت تکلیف ہو رہی ہے" تکلیف اس کے چہرے سے عیاں تھی اور وہ اپنی تکلیف بتاتے ہوئے آنکھوں " سے رابطہ کم سے کم کر رہی تھی۔ شاید وہ ایان سے جھجک رہی تھی، لیکن اس سے مدد لینا بھی ضروری تھا۔

میں اٹھا لوں تمہیں" ایان نے ہمت جوڑ کر ڈرتے ڈرتے پوچھ لیا۔ وہ جانتا تھا مریحہ خود کبھی نہیں کہے گی" لیکن اس وقت وہ جس مشکل میں تھی، شاید وہ یہی چاہتی تھی، شرمندہ سی گردن جھکا لی۔

تم کیسے چلو گے مجھے اٹھا کر" اس نے نظریں نیچی کر کے اپنے پیر کو ہلا جلا کر دیکھتے ہوئے پوچھا"

تم یہ ایک موبائل ٹارچ پکڑو، ایک کور رکھ لیتے ہیں، بیٹری کی بچت کرنی ہے، اور سامنے راستے پر روشنی " 




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈالو"ایان نے اپنا موبائل جیب میں ڈالتے مریحہ کے موبائل کو ہاتھ میں پکڑایا۔

وہ مریحہ کو گود میں اٹھا کر دھیرے دھیرے چلنے لگا تھا، مریحہ نے چہرے کا رخ سامنے راستے کی طرف کیا ہوا تھا جب کے اس کے گھنے لمبے بال لٹک رہے تھے، وہ تیز قدم چلنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن راستہ اتنا پتھریلا تھا کے ایک انسان ایسے راستے پر خود بھی مشکل سے چل پاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سمیر، آٹھ بج گئے ہیں، وہ لوگ ابھی تک نہیں آئے، مجھے بتاؤ ہم اور کتنا انتظار کریں؟؟"کنول، سمیر،" جویریہ، مارلین، فرحان سر جوڑے اپنے ہٹ کے باہر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی نظریں اس راستے پر لگی ہوئی تھیں جہاں سے ایان کی آمد متوقع تھی۔

خان صاحب، بات سنو یار"فرحان نے دوستوں کی بڑھتی ہوئی پریشانی کے مدِ نظر ہوٹل والے کو پکارا "

جی سر"وہ غالباً کھانے کا آرڈر لینے کا ارادہ رکھتا تھا، احترام سے پاس آکر پوچھا تھا۔ "

یار تمہارے پاس کوئی بائک وغیرہ نہیں ہے؟ میں نے دیکھا تھا یہاں تھوڑا پیچھے ایک ہٹ کے باہر بائک "

کھڑی تھی، وہ لے آؤ نا خان صاحب، اس پر چلتے ہیں"فرحان نے التجاء کی

بھائی بائک تو ہے، لیکن مسئلہ یہ ہے کے یہاں تک تو گاڑی مشکل سے آجاتا ہے، یہاں سے آگے آپ کو "

بھی پتہ ہے گاڑی اور موٹر سائکل نہیں جا سکتا"آپ کے پاس تو فور بائے فور ہے، آپ اپنی گاڑی میں کوشش کر لو۔"ہوٹل والے نے سمیر کی گاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

بھائی اس رستے پر اندھیرے میں کون گاڑی چلائے گا ہم میں سے؟"فرحان نے استفسار کیا "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر یہی تو مسئلہ ہے، ادھر سے آگے جو گاڑی جاتا ہے وہ، فور بائے فور جاتا ہے وہ بھی صرف یہاں کا "
"ایکسپرٹ لوگ چلا سکتا ہے، ہر کوئی نہیں چلا سکتا
یار خان تم مہربانی کرو، وہ بائک لے آؤ، اسی پر چلتے ہیں، جو اس میں مسئلہ آئے گا، جو خرچہ آئے گا، میں پیسے"
بھرونگا" سمیر نے ہوٹل والے کا ہاتھ تھام کر التجاء کی
سر بات وہ نہیں ہے، بات یہ ہے کے اگر وہاں پنکچر ہو گیا، یہ خراب ہو گیا ادھر تو کیسے واپس آئے گا؟ کیسے "
ڈھونڈے گا ان کو، تم کہتا ہے تو ہم بائک لے آتا ہے، باقی تم دیکھ لو" ہوٹل والے نے آگے کے خطرے سے
آگاہ کرتے ہوئے کہا
یار دعاء کرو وہ لوگ، خیر خیریت سے ہوں" جویریہ کہتی ہوئی روہانسی ہو گئی۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایان کو اسے گود میں اٹھائے چلتے ہوئے قریباً بیس منٹ گزر چکے تھے اور وہ بری طرح ہانپ رہا تھا، مریحہ کی
مجبوری تھی کے وہ اسے نیچے اتارنے کا کہہ نہیں سکتی تھی لیکن اس کے مشکل سے بھی بخوبی واقف تھی۔
تم بہت تھک گئے ہو نہ" مریحہ نے بے چارگی سے ایان کی جانب چہرہ گھمائے پوچھا، وہ گہری سانسیں لیتا"
سامنے کی طرف دیکھ کر بناء بات کیئے چلتا جا رہا تھا۔
ہمم ممم" وہ اقرار میں گلے سے کہتا ہوا چہرے پر مسکراہٹ سجا رہا تھا مانو اسے تھکاوٹ کی پرواہ ہی نہیں۔"
ایان، مجھے اتار دو میں کوشش کرتی ہوں چلنے کی" مریحہ نے اس کی تھکاوٹ کو جانچتے ہوئے اصرار کیا۔"
اٹس اوکے، آگے کہیں رکتے ہیں" وہ کہتا ہوا سامنے دیکھنے لگا جہاں موبائل کی ٹارچ روشنی پھینک رہی "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھی۔

راستے میں تھوڑا ہی آگے چلتے چلتے ایان کی نظر کچھ اوپر ایک جانب پڑی جسے دیکھ کر وہ اچانک ہی رک گیا۔

کیا ہوا؟" وہ حیرانگی سے کبھی ایان کو دیکھتی کبھی اس کی نظروں کے تعاقب میں اس جگہ کو جہاں وہ دیکھ رہا" تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں دیکھ رہا ہوں یہاں سے تھوڑا سا اوپر کی طرف چڑھائی ہے وہاں تک پہنچ گئے تو باہر نکلنے کا رستہ مل آئیگا،" کیا تم چڑھ سکتی ہو تھوڑا؟" ایان نے مریحہ کی طرف دیکھ کر استفسار کیا۔

مریحہ نے بے بسی سے نفی میں سر ہلایا، اس کے آنسو پلکوں کی باڑ توڑنے کے لئے بیتاب تھے، درد ضبط کرنے کے چکر میں چہرہ زرد پڑ چکا تھا، ایان کو بے اختیار ہی اُس کے چہرے پر ترس آ گیا تھا۔

چلو یہاں تھوڑی دیر بیٹھ کے آرام کرتے ہیں پھر کچھ سوچتے ہیں کے کیا کرنا ہے، ایان نے پاس ہی""" پتھروں کی طرف اشارہ کیا۔

مریحہ کو ایک طرف بٹھا کر وہ کچھ ڈھونڈنے لگا۔

کیا ڈھونڈ رہے ہو" مریحہ نے دھیمے لہجے میں پوچھا "

آگ جلانے کے لیے کچھ سامان کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

"پر تم آگ جلاؤ گے کیسے ؟"




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس تم دیکھتی جاؤ"مریحہ کے سوال پر ایان نے پر اصرار مسکراہٹ سے جواب دیا"

مریحہ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ جمائے، موبائل کی روشنی اس کی جانب کئے اشتیاق سے اسے یہ سب کرتا دیکھ رہی تھی۔

اتنے میں ایان چھوٹی چھوٹی لکڑیاں جمع کر لایا اور ساتھ ہی کچھ گھاس پوس بھی۔

اب؟"مریحہ نے استہزائیہ مسکراہٹ سے آبرو اچکا کے ایان کی طرف دیکھا۔"

ایان دھیمے سے مسکرایا اور اپنا ہاتھ جیب میں ڈال کر مریحہ کے سامنے نکال کر کھولا جس میں لائٹر موجود تھا۔

مریحہ کی پیشانی پر بل پڑے تھے

ایان نے بڑی ہی مہارت سے پہلے گھاس پوس جلائی اور اسے پھونکیں مارنے لگا، جیسے ہی گھاس نے آگ پکڑی ایان نے وہ گھاس فوراً ہی لکڑیوں پر ڈال دی، یوں لکڑیوں نے تھوڑی ہی دیر میں آگ پکڑنا شروع کر دی

ایان نے فاتحانہ نظروں سے مریحہ کی طرف دیکھا

یہ لائٹر تمہارے پاس کہاں سے آیا مریحہ نے ماتھے پر شکن سمیٹے پوچھا

ایان نے جیب میں پھر سے ہاتھ ڈالا اور ایک سگریٹ کا پیکٹ برامد کیا۔

مریحہ نے منہ کھول کے حیرت سے ایان کی طرف دیکھا

تم سگریٹ پیتے ہو"وہ اپنی حیرت پر قابو نہیں پا سکی تھی کیوں کے اسنے ایان کو کبھی سگریٹ پیتے نہ دیکھا" تھا۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ دونوں اب پتھروں پر آمنے سامنے بیٹھے آگ سے اپنے ہاتھ سیک رہے تھے جس کی وجہ سے سردی کا احساس کم ہونے لگا تھا،اور آگ جلنے سے روشنی بھی جس کے باعث کچھ خوف میں کچھ کمی آئی تھی،یہی وجہ تھی کے وہ آپس میں باتیں بھی کرتے جا رہے تھے۔

"ڈیلی نہیں پیتا بس کبھی کبھار شوقیہ،یا پھر سردی میں۔"

یہ کہہ کر ایان نے سگریٹ سلگائی۔مریحہ نے ناگواری سے اسے دیکھا

لو تم بھی پیو نا تھوڑی،سردی میں افاقہ ہو گا"ایان نے شرارت سے مریحہ کی طرف سگریٹ بڑھائی "

مریحہ نے دونوں ہاتھ جوڑ کے منع کیا"میں کوئی بگڑی ہوئی لڑکی نہیں جو ایسے شوق پالتی ہیں"مریحہ نے نخوت سے کہا

اچھا؟جو سگریٹ پیتا ہے وہ بگڑا ہوا ہوتا ہے"ایان نے آبرو اچکا کر مریحہ کو دیکھا"

ہاں تو اور کیا"مریحہ نے ناک پر سے مکھی اڑائی"

اچھا تو تمہاری نظر میں میں کریکٹر لیس ہوں"ایان خفگی سے بولا"

نہیں نہیں میں نے تمہارے بارے میں نہیں ان لڑکیوں کے بارے میں کہا جو سگریٹ پیتی ہیں"مریحہ "نے فوراً گھبرا کر وضاحت دی

کیوں لڑکیوں کے پاس لیور نہیں ہوتا؟یا لڑکوں کے پاس کریکٹر نہیں ہوتا؟اگر سگریٹ پینا غلط ہے تو"دونوں کے کیے غلط ہے اس میں لڑکا اور لڑکی کی کوئی تفریق تو نہیں"ایان نے دھواں اڑاتے ہوئے سمجھانے کے انداز میں کہا۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریحہ غور سے اسکی بات سن رہی تھی

پر سوسائٹی تو ان لڑکیوں کو اچھا نہیں سمجھتی "مریحہ مری مری آواز میں بولی"

سارا مسئلہ ہی یہی کے لوگ کیا کہیں گے، کچھ تو لوگ کہیں گے، لوگوں کا کام ہے کہنا "ایان آخر میں"

شرارت سے گنگنانے لگا

اتنے میں دھویں سے مریحہ کو کھانسی ہونے لگی "کیا ہوا مریحہ؟" ایان فوراً گھبرا گیا

"کچھ نہیں مجھے سگریٹ سے الرجی ہے"

مریحہ نے کھانستے ہوئے جواب دیا، ایان نے فوراً سگریٹ پھینک کے اسے پاؤں سے مسل دیا

تو تمہیں مجھے پہلے بتانا چاہیئے تھا نا" ایان نے کہا"

تم سگریٹ پیتے ہی کیوں ہو، مجھے تو بالکل نہیں پسند، تم بھی مت پیا کرو" مریحہ نے مان سے کہا، ایان اسکے"

"مان پر اک لمحے کے لیے چونک گیا پھر مسکرا کر سینے پر ہاتھ رکھ کر سر کو خم کر کے بولا "جو حکم آپکا سرکار

ایان کے الفاظ نے مریحہ کے چہرے پر ہنسی دوڑا دی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ یہاں سے وہاں ادھر سے اُدھر دونوں ہاتھ آپس میں مسلتے ہوئے ٹہل رہی تھی پریشانی اُس کے چہرے سے صاف عیاں تھی

سمیر کنول کو ڈھونڈتا ہوا ہوٹل کی بیک سائڈ پر آیا اور اسے پریشان دیکھ کر اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ نہیں ھو گا اسکو، ایان ہے نا اُس کے ساتھ "کنول نے آنکھ اٹھا کر سمیر کو دیکھا"

کنول تم مجھ پر بھروسہ کرتی ہو؟" سمیر نے کنول کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا"

"تم پر ہی تو سب سے زیادہ یقین ہے مجھے"

کنول نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا

تو پھر بھروسہ رکھو مجھ پر، ایا ان بالکل میرے بھائیو جیسا ہے، جیسا یقین تمہیں مجھ پر ہے ایسا ہی مجھے ایان پر " بھی ہے، وہ اپنی جان خطرے میں ڈال دیگا مگر مریحہ پر اک آنچ بھی نہیں آنے دیگا" سمیر نے کنول کا کندھا سہلاتے ہوئے تسلی دی

کنول نے تھک ہار کے آنکھیں بند کی اور بینچ پر بیٹھ گئی، سمیر بھی کنول کے ساتھ بینچ پر بیٹھ گیا اور کنول کا ہاتھ پکڑ کی اپنے انگوٹھے سے اُس کے ہاتھ کی پشت سہلانے لگا گویہ یہ بھی تسلی دینے کا اک انداز تھا،

ویسے یوں پریشان سی اس کالی اندھیری رات میں بال کھول کے تم..." سمیر اتنا بول کے چُپ ہو گیا"

ہاں کیا میں۔۔۔۔" کنول نے بے صبری سے پوچھا، اس کا چہرہ کھل اٹھا تھا"

تم کسی خوفناک چڑیل سے کم نہیں لگ رہی" یہ کہہ کر سمیر نے فوراً دوڑ لگائی"

کنول جو کے سمیر کے منہ سے اپنی تعریف سننا چاہ رہی تھی سمیر کی بات سن کر اسکا منہ کھلا رہ گیا، کنول فوراً سمیر کے پیچھے اسے مارنے بھاگنے لگی

رکو کہاں بھاگ رہے ہو اب چڑیل تمہارے خون چوس لے گی" کنول بھاگتی بھاگتی سمیر کو کہنے لگی"

تھوڑی دیر کے کنول ٹینشن بھول گئی اور وہ دونوں آگے پیچھے کافی دیر تک بھاگتے رہے




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مریحہ تم اب بھی تکلیف ہو رہی ہے؟ایان نے مریحہ سے پوچھا جو درخت سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھی تھی،اس نے بند آنکھوں میں ہی ایان کو جواب دیا



ایان اٹھا اور اسنے گلے سے اپنا مفلر نکالا،آگ سے تھوڑا دور کر کے اسے گرم کر کے مریحہ کے پاؤں کے پاس بیٹھ کر اس کے پاؤں پر لگانے لگا

مریحہ چونک کر سیدھی ہو بیٹھی

ایان نے وہ گرم مفلر سے کچھ دیر سکائی کی پھر مریحہ کے پاؤں پر باندھ دیا. مریحہ ایان کے چہرے کو یک تک دیکھنے لگی،خوبصورت نین نقوش کے ساتھ بلا جواز وہ اک جاذب نظر بھرپور مرد تھا،

ایان کو اپنے اپنے چہرے پر مریحہ کی نظروں کا ارتکاز محسوس ہوا تو اسنے فورا نگاہیں اٹھا کر مریحہ کو دیکھا.

دونوں آمنے سامنے اک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے. ایان کی آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھے مارتا سمندر مریحہ کو باآسانی نظر آرہا تھا. مریحہ بھی غیر ارادی طور پر ایان کی سحر انگیز شخصیت میں کھونے ہی لگی تھی کے یک دم اسے ہوش آیا،یوں لگا جیسے کوئی چیز پتوں کے آگے سے گزری ہے۔

ایان ایان"مریحہ نے ایان کی توجہ ایک طرف دلوائی"

ایان ایک دم چونک کر اسے دیکھنے لگا

وہ وہاں جھاڑیوں میں سے آواز آرہی ہے"مریحہ نے ڈرتے گھبراتے اشارہ کر کے بتایا"

اک دم سے آواز دوبارہ سے آئی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ وہ۔۔۔کچھ ہے ادھر "مریحہ کے لب کانپ رہے تھے"

دونوں نے گھبرا کے اک دوسرے کی طرف دیکھا

رکو میں دیکھتا ہوں کیا ہے "ایان نے اپنے موبائل کی ٹارچ اس جانب گھمائی اور کھڑا ہوا"

ایان جوں ہی اس طرف چلنے لگا، مریحہ نے جھٹ سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔

نہیں نہیں کوئی جانور ہوا تو تمہیں نقصان پوچھا سکتا ہے "مریحہ نے فکر مندی سے کہا "

ایان اپنے لیے مریحہ کی فکر مندی دیکھ کر خوش ہوا اور حیران نظروں سے اپنے بازو کو دیکھنے لگا جو مریحہ کو گرفت میں تھا، مریحہ نے جھینپ کر اسکا بازو چھوڑ دیا

اتنے میں ہی آواز دوبارہ سنائی دی

ایان نے آواز کے تعاقب میں دیکھا تو ایک سانپ انکی طرف پھن پھیلائے کھڑا تھا۔

مریحہ دہشت سے چلانے ہی لگی تھی کے ایان نے اُس کے منہ پر سختی سے ہاتھ رکھ کے آواز نکالنے سے روکا

"مریحہ، آواز بند کرو، اس وقت یہاں شور کرنے کا مطلب ہے اور بھی جانوروں کو دعوت دینا"

وہ متواتر رو رہی تھی۔

مریحہ چپ کرو پلیز "ایان نے دبی سی آواز میں کہا جبکہ ہاتھ ہنوز اس کے منہ پر تھا"

مریحہ کی آنکھیں پھٹنے کی حد تک کھلی تھیں اور جسم کانپ رہا تھا جو ایان کا ہاتھ باخوبی محسوس کر سکتا تھا

وہ خاموش تھی اب یہ محسوس کرتے ہوئے دھیرے سے اس کے ہاتھ کو لبوں پر ہٹا دیا اور اپنے منہ پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا کہا




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سانپ ہنوز وہیں پھن پھیلائے بیٹھا تھا

ایان نے مریحہ کو اور پیچھے جانے کا اشارہ کیا۔

مریحہ نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اتنا بڑا سانپ دیکھا تھا یہی وجہ تھی روح فنا ہو رہی تھی۔

"یہ موبائل کی روشنی اس طرف رکھو جہاں سانپ ہے اور وہ کہیں بھی جائے فوراً اس طرف روشنی کرنا" وہ کان میں سرگوشی کر کے آگ کی طرف بڑھا اور آگ میں سے جلتی لکڑی اٹھا کر سانپ کی طرف بڑھا اور آگے اس کی طرف کی، جس سے سانپ فوراً ہی ایک طرف کو بھاگ گیا۔

"بس اتنی سی بات تھی" وہ اسے ایک طرف گم ہوتا دیکھ کر بڑبڑایا، چہرے پر فخریہ مسکراہٹ موجود تھی۔

ایان نے سانپ کے جانے کی مکمل تسلی کر لی تھی۔

جوں مریحہ کی طرف پلٹا جو ابھی تک دہشت زدہ کھڑی تھی، "مریحہ ایوری تھنگ اِز فائن نائو" سانپ جا چکا ہے کچھ نہیں ہو گا۔

"مگر ہم اب یہاں زمین پر اور نہیں رک سکتے تھوڑی دیر میں زہریلے کیڑے اور سانپ وغیرہ اِس طرف آتے رہینگے، ہمیں درخت پر چڑھنا ہو گا" ایان سانپ کے گزرنے کے راستے پر دیکھتے ہوئے بول رہا تھا

"ایان ن ن ن"... مریحہ شدت سے چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر رونے لگی

"مریحہ کام ڈاؤن، کام ڈاؤن، وہ چلا گیا، چپ ہو جاؤ پلیز ز ز" ایان اس کے قریب کھڑا ہاتھوں کو چہرے سے ہٹانے اور اسے چپ کرانے کے جتن کر رہا تھا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایان کااس وقت دِل چاہ راہ تھا کے مریحہ کے سارے آنسو چن لے اور اسے اپنی بانہوں میں چھپا کر اس کا سارا ڈر ختم کر دے، لیکن وہ ایسا صرف سوچ سکتا تھا۔

اس نے بے بسی سے مریحہ کی طرف دیکھا اور بولا

مریحہ، ہمیں ادھر ہی رکنا پڑے گا، کیوں کہ اب ہم مزید آگے نہیں بڑھ سکتے، آگے وہی پتھر آنے والا ہے "ایان نے فکر مندی سے دیکھتے ہوئے کہا

مریحہ کے رونے کی آواز کو جیسے بریک لگ گیا ہو، اس نے اپنے ہاتھ چہرے سے اتار کر دیکھا

یہاں؟؟؟ایان ہم یہاں رات رکیں گے؟"مریحہ کی آنکھیں پھٹ پڑی تھیں۔"

ہاں کیوں کے ادھر سے آگے راستہ بھی خراب ہے اور آگے شاید ہمیں ایسی موثر جگہ نہ ملے، پھر وہ بڑا پتھر آجائے گا۔۔"ایان فکر مندی سے ٹارچ کی روشنی ادھر ادھر گھماتے دیکھ کر بول رہا تھا

مریحہ ڈرتی گھبراتی سانپ والی جگہ پر تو کبھی اپنے ارد گرد ٹارچ سے لائٹ مار کر دیکھ رہی تھی، وہ ڈری سہمی ایان کے بازو کی طرف قمیض کو تھامے ڈر رہی تھی۔

ایان نے آس پاس موجود پتھروں کو جمع کیا اور قریب ایک موٹے درخت کے پاس جمع کرنا شروع کر دیا، کچھ دیر میں وہ پتھروں اور لکڑیوں کو درخت کے ساتھ جمع کر چکا تھا۔

میں اوپر کیسے چڑھوں گی؟؟"مریحہ کو مڑے ہوئے پیر کے باعث فکر لاحق تھی۔"

اگر درخت پر تم چڑھ سکتی اور تمہیں ایسے پیر کے ساتھ چڑھانا آسان ہوتا تو اس راستے میں موجود پتھر کو" عبور کر کے آگے نہ لیجاتا، اصولاً تو ہمیں درخت کے اوپر ہی ٹھہرنا چاہیے لیکن، ایسے پیر کی وجہ سے تم اوپر چڑھ



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں سکتی اور نہ میں تمہیں گود میں اٹھا کر چڑھا سکتا ہوں" ایان نے ایک بڑا سا پتھر اچکتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا



وہ دہ بڑے پتھروں کے بیچ بیٹھنے کی جگہ بنا رہا تھا جس کے ایک کونے پر درخت بھی موجود تھا۔

وہ تمام جلی ہوئی لکڑیوں کو آہستہ آہستہ اس طرف لے گیا اور ان دو بڑے پتھروں کے درمیان رہ کر دونوں جانب جلتی لکڑیاں جمع کر لیں ساتھ ہی درخت کے ساتھ کچھ خالی جگہ پر پتھر رکھ کر کسی چیز یا جانور کے آنے کا راستہ بند کر دیا اور وہاں اب زمین پر ایسی جگہ بن چکی تھی جہاں دو سے تین لوگ آرام سے بیٹھ سکتے تھے۔ کھلی جگہ کو پتھروں سے کور کر کے ان کے ساتھ جلتی لکڑیاں کیڑوں اور سانپ وغیرہ سے بچاؤ کے لئے رکھ دی تھیں۔اس ساری کاروائی کے دوران مریحہ حیرانگی سے اسے تھکتا اور یہ سب کرتا دیکھ رہی تھی، ساتھ ہی اس پر رحم آ رہا تھا جو اس کی وجہ سے یہ سب کر رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چیخ کی آواز سے فائزہ کی اک دم آنکھ کھلی

فائزہ آج اپنی والدہ کے ساتھ ہی سوئی تھی ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کے اچانک آواز آئی

کیا ہوا امی" شہناز بیگم کو سینے پر ہاتھ رکھ کے بیٹھا دیکھ کر پوچھا"

" بہت برا خواب دیکھا. اللہ اللہ میری مریحہ ٹھیک ہے نا وہ دہل کر بولی"

" امی امی کچھ نہیں ہوا مریحہ کو میری بات ہوئی تھی نا اس سے"

اسکو فون لگا فائزہ. بات کر لوں تو دل کو تسلّی ہو جائے صبح سے ہی دِل کو اک دھڑکا لگا ہوا ہے، کچھ تو ہے پتہ "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں میری میری بچی کس حال میں ہے" شہناز بیگم گہری سانسیں بھرتیں کہ رہی تھیں۔

"امی آپکی بچی بالکل ٹھیک ھو گی دیکھئے گا آپ اتنی ٹینشن لے رہی ہیں اور وہ وہاں مزے سے سو رہی ھو گی"

فائزہ نے بات کو ہلکہ پھلکا کرنے کے لیے کہا، امی اسکی بات سے مطمئن نہیں ہوئی

اچھا امی آپ بس دعا کریں اللہ ہی مدد گار ہے" فائزہ نے ان سائڈ سے پانی کا گلاس بھر کر دیا"

ہاں بس اللہ ہی مدد گار ہے" شہناز بیگم فوراً بستر سے اٹھ کے وضو کر کے جائے نماز پر بیٹھ گئیں اور فائزہ یہ" سوچنی لگی کے ضرور کوئی بات ہے ماں کا دِل بے وجہ وہمی نہیں ہوتا یقینا مریحہ کو کچھ ہوا ہے وہ بھی امی کے ساتھ جائے نماز پر بیٹھ کر دعا مانگنے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ دونوں آمنے سامنے دو بڑے پتھروں سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے، ایان ٹانگی لمبی کئے جبکے مریحہ ٹانگی سمیٹے سردی سے سمٹ کر بیٹھی تھی دونوں جانب جلتی لکڑیوں سے حسار بنا ہوا تھا جو ان تک کچھ گرمی پہنچا رہا تھا مگر اس مقام پر سردی بہت زیادہ تھی۔

یار ٹیمپریچر کتنا ہو رہا ہو گا؟" ایان نے بیٹھنے کے کچھ دیر بعد ہر طرف سے تسلی کر کے بات کا آغاز کیا۔"

معلوم نہیں مگر سردی سے زیادہ ڈر لگ رہا ہے اس لئے کچھ پتہ نہیں۔" مریحہ نے ہاتھوں کو آپس میں " رگڑتے جواب دیا

اس وقت میرے اندازے کے مطابق یہاں دو یہ تین ڈگری ہو گا،" ایان نے موبائل فون میں دیکھتے " ہوئے کہا جس میں موسم کی ایپ ایک دن پہلے کا موسم بتا رہی تھی جہاں آخری بار سگنل اور انٹرنیٹ ملا تھا۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے تو لگ رہا ہے مائنس میں ہو گا" مریحہ نے کندھوں کو سکیڑتے ہوئے کپکپاتی آواز میں کہا "

یہ آگ نہ جل رہی ہو تو مائنس ہی ہو گا" ایان نے کہا اور شرارتاً اپنا لائٹر نکال کر سامنے دکھاتے ہوئے کہا "

ہاں ہاں تمہارے لائٹر کا کمال ہے بس مان لیا" مریحہ کے چہرے پر بہت دیر بعد مسکراہٹ نظر آئی تھی۔"

وہ دونوں ہی سردی کے حساب سے مناسب کپڑے پہنے ہوئے تھے لیکن اس وقت سردی ان کی تیاری سے زیادہ تھی جس میں آگ کا جل جانا ان کے لئے بہت کار گر ثابت ہوا تھا۔

یار پتا نہیں کنول وغیرہ، کیا کر رہے ہونگے، ہمیں لے کر کتنا پریشان ہونگے" مریحہ کو جوں ان لوگوں کا" خیال آیا چہرے پر فکر امڈ آئی۔

وہ اگر کالا چشمہ سے واپس چلے گئے ہونگے تو ہمیں واپس تو ادھر تک نہیں آئے ہونگے، وہ یقیناً صبح کا انتظار " کر رہے ہونگے" ایان بتاتے ہوئے بار بار کمر سیدھی کر کے ٹھیک سے بیٹھنے کی کوشش کر رہا تھا جسے مریحہ نے بھانپ لیا۔

ایان تم ٹھیک تو ہو نہ، یہاں بیٹھ جاؤ آرام سے ٹیک لگا کر" مریحہ کو جوں ہی ایان کی ساری باتوں کا خیال آیا " فوراً اپنے برابر میں جگہ بنا کر اسے بیٹھنے کا کہا۔

نہیں میں ٹھیک ہوں" ایان نے محض اتنا کہا اور پیچھے پتھر سے سر ٹکا دیا، دوپہر کے بعد سے کچھ کھایا نہیں " تھا اور اتنا سفر پیدل چلنے کے بعد اتنی محنت کرنے کی وجہ سے اس کی کمر بری طرح درد کر رہی تھی۔

نہیں ایان پلیز ادھر بیٹھ جاؤ میرے ساتھ، تم ویسے بھی بہت تھک گئے ہو میں جانتی ہوں، مریحہ نے اس " کے چہرے پر موجود تھکن اور تکلیف کو جانچتے ہوئے ضد کی۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ مریحہ کے بلکل ساتھ اس سے مل کر بیٹھ گیا تھا، یہاں اس کے لئے پیر پھیلا کر بیٹھنا آسان تھا، البتہ مریحہ اور وہ بلکل ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے تھے جس کی وجہ سے دونوں میں جھجک ہو رہی تھی۔



"تم نے کبھی بتایا نہیں کچھ بھی اپنی فیمیلی کے بارے میں؟"

مریحہ نے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے گردن گھما کر برابر میں بیٹھے ایان کی طرف دیکھا

تم نے کبھی پوچھا ہی نہیں "ایان نے مسکراہٹ چہرے پر سجائے موبائل فون سے نظریں اٹھا کر مریحہ کی" جانب دیکھا

"نہیں اس میں پوچھنے جیسا کیا میرا مطلب جیسے سب ذکر کرتے اپنی فیمیلی کا"

مریحہ نے کندھے اچکا کر وضاحت دی

یہ بات اس میں عجیب ہی تھی وہ واقعی کبھی بھی اپنی پرسنل لائف ذکر نہیں کرتا تھا

جیسے سب اپنی فیمیلی، بھائی بہن، گھر بار، بزنس کا ذکر کرتے ہیں، ان کے پاس بتانے کو بہت کچھ ہوتا ہے،"

میرے پاس ایسا کچھ ہے ہی نہیں کے جس کا ذکر کروں "ایان نے سنجیدگی سے جواب دیا

مطلب؟" مریحہ نے نا سمجھی میں آبرو چڑھائے"

آگ کی روشنی کا عکس ایان کی آنکھوں میں تھا

مطلب یہ کے، جن دوستوں کے درمیان ہم رہتے ہیں، ان کے بیچ مجھ جیسے انسان اور اس کی فیمیلی کے "

بارے میں کون جاننا چاہتا ہے۔۔۔۔۔۔"ایان نے سامنے کی جانب غیر مرئی نقطے پر نظر ٹکائے کہا۔

میرے والد ایک ہسپتال میں جاب کرتے ہیں اور والدہ گھر داری، اور پڑھتا بھی ہوں اور جاب بھی کرتا "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوں"ایان نے اپنے والدین کے متعلق تفصیل دی

کیاتم جاب بھی کرتے ہو"حیرت سے آنکھیں پھیل گئیں"

ہاں۔۔یونی ورسٹی کے علاوہ میرا زیادہ تر وقت کسی نہ کسی کام میں گزرتا ہے،یونی کے بعد ایک کمپنی میں"

آؤٹ ڈور رائڈر کا کام کرتا ہوں،پھر وہاں سے فارغ ہو کر ایک دوست کے ساتھ دکان پر بھی بیٹھ جاتا

ہوں۔۔۔کچھ عرصہ پہلے 'کے ایف سی'میں ڈلیوری بوائے کی جاب کی ہے"ایان کے چہرے پر سنجیدگی اور

اداسی گہری ہوئی تھی۔

"امپریسو"

مریحہ نے دلچسپی سے اس کی طرف دیکھا،وہ آج پرت در پرت اس پر کھل رہا تھا

وہ بہت مختلف تھا ان سب باتوں،سے جو وہ جانتی تھی اس کے بارے میں

میں جاب اسی لئے کرتا ہوں کے میری پڑھائی کا خرچہ نکل جائے،ورنہ میرے لئے اس یونی ورسٹی میں"

پڑھنا ممکن نہیں تھا"اداس سالب ولہجہ لئے وہ بتا رہا تھا

مریحہ کو آج سے پہلے کبھی یوں محسوس نہیں ہوا تھا اس کا لہجہ اب مریحہ کو اداس کر رہا تھا

جانتی ہو مریحہ "وہ اتنا کہہ کر اپنے الفاظ ضبط کر گیا تھا"

کیا۔۔"وہ جو مسلسل اس کی ذات کے پہلو میں الجھی ہوئی تھی اس کے یوں رک جانے پر پر تجسس ہوئی"

ایک وقت تھا جب میرے والد کا اپنا کاروبار تھا،ہمارا رہن سہن بہت اچھا تھا اور کسی چیز کی کمی نہیں تھی،"

لیکن میرے والد کو کاروبار میں نقصان ہوا اور اتنا نقصان کے ہمارا سب کچھ چلا گیا،پھر ہم ایک چھوٹے سے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھر میں آ گئے اور میرے والد ایک ہسپتال میں معمولی سی جاب کرنے لگے، میرے جتنے بھی دوست یار تھے سب بہت بڑے گھرانوں کے لوگ تھے، میں نے دیکھا کے سب نے آہستہ آہستہ مجھ سے دوستی کم کر دی ہے، اور یہی دیکھتے ہوئے میں نے ان سے بلکل کنارہ کر لیا، یہاں تک کے کسی نے دوبارہ کبھی پلٹ کر پوچھا تک نہیں۔" ایان نے ایک گہری سانس خارج کرتے ہوئے کہا۔

مریحہ کو ندامت کا احساس ہوا تھا، وہ ذرا سا دور ہو کر ایان کی جانب رخ کر کے بیٹھ گئی اور اس کی بات بغور سننے لگی۔

"سامنے پڑے پتھر پر نظریں ٹکائے بولا" اکثر تم لوگ میرا بڑا مزاق بناتے ہو

مریحہ نے اس کے مزاق والی بات پر چونک کر دیکھا عجیب سی ندامت ہوئی

"لیکن میں کبھی برا نہیں مانتا، جانتی ہو کیوں؟"

ایان نے روانی میں کہتے ہوئے سوال کیا اور مریحہ کی طرف دیکھنے لگا

کیوں" بہت دور سے آتی آواز تھی"

کیوں کے شاید امیری کا یہی اصول ہے، اپنے سے کم والے کو حقارت سے دیکھنا، غریب کا مزاق اڑانا، اپنے" پیسے کے گن گانا۔۔ تب ہی آپ اونچے گنے جاتے ہو" ایان کے لبوں سے اٹکتا ایک ایک لفظ مریحہ کو ایک حقیقت نظر آ رہا تھا، وہ سامنے تکتے ایان کو کبھی دیکھتی کبھی اس کے چہرے پر گہری ہوتی افسردگی کو۔ وہ سوچ رہی تھی کس منہ سے وہ ایان کا مزاق اڑاتی رہی ہے۔۔

جب ہم بہت اچھے میں تھے، شاید میں بھی یہی کرتا تھا" مریحہ کچھ کہنے والی تھی جس پر ایان نے اچانک"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی بات کاٹ کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

ہمم مم "سنجیدہ نگاہ ایان کی آنکھوں میں ڈال کر جواب دیا"



اچھا چھوڑو، اپنے بارے میں بتاؤ؟" یکایک ایان نے چہرے پر دلچسپی کے آثار مجتمع کر کے مریحہ کے طرف " رخ کر کے پوچھا۔

اوہ تمہارے پاؤں میں تکلیف کم ہوئی؟" ایک نظر اس کے پیر پر پڑی جسے دیکھ کر ایان نے اگلا سوال کیا، " اور اس کے پیر کے قریب ہو کر دیکھنے لگا۔۔

مجھے لگتا ہے ہلکی سی سوجن ہو رہی ہے، اس کی سکائی کر دیتا ہوں صبح تک بہتر ہو جائے گا، ہمیں آگے بھی " جانا ہے" ایان نے اپنا مفلر اس کے پیر سے اتارا اور جلتی لکڑیوں سے گرم کر کے پیر کی سکائی شروع کر دی جس سے مریحہ کو قدرے آرام محسوس ہونے لگا

اچھا ایک بات بتاؤ، تمہاری دوستی سمیر سے کیسے اور کب ہوئی؟ وہ تو ایسا نہیں ہے" مریحہ نے دلچسپی سے " سوال کیا

سمیر میرے پرانے دوستوں میں سے ایک ہے، میرا پڑھائی میں دھیان بہت کم تھا، جس کی وجہ سے میں " ہمیشہ پڑھائی میں پیچھے ہی رہتا تھا، گھر والوں کی طرف سے کوئی فکر نہ تھی کیونکہ مجھے اپنے والد کے ساتھ بزنس جوائن کرنا تھا لیکن جب حالات بدلے تب مجھے احساس ہوا کے میں کتنا پیچھے رہ گیا ہوں، تب ایک بار میری ملاقات سمیر سے ہوئی اور اس نے میرا حال دیکھ کر مجھے بہت باتیں سنائیں اور مجھے یونی ورسٹی میں ایڈمیشن لینے پر مجبور کیا۔۔" ایان مریحہ کے پیر پر سکائی کرتے ہوئے بتا رہا تھا، اس کے لہجے میں تکلیف اور



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

درد کو بخوبی محسوس کرتی مریحہ اب اپنے برے رویئے پر نہایت شرمندہ تھی

"ایان آئی ایم سوری۔۔۔میں نے ہمیشہ تمہاری انسلٹ کی ہے، حالانکہ اس کی وجہ کوئی امیری نہیں، کیونکہ میں بھی تمہاری طرح ایک عام سی زندگی گزار رہی ہوں، لیکن نہ جانے کیوں کنول وغیرہ کے ساتھ رہ کر خود کو ان کی طرح ہی سمجھنے لگی۔۔آئی ایم رئیلی سوری" مریحہ نے اپنا پیر کھینچ کر ایان کو روکا اور اس کے چہرے کا بغور جائزہ لیتے ہوئے معافی طلب کی۔

وہ نہیں جانتی تھی کے جس شخص سے وہ اتنی نفرت کرتی رہی کن حالات سے گزر رہا ہے اور اس کا حال بھی مریحہ سے مختلف نہ تھا۔

"اٹس اوکے یار، کیا ہوا پیر کیوں کھینچ لیا؟" ایان نے معافی والی بات کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا

"ایک بات بتاؤ ایان" مریحہ نے ایان کے چہرے پر کچھ کھوجتے سوال کیا

"پوچھو"

"تمہیں کیسا لگتا ہے اب ایک بہت اچھی سی لائف گزار کر اس طرح مشکل حالات میں رہنا؟" مریحہ کا اچانک سوال ایان کو حیران کر گیا تھا، وہ سینے پر ہاتھ باندھے اب سوالیہ نظروں سے ایان کی جانب دیکھ رہی تھی

"سچ کہوں تو لائف وہی ہے، انداز بدل گئے ہیں، اور اس چیز کو میں نے بخوبی سمجھ لیا ہے، خود کو ایڈجسٹ کر لیا ہے، اور یہی وجہ ہے کے میں اپنے ان حالات میں بھی خوش ہوں۔اکثر جب انسان سے چیزیں چھن جاتی ہیں تو وہ ان کی آس میں ان کی تلاش میں اپنے موجودہ چیزوں کو نظر انداز کرتا رہتا ہے اس پر اکتفا نہیں کرتا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ انسان کو اپنے پاس موجود ہر چیز کی قدر اور اہمیت ہونی چاہئے اسے یہ سوچنا چاہئے کے جو سہولیات میرے پاس اب موجود ہیں بھلے وہ پہلے سے بہت کم ہیں لیکن ان چیزوں کے ساتھ بھی تو لوگ اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں۔۔اگر ہم اپنے پرانے حالات سے ہی باہر نہ نکلیں تو ہم اپنا آج بھی خراب کر بیٹھیں گے، پرانا کل تو ویسے بھی گزر چکا" ایان روانی میں اپنے دل کی باتیں کہتا چلا جا رہا تھا اور وہ نہیں جانتا تھا کے یہ سب مریحہ کے لئے کتنا اہم ہے، وہ یوں محسوس کر رہی تھی جیسے یہ سب باتیں اس کی اپنی زندگی کے بارے میں ہوں جنہیں وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

ایان اچھا تم اب آرام کر لو بہت تھک گئے ہو میں جانتی ہوں، میرا پیر بھی اب بہتر ہے سکائی کرنے کی وجہ" سے "مریحہ نے اپنے برابر میں جگہ بناتے ہوئے ایان سے کہا اور ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا

وہ مریحہ کے ساتھ آکر بیٹھ گیا اور ارد گرد کا ایک بار پھر جائزہ لینے لگا۔

آس پاس اچھی طرح تسلی کرنے کے بعد ایان پاؤں پسار کر بیٹھ گیا۔یوں مریحہ نے بھی ایان کو اپنے پاس دیکھ کر اطمینان محسوس کر کے آنکھیں موند لیں اور کب نیند کی آغوش میں چلی گئی اسے خبر ہی نہ ہوئی۔

مریحہ۔۔۔"ایان جو ارد گرد کا مسلسل جائزہ لے رہا تھا تو کبھی آوازوں کو سننے کو سانس روکتا، تو کبھی" موبائل کی ٹوٹی سکرین سے ٹائم دیکھتا وقت گزار رہا تھا، اسنے مریحہ کو مخاطب کیا اور جب اسکی جانب دیکھ کر اسکو سوتا ہوا پایا تو بے اختیار ہی اسکے لب تبسّم میں ڈھل گئے۔ایان کافی دیر مریحہ کو یک تک محبت پاش نظروں سے دیکھتا رہا۔

بلاشبہ مریحہ کے نقوش بہت جاذب تھے وہ کسی بھی اچھے بھلے انسان کو گھایل کر سکتی تھی، ساتھ میں بیٹھا یہ




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شخص دل و جان سے اس کا دیوانہ تھا مگر وہ اسکی سوچ سے بے نیاز نیند کی وادی میں کھوئی ہوئی تھی،ایان نے کچھ دیر اسے دیکھنے کے بعد اپنی نظریں مریحہ پر سے ہٹالیں کہ کہیں وہ جذبات کی رو میں آکر کوئی گستاخی نہ کر بیٹھے اور اور درخت کے تنے سے ٹیک لگا کر پر سکوں ہو گیا۔

ٹھنڈا تنی بڑھ چکی تھی کے دونوں جانب پتھروں سے کور اور دوسری دونوں جانب جلتی لکڑیوں کی تپش بھی اس کے لئے ناکافی تھی،اپنے بچاؤ کے تحت آگ تھوڑے فاصلے پر جلائی ہوئی تھی جو اس سردی میں انہیں مدد دے رہی تھی۔

دن بھر کی مشقّت سے یان کا روار واتھک چکا تھا،ایان نے اب اپنی آنکھیں موند لیں مگر نیند اس کی آنکھوں سے میلوں دور تھی،اسے فکر تھی تو مریحہ کی،وہ دوبارہ چوکنہ ہو کر بیٹھ گیا گویا مریحہ کی رکھوالی کر رہا ہو جو اس بات سے بے خبر پاؤں لمبے کئے اس کی جانب ذرا سا ڈھلک کر سو رہی تھی،چہرے پر چند شرارتی لٹیں ہوا کے جھونکوں کے ساتھ اڑتی اسے بے چین کرتیں نظر آرہی تھیں،ایان نے انہیں ہٹانے کی غرض سے ہاتھ چہرے کے قریب کیا،مگر کچھ سوچ کر واپس کھینچ لیا۔

اگر وہ جاگ گئی تو کیا سوچے گی۔۔۔"یہ خیال اسے واپس لے آیا اور وہ درخت سے ٹیک لگا کر ایک بار پھر" تھم گیا،پیر لمبے کئے آگ سے کچھ فاصلے پر تھے جبکہ مریحہ پیر سمٹائے ٹیک لگا کر سو رہی تھی،تھکن کی غرض سے اس نے اپنے پیر لمبے کئے کچھ دیر ہی گزاری تھی کے مریحہ نے بے ساختہ نیند میں رخ بدلا اور اپنا ہاتھ ایان کے کندھے کی جانب رکھ کر اپنے پیر لمبے کئے جو ایان کے پیروں کے اوپر دھر دیے۔

ایان اس صورتِ حال سے گھبرا کر سمٹنے کی کوشش میں ہی تھا کے مریحہ کی یکایک پیر کی جنبش سے آنکھ




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھلی،ایان گھبراہٹ اور ہچکچاہٹ میں جھٹ سے آنکھیں بند کر کے سوتا بن گیا، گویا نیند میں پیر ہلائے ہوں۔



مریحہ نے جوں جاگ کر اسے سوتا دیکھا اور اپنے پیر اس کے پیروں پر پائے، جھٹ سے اپنے پیر اور ہاتھ پیچھے کھینچ لئے اور سمٹ کے سیدھی بیٹھ گئی۔ وہ دل ہی دل میں شکر ادا کر رہی تھی کے ایان کو اس چیز کا نہیں پتہ اور وہ سو رہا ہے۔

ایان اس دوران سوتا بنا رہا اس خیال سے کے مریحہ کو اپنا آپ اس طرح پا کر شرمندگی محسوس نہ ہو۔۔اور ہوا بھی یوں۔

کیا بات تھی اس میں کے ایک ایک لمحہ، ہر ایک بات پر اس کا خیال کر رہا تھا، ہر چیز میں احتیاط برت رہا تھا، کہیں وہ ناراض نا ہونے پائے، کہیں وہ ان باتوں کو سچ نہ سمجھ بیٹھے جو کنول اس کے بارے میں کہا کرتی تھی۔

مریحہ کو یکایک ادھر ادھر دیکھ کر خوف در آیا، اور اس کا ڈر ایان کو سوتا پا کر بڑھ رہا تھا، تب اس نے دوبارہ ایان سے کندھا جوڑ کر سمٹ کر بیٹھ گئی اور آنکھیں موند لیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

چڑیوں کی چہچہاہٹ سے اس کی آنکھ کھلی، اس نے ایک نظر سامنے دیکھ کر محسوس کیا کہ وہ کہاں ہے، اور تھوڑی ہی دیر بعد اس کی حساسیات جاگی۔ وہ رات بھر جاگتا رہا البتہ روشنی پھوٹنے سے پہلے کچھ دیر سونے پایا تھا۔

اپنے کندھے پر اسے وزن محسوس ہوا تو دیکھا مریحا اس کا ایک بازو تھامے اس کے کندھے پر سر ٹکائے آرام



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے سو رہی ہے۔وہ خوف اور نیند کے زیر اثر بلکل جڑ کر سو رہی تھی۔ جیسے ہی اس کے حواس بیدار ہوئے کل کا سارا منظر اس کی آنکھوں میں گھوم گیا۔



پیار سے اسے آواز لگائی

"مریحہ۔۔اٹھو"

" مریحہ۔۔۔۔۔"

"اٹھو"

مگر وہ ٹس سے مس نا ہوئی۔اس کی سانسوں کے زیر و بام اس کی گہری نیند کا پتہ دے رہے تھے،اب ایان کچھ اونچی آواز میں مریحہ کا نام پکار رہا تھا ساتھ ہی اپنے کندھے کو حرکت دے رہا تھا جس سے اس کی گردن جنبش پا رہی تھی۔

یک دم مریحہ نے آنکھیں کھولیں جو کھل کر بند ہو رہی تھیں،چند لمحے گزرنے کے بعد جب سب واضح ہونے لگا اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا اور اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگی جو ایان کے بازو کے گرد لپٹا ہوا تھا،وہ خفیف سی فوراً سمٹ گئی اور ہاتھ ہٹا کر، نظریں چراتی ایان سے الگ ہوئی۔

سوری۔۔وہ۔۔نیند میں۔۔سوری۔۔پتا نہیں کیسے سو گئی۔۔"نیند کے باعث الفاظ اس کے منہ سے " ٹوٹ کر بہنے لگے۔

کوئی بات نہیں، چلیں اب؟"ایان زیرِ لب مسکرایا اور خود بھی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔"

آگ بجھ چکی تھی اور سردی اندر تک گھس رہی تھی،جوں اپنی جگہ چھوڑی، سردی کا احساس بڑھ سا گیا تھا۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صبح صادق کی ہلکی ہلکی سی کرنیں ہر طرف پھیل چکی تھیں، ہر طرف ہرا بھرا جنگل اور پہاڑ ہی پہاڑ نظر آرہے تھے، دور سے آتا ہوا پانی کا شور اور چڑیوں کی چہچہاہٹ ماحول میں رس گھول رہی تھی۔

ساتھ میں وہ انسان جس پر آپ اپنی جان بھی لٹادو، ایان کو یہ سب کسی خوش نما خواب سے کم نہیں لگ رہا تھا، ایک فرحت انگیز مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا۔

واہ وہ کتنا خوبصورت لگ رہا ہے سب کچھ "مریحہ اب اپنے پیروں پر مکمل کھڑی ہو چکی تھی ادھر اُدھر " دیکھ کر چہچہاتے ہوئے آنکھیں بند کر کے گہری سانس خارج کی تھی۔

ہاں بلکل، کسی خواب جیسا، ان جگہوں کی خاص بات یہی ہے کے رات میں جتنی خوفناک لگتی ہیں، دن میں " اتنی ہی حسین۔

ہاں بلکل، پر سکون لائف ہے یہاں کی "مریحہ نے ایان کی بات کی تائید کی اور خوشی سے دونوں ہاتھ پھیلا " کر دونوں جانب خوشی سے جھوم سی گئی۔

پاؤں کیسا ہے اب تمہارا" ایان نے اس کے پاؤں کی طرف اشارہ کر کے پوچھا"

بہت بہتر ہے، درد میں کافی کمی آگئی ہے، اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہے ایان "مریحہ نے تشکر آمیز لہجے " میں کہا، وہ سنبھل کر پیر پر ہلکا وزن دے کر قدم اٹھا رہی تھی۔

ارے تمہاری جگہ کوئی بھی ہوتا میں یہی کرتا، کیا تم چل سکتی ہو اب؟" ایان نے ارد گرد کا جائزہ لیتے " دریافت کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریحہ تم ٹھیک تو ہو نا" کنول تقریباً بھاگتی ہوئی قریب آئی تھی۔"

ساتھ ایک خونخوار نظر ایان پر ڈالی

ایان کے چہرے پر سمیر اور ساتھیوں کو دیکھ کر بے اختیار خوشی امڈ آئی تھی، قدم یکایک انہیں دیکھ کر تیز ہو گئے تھے

وہ دونوں آدھا سفر پیدل طے کر چکے تھے جب انہیں ایک جیپ سامنے سے آتی نظر آئی، وہ مقامی لوگ تھے جو راستے میں پہاڑ سے گرے بڑے سے پتھر کے سلسلے میں جا رہے تھے، ایان اور مریحہ کو اتنی صبح ایسے آتا دیکھ کر مدد کی غرض سے نہ صرف ساتھ بٹھا لیا بلکہ واپس ہوٹل تک چھوڑنے آئے جہاں سمیر اور کنول وغیرہ ان ہی کے لئے نکلنے کی تیاری میں کھڑے تھے۔

جیپ سے اتر کر مریحہ آگے چلتے ہوئے آ رہی تھی جبکہ ایان اس کے پیچھے تھا۔

کنول اگر مریحہ کی طرف لپکی تھی تو سمیر اسی طرح ایان کی طرف بڑھا تھا۔

"یار ایان کہاں رہ گیا تھا تو، سب لوگ یہاں پریشان تھے اور ہم اسی طرف آنے لگے تھے"

سمیر نے ایان کے قریب ہو کر گلے ملتے ہوئے کہا جو ابھی صرف مسکرا ہی رہا تھا اس سے پہلے کہ وہ لب کھول کر کچھ کہتا کنول ایک دم سے مریحہ کو چھوڑ کر ایان کی طرف پلٹی تھی۔

"کیا تھا یہ سب ہاں؟"

کنول نے دانت پیس کر شعلے برساتی آنکھوں سے ایان کو گھور کر سوال کیا۔

وہ ہکا بکا کنول کی شکل دیکھتا رہ گیا وہ اب سوالیہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" "جواب دو!! کیا تھا یہ سب؟ پاگل سمجھ رکھا ہے ہمیں

کنول نے تقریباً چیختے ہوئے پوچھا

کیا مطلب کیا تھا؟"ماتھے پر حیرت اور بھنویں سکیڑے وہ بوکھلا کر دیکھ رہا تھا"

"لڑکی کا ساتھ کیا ملا پورے دن کے لئے اسے لے کر غائب"

"تمہیں تو موقع چاہیئے تھا نا"

"اور جیسے ہی اس نے فرمائش کی تمہاری تو باچھیں کھل گئیں، فوراً لے چلے مریحہ کو"

یہ کیا کہہ رہی ہے سمیر؟"ایان اپنی حیرت پر قابو پانے سے قاصر تھا، وہ سوالیہ ہاتھ ہوا میں اٹھائے کبھی""

مطلب طلب نظروں سے مریحہ کی جانب دیکھتا تو کبھی سمیر کی جانب

کنول دانت پیسے لگاتار بولے جا رہی تھی

کنول میری بات سنو۔۔ایسا کچھ۔۔"مریحہ جلد کنول کے قریب آئی اور اسے سمجھانا چاہا"

ہر چہرے پر حیرت اور ماحول پر مکمل سناٹا چھا گیا تھا۔۔

" تم تو چپ ہی کرو پاگل لڑکی تم کیا جانو اس طرح کے شاطر لڑکوں"

کنول نے ہاتھ ہوا میں اٹھا کر گردن کو خم دے کر مریحہ کو بولنے سے روکا

اور خود پھر ایان کی طرف متوجہ ہوئی

یار سمیر اس کو سمجھا، کیا ہو گیا ہے اسے؟"ایان نے حیرانگی سے سمیر کی جانب دیکھ کر کہا، وہ صلح صفائی کی"

غرض سے کنول کی طرف بڑھا تھا، کنول کے اس اچانک حیران کن رویے سے سمیر بھی بوکھلا گیا تھا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے ؟مجھے کیا ہو گیا ہے؟تم زیادہ معصوم مت بنو، سمجھے تم!!چیپسٹر! یہ کیا ہوا ہے مریحہ کے پاؤن کو؟کیا"

"کیا ہے تم نے اس کے ساتھ؟

کنول نے مریحہ کی طرف دیکھ کر پھر غصے سے نظریں ایان پر گاڑھیں۔

"کنول غلط سمجھ رہی ہو تم ایان کا اس میں۔۔۔۔ "

مریحہ نے افسوس سے گردن ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر صفائی دینی چاہی

پر ابھی بات مکمل نہیں ہو پائی تھی کہ کنول پھر سے بپھر کر بولی

" مریحہ تم نہیں جانتی اس جیسے ترسے ہوئے لڑکوں کو "

"جہاں خوبصورت لڑکی اکیلی میسر ہوئی بس۔۔۔ "

کنول زہر اگلتے ہوئے حقارت زدہ نظروں سے ایان کو گھور رہی تھی۔

" کنول، دیکھو، ایسا کچھ بھی نہیں ہوا ہے، تم بلاوجہ اتنا بھڑک رہی ہو، ایک منٹ رکو"ایان نے جب کنول

کو کسی کی نا سنتے ہوئے دیکھا تو التجا کرتے ہوئے اس سے بولنا چاہا

بس بس زیادہ صفائی دینے کی ضرورت نہیں، سب سمجھتی ہوں میں!! تماشہ بنا دیا سارا ٹرپ خراب کر دیا

واٹ۔۔۔!!کنول تم کچھ زیادہ ہی بلاوجہ بول رہی ہو، اب اپنی زبان کو لگام دو زرا!!!ایان کے چہرے""

سے التجائیت کا رنگ بھک سے اڑا تھا اور سنجیدگی اور غصے نے جگہ بنائی تھی

"رعب کس بات کا دکھا رہے ہو تم ہاں؟؟الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے"

شہادت کی انگلی اٹھا کر ایان کو دکھاتے ہوئے کہا، کنول کا غصہ مزید بڑھ گیا تھا۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم نے کتنا پریشان کیا اندازہ ہے اور کیا حالت بنا دی اس کی'' کنول نے بے چارگی سے مریحہ کی طرف " دیکھا



سمیر، اس کو سمجھایا رہا، یہ اپنی حد سے آگے بڑھ رہی ہے، اب بہت ہو گیا"ایان نے بے زارگی سے سمیر کی" طرف مڑ کر کہا، جو مسلسل کنول کو چپ ہونے کی التجاء کر رہا تھا اور وہاں سے لے جانے کی کوشش میں تھا۔

" کنول اس نے مدد کی ہے میری ہر طرح سے یار ایسا کچھ نہیں تم جو کہہ رہی ہو اسے "

مریحہ نے پیشانی ہر بل ڈالے آگے ہوتے ہوئے وضاحت دی پر کنول تو جیسے اسے سن ہی نہیں رہی تھی

کنول نے جھٹ سے آگے بڑھ کر ایان کو کندھے سے پکڑا اور اس کا رخ اپنی طرف گھمایا

جا کہاں رہے ہو تم ایسے؟ سننے کی ہمت نہیں ہے تم میں "کمر پر ہاتھ رکھ کے اس نے ہوا میں ہاتھ لہراتے" ہوئے کہا

تم جیسے لڑکوں کا یہی مسئلہ ہے، اچھے لوگوں کو ساتھ مل جائے تو ان سے دوستی گاڑھ لیتے ہیں، اور ان " " کے پیسوں پر مزے کرتے ہیں، اور یہاں تو گھومنے پھرنے کا مل ہی رہا ہے، اور لڑکی کا ساتھ بھی مل گیا، مزے سے اسے لے کر چلے گئے تم، تمہاری اوقات ہی نہیں کے ساتھ رکھا جائے "کنول نے زمین پر تھوکتے ہوئے، زمین پر اپنی ایڑھی پٹخ کر ایان کو کہا جو اب تک حیرت سے اس کے رویے کو دیکھ رہا تھا

کنول کنول،، پلیز۔۔ کیا ہو گیا تمہیں، تم کیا بولے جا رہی ہو؟؟؟"سمیر اچانک بیچ میں کودا تھا جو کافی دیر" محض اسے چپ کرانے کی کوشش میں تھا۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلو یار بعد میں بات کرتے ہیں اس پر، چلو کنول، مریحہ تم لوگ اندر چلو" وہ کنول کو کاندھے سے تھامے "
موڑ کر ہوٹل کی جانب لے جانے کی غرض سے پلٹ رہا تھا ایان کی آواز پر جم سا گیا۔
"!اووو ہیلووو!!! بس!! بہت ہوا تمہارا!! بہت دیر سے بکواس سن رہا ہوں میں "
کنول اس کی گرج دار آواز پر ایک پل کو ساکن ہو گئی۔
وہ کہتے ہوئے کنول کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا، اپنے بھرپور قد و کاٹھ اور اب کی بار ایک مختلف آواز اور لہجے میں گرجتا وہ ایک لمحے میں ہی سمیر، کنول، جویریہ جو کچھ فاصلے پر کھڑی سن رہی تھی سب کی آنکھیں باہر نکلنے کا سبب بن گیا تھا۔
مریحہ کا منہ اس کے انداز پر کھلا سا رہ گیا تھا۔
آج سے پہلے وہ کبھی اتنی اونچی اور بھاری آواز اور ایسے لب و لہجے میں بولتا اس نے نہیں سنا تھا۔
یہ تم بات کس طرح کر رہے ہو مجھ سے" کنول نے اپنے غصے کا اثر برقرار رکھنے کے لئے ایک بار پھر "
آنکھیں نکالیں پر اندر سے وہ بھی ایان کے لہجے پر ایک دم دہل گئی تھی
تمہاری اوقات کیا ہے، سمجھتی کیا ہو تم خود کو؟؟ اتنی دیر سے تمہاری بکواس اس لئے سن رہا تھا کے تم سمیر "
کی دوست ہو" ایان نے کنول کی بات کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے کڑک دار آواز میں کہا۔
ایک منٹ ایک منٹ" کنول نے کچھ بولنے کے لیے لب کھولے ہی تھے جب ایان نے ہوا میں ہاتھ اٹھا کر "
اسے بولنے سے روکا، ماتھے پر شکن گہرے تھے اور چہرہ تزلیل کے احساس سے سرخ ہو رہا تھا کنپٹی کی رگیں
اور جبڑے ضبط کی آخری حد پر ہونے کی وجہ سے ابھرے ہوئے تھے ۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی میں بول رہا ہوں تم سنو گی اب سمجھی "

ایان غرایا تو کنول نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔ وہ ایک انگشت انگلی ہوا میں معلق کیے اس کے بلکل سامنے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا تھا۔ کنول کے بلکل پیچھے مریحہ کا چہرہ بغور ایان کے اس روپ کو دیکھ رہا تھا۔

" تم سمجھتی ہو تم دولت مند ہو تو ساری طاقت تمھاری ہے جب چاہو جسے چاہو جو بول دو کوئی کچھ نہیں "

" !!! کہے گا؟؟ لوگوں کو اپنی دولت کے بل پر تم کیڑے مکوڑوں سے بھی کمتر سمجھتی ہو نا

ہو کیا چیز آخر تم، جب دل کیا کسی کے کردار کی دھجیاں اڑا دیں، جب دل کیا کوئی بھی الزام لگا دیا، غربت کا "

"طعنہ دے دیا

وہ اتنے غصے میں بول رہا تھا کہ سب سن ہو گئے تھے ۔ جو جہاں جہاں چل رہا تھا وہیں رک گیا تھا۔ گونج رہی تھی تو صرف اس کی گرج دار بارعب آواز ۔

" اپنی دولت کو ایک طرف رکھو اور خود کو دیکھو، کیا ہو تم؟؟ تم اپنے بل پر کیا کر سکتی ہو؟؟ کیا طاقت رکھتی ہو؟ تمہارے ساتھ میں اگر ایک ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی سے نکال کر لڑکی کھڑی کر دوں تو وہ شخصیت اور اہلیت میں تم سے آگے ہو گی، تمہارے پاس ہے ہی کیا؟؟ "

ایان نے ہاتھ کے اشارے سے اوپر سے نیچے کنول کو دیکھا۔ لہجے میں رعب اور طنز دونوں کی آمیزیش تھی۔ لبوں پر بھی تمسخرانہ مسکراہٹ تھی۔ کنول نے اس کی اس باتوں پر پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی زبان تو ایان کے اس انداز اور باتوں پر تالو سے جا چپکی تھی وہ اتنا قریب کھڑا غرا رہا تھا۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں سب برداشت کر سکتا ہوں پر میرے کردار کے بارے میں بات کرنے والی تم ہوتی کون ہو؟۔۔۔۔"
آج معاف کر رہا ہوں آج کے بعد میرے کردار کے بارے میں ایک لفظ بھی نکلا تمھارے منہ سے
تو۔۔۔۔"ایان نے اپنے الفاظ ضبط کر لئے اور اس کے چہرے کے قریب لا کر مٹھیاں بھینچی تھیں۔کنول
نے ڈر کر آنکھیں بند کیں سب حیرت سے منہ کھولے کبھی ایان کو دیکھ رہے تھے تو کبھی کنول کو جواب
گنگ کھڑی تھی۔

" اپنی بربادی کی تم خود زمہ دار ہو گی سمجھی "

بھاری سی پھٹتی آواز میں وہ دھاڑا اور پھر وہاں رکا نہیں تھا۔

تیز تیز قدم اٹھاتا سیدھا ہوٹل میں گھس گیا اس بات سے یکسر بے خبر کے باقی سب اس وقت بھی حیرت زدہ
مجسم بنے کھڑے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کندھے پر دوپٹے کو درست کرتی ایک ہاتھ سے فائل کو سنبھالتی ہو آگے بڑھی تھی۔ہلکے سے گلابی رنگ
کے جوڑے میں ملبوس وہ نک سک سے تیار ہوئی تھی۔جاذب نظر ہلکا سا میک اپ اسے اور پر کشش بنا رہا تھا
۔

وہ یوں بے یقین سی آفس کی عمارت کو گردن گھما گھما کر ستائیشی نظروں سے دیکھتی آگے بڑھی۔مین گیٹ
سے اندر داخل ہوئی تو ایسا لگا جیسے کسی الگ ہی دنیا میں آ گئی ہو۔ایسا لگ رہا تھا جیسے نا صرف دروازے شیشے
کے ہیں بلکہ فرش بھی شیشے کا ہو۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ بار بار اپنا تھوک نگلتے حیرت پر قابو پاتی ریسپیشن تک پہنچی تھی۔

"ایکسکیوزمی"



دھیمی سی سہمی آواز میں اس نے ریسپیشن پر موجود لڑکی کو مخاطب کیا جو سر جھکائے کچھ لکھنے میں مصروف تھی ۔

"ہاؤ کین آئی ہیلپ یو میم"

How can I help you mam

ریسپیشن پر موجود لڑکی نے سر اٹھایا اور مسکراتے ہوئے سوالیہ انداز میں مریحہ کی طرف کر پوچھا جو ابھی بھی لڑکی کو مخاطب کرنے کے بعد ارد گرد ستائشی نظروں سے دیکھ رہی تھی ۔

جگہ جگہ قیمتی ساز و سامان آفس کے مالکان کے ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھا ہر چیز نفیس اور بیش قیمت دکھ رہی تھی

وہ ایک چیز کو سراہ کر دوسری کی طرف دیکھتی تو مبہوت سی رہ جاتی جگہ جگہ پڑے مختلف ڈیکوریشن پیس، صوفے کاؤچ ڈیسک حتی کہ ہر ہر چیز ایسی تھی جو نفیس تھی۔

لڑکی کی آواز پر وہ سحر سے باہر نکلی اور فوری اس کی طرف متوجہ ہوئی جو مریحہ کے یوں ہونق بن کر ارد گرد دیکھنے پر اب مسکرا رہی تھی۔

" "مجھے اصغر درید صاحب سے ملنا ہے، میرا مطلب ہے ان کی طرف سے انٹرویو کال آئی تھی

مریحہ نے اعتماد کو بحال کرتے ہوئے شائستگی سے سامنے کھڑی لڑکی سے پوچھا ۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

Your good name?

لڑکی نے دریافت کیا



اچھا آپ سامنے بیٹھ جائیں میں پوچھ لیتی ہوں "نام جاننے کے بعد مریحہ کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے انٹر کام "

اٹھایا تھا

جی آپ فورتھ فلور پر چلی جائیں، سر اصغر کا روپ آپ کے لیفٹ پر پڑے گا "لفٹ کی طرف اشارہ کرتی "

وہ لڑکی مریحہ کو مسکرا کر بتا رہی تھی۔

فورتھ فلور پر پہنچ کر وہ دروازے سے داخل ہو کر ہال نما بڑے سے کمرے میں داخل ہوئی جس میں دونوں جانب کیبن نما میز پر لوگ کام کرنے میں مصروف تھے، یہ ایک جدید طرز کا بنا ہوا آفس تھا، اندر داخل ہوتے ہی خوشبو کا ایک انوکھا احساس ہوا نہایت دل لبھانے والا تھا، ہال کے وسط میں گزرگاہ پر چلتی ہوئی وہ آگے بڑھ رہی تھی، ہاتھوں سے فائل کو ایسے تھام رکھا تھا جیسے اس کا سہارا ہو۔ چند قدم آگے شیشے کے روم نما بڑے کیبن بنے ہوئے تھے، ایک صاحب سے معلوم کر کے وہ آخری والے کیبن کے دروازے پر پہنچ گئی جو دوسرے رومز کے مقابلے میں قدرے بڑا تھا۔

شیشے کے دروازے کو آہستگی سے دستک دے کر وہ اب دروازے کو کھول چکی تھی، نظروں سے اجازت چاہی جو سامنے وسیع عریض میز کے پیچھے ایک چالیس سال کے لگ بھگ نفیس شخص نے گردن ہلا کے دی ۔اور ہاتھ کے اشارے سے میز کے آگے لگی کرسی کی طرف اشارہ کیا

مریحہ کے بیٹھتے ہی اس نے لیپ ٹاپ سے نظریں اٹھا کر اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے اپنے چہرے سے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عینک اتار کر میز پر رکھی تھی۔

کرسی پر بیٹھ کر مریحہ نے فائل کو ان کی طرف بڑھایا جو مریحہ کی جانب کی طرف متوجہ ہو چکے تھے

مریحہ شیخ؟ رائٹ "اس نے عینک نیچے کر کے ایک نظر مریحہ کی جانب اٹھا کر پوچھا"

"یس سر"

مریحہ نے بلاجواز کندھے پر دوپٹہ درست کیا، دل کانپ رہا تھا

وہ زندگی میں پہلی بار انٹرویو دے رہی تھی وہ بھی ایک ایسی کمپنی میں جہاں اسے ہر نظر پر متاثر کن چیز دیکھنے کو مل رہی تھی، آفس کی بناوٹ و سجاوٹ سے، لوگ، ماحول اور جگہ سب کچھ غیر معمولی متاثر کن تھا۔

سامنے بیٹھے صاحب اصغر درید اس سے سوال کر رہے تھے اور وہ بری طرح کانپتی ہتھیلیوں کو قابو کرتی جواب دے رہی تھی۔ پتا نہیں کیوں لگ رہا تھا کچھ بھی تو سہی نہیں ہو رہا ہے اتنی بڑی کمپنی تھی اور وہ توڈھنگ سے انٹرویو بھی نہیں دے پا رہی تھی۔ ہر سوال کا جواب وہ بوکھلاہٹ میں دے رہی تھی۔

چند ایک سوالات کے بعد وہ اب فائل بند کیے غور سے مریحہ کی طرف دیکھ رہے تھے۔

افف لگتا ہے ابھی سے بھگا دیں گے مجھے "مریحہ کے دل کی دھڑکن اتنی تیز ہوئی تھی کہ گال بھی تپنے لگے" تھے یوں لگا جیسے سامنے بیٹھا مینجر ابھی چند باتیں سنا کر کہے گا آپ تو اس جاب کے قابل ہی نہیں ہیں۔

مس مریحہ آپ اتنی پریشان کیوں دکھائی دے رہی ہیں۔ آپ کا انٹرویو ہو چکا ہے اب آپ کچھ اس کمپنی " "کے بارے میں جاننا چاہتی ہیں تو پوچھ سکتی ہیں

اصغر درید نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے نرم سے لہجے میں مریحہ کو مخاطب کیا تو وہ چونک




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کر اپنے خیالوں سے باہر آئی سامنے بیٹھے شخص کا رویہ اور سوال اس کی سوچ کے بلکل بر عکس تھا۔

"وہ۔۔دراصل سر، میں نے بہت سی فرمز میں اپلائی کیا تھا اور کافی لوگوں کو کہہ رکھا تھا، مجھے کچھ اندازہ نہیں ہو پا رہا کے یہاں کس طرح کال آئی ہے"

مریحہ نے خجل ہوتے ہوئے اپنے ذہن میں بار بار سر اٹھاتا سوال پوچھ ڈالا تھا اس کو جاب کی تو اشد ضرورت تھی جس کے لیے وہ مختلف کمپنیز میں اپلائی کرتی رہی تھی لیکن یہاں اے ٹیک A A Tech کی کال کس طرح آئی تھی وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

"انہوں نے مسکرا کر مریحہ کی پریشانی کو اچھا یعنی آپ جانتی ہی نہیں آپ کو یہاں کیسے کال کیا گیا ہے؟" قبول کرتے ہوئے پوچھا

"جی سر "

"انہوں نے مریحہ سے سوال کیا اور تصدیق چاہی آپکے کوئی جاننے والے ہیں سمیر صاحب "

"جی جی۔۔ سمیر میرے یونی فیلو ہیں" مریحہ نے جھٹ سے جواب دیا"

"انکی ہمارے باس سے بات ہوئی ہے، انہی کے ریفرینس سے آپ کو کال کیا گیا ہے "

اصغر کی بات پر مریحہ کے الجھتے ذہن کو جیسے سکون ملا تھا "اوہ اچھا" عجیب ہے سمیر مجھے تو بتاتا ایک دفعہ ایک دم جیسے سب کچھ پر سکون سا ہو گیا تھا۔

"مس مریحہ ایسا ہے کہ یہ ایک سافٹ ویئیر ہاؤس ہے اور یہاں ریسرچ ڈپارٹمنٹ میں ضرورت کے تحت آپ کو کال کی گئی تھی، آپ کے انٹرویو کے جواب میں آپ کو کال آجائے گی۔۔۔" روانی میں بتاتے





CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوئے انہوں نے بات کو سمیٹا تھا۔

اصغر درید کا لہجہ ایک دم سے بدل گیا تھا وہ جو سمیر کا نام سن کر مطمئن سی ہو گئی تھی ان کے بعد میں بتانے کی بات پر مایوس سی ہو کر اٹھی تھی۔

فائل اٹھا کر ایک چور سی نظر سامنے بیٹھے شخص پر ڈالی جو پھر سے گلاسز لگائے بے نیازی سے لیپ ٹاپ سکرین پر نظریں جما چکا تھا ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں نے آج سے پہلے ایان کو کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا اف اس کی آنکھیں دیکھیں تھیں مجھے تو ڈر "

" لگ رہا تھا تمہیں بیچ میں ہی تھپڑ نا مار دے

مریحہ نے بیگ کو گھاس پر رکھتے ہوئے سامنے بیٹھی کنول کو کن اکھیوں سے دیکھا ۔ یونیورسٹی کے لاسٹ لیکچر کے بعد وہ اب لان میں آئی تھیں مریحہ کی اس بات پر کنول نے جل بھن کر اس کی طرف دیکھا ۔

" غصہ۔۔۔ ہن۔ہ۔ہ۔۔ہ۔، میری جوتی۔۔ویسے ہی بھاؤ کھا رہا تھا "

کنول نے ناک چڑھا کر پیشانی پر بل ڈالے حد درجہ حقارت سے جواب دیا۔

سوات سے واپسی کے بعد آج ان کی اس ٹاپک پر کھل کر بات ہو رہی تھی۔ مریحہ نے انٹرویو کی وجہ سے ایک دن یونیورسٹی سے آف کیا تھا اور تین دن ویسے بھی اتنے بزی تھے کہ وہ جلدی گھر چلی جاتی تھی۔ ویسے بھی اس دن کی لڑائی کے بعد سب چپ چپ سے تھے کوئی کسی سے بات نہیں کرتا تھا اور ایان تو دکھائی تک




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں دیا تھا چار دن سے۔

اور وہ آج جلدی فارغ ہوئیں تھیں تو کنول نے ہی ایان کا نام سن کر اس دن کی بات کو چھیڑ لیا تھا۔

بقول کنول کے وہ ایان کے بارے میں جو بھی مثبت خیال لے بیٹھی ہے سب غلط ہیں وہ ایک نمبر کا بد کردار لڑکا ہے۔

کچھ لوگ ویسے ہی سچ سن کر آپے سے باہر ہو جاتے ہیں اور اس کی اوقات دکھائی تھی نہ اس دن میں نے،"

"بس اسی لیے بھڑک گیا، کمینہ سالہ

کنول اب گھاس کو انگلی کی پوروں سے پکڑ پکڑ کر ایسے کھینچ رہی تھی جیسے اس دن ایان کے غصے کے آگے کچھ نہ بول پانے کا سارا بدلہ وہ اس گھاس سے لے رہی ہو۔

" کنول تم اوور ریکیٹ کر گئی تھی اس دن دراصل۔۔۔ "

مریحہ نے نرمی سے کہتے ہوئے اس کی بات کی نفی کرنی چاہی تو اس نے تنک کر بات کاٹ دی۔

تم تو جب سے آئی ہو کچھ زیادہ ہی اس کی فیور میں بات کرنے لگی ہو، میں تمہیں بتا رہی ہوں مریحہ، " ”

تم۔۔۔ تمہیں کچھ نہیں پتا یار ایسے لڑکوں کے بارے میں میں جانتی ہوں سب، ایک نمبر کا چیپ انسان ہے

"ایان بلڈی پور کہیں کا

کنول کا لہجہ حقارت لیے ہوئے تھا دانت پیسے ناک کے نتھنے پھلائے وہ اپنی بھر پور بھڑاس نکال رہی تھی ۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" تم دیکھنا اس دن کی اپنی انسلٹ کا بدلہ میں کیسے لیتی ہوں اس سے آیا بڑا مجھے آنکھیں دکھانے والا "

کنول نے سر کو ہوا میں مارا۔

" اچھا نہ چھوڑو بھی اب ویسے بھی وہ آجکل دکھائی ہی نہیں دے رہا یونیورسٹی میں "

مریحہ کو اب اس کے مسلسل ایان کو کوسنے پر کوفت سی ہونے لگی تھی جو بھی تھا سوات میں گزاری گئی ایان کے ساتھ ایک رات وہ بلکل فراموش نہیں کر سکتی تھی۔ وہ اگر چاہتا تو وہ کسی بھی طرح کی جسارت کر سکتا تھا وہ اس طرح بے باکی سے اس کے بازو پر سر رکھے اس کے ساتھ لگ کر سو رہی تھی۔

"بھاگ گیا ہو گا ڈر کر، یہ میرا سامنا کرنے کی جرات نہیں ہو گی"

کنول نے تلخ لہجے میں اپنا جواز گھڑا۔

نہیں ایسا بلکل بھی نہیں ہے، تم غلط سوچ رہی ہو، وہ اپنے گاؤں گیا ہے، والد صاحب کی طبیعت ٹھیک نہیں"

"اس کے

سمیر کی عقب سے آتی آواز پر دونوں نے چونک کر پیچھے دیکھا وہ پتہ نہیں کب سے کھڑا ان کی گفتگو سن رہا تھا ۔اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتیں سمیر افسوس سے سر کو ہوا میں گھماتا کنول پر خفگی بھری نظر ڈال کر آگے بڑھ گیا۔ جبکہ کنول حیرانگی سے یکے بعد دیگرے ایان کے دونوں ہمدردوں کی جانب دیکھتی رہ گئی۔۔۔

*******

مریحہ بیٹا" شہناز بیگم نے اسے اکیلا پا کر ساتھ پلنگ پر بیٹھتے ہوئے متوجہ کیا "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی امی جان" وہ نہایت ادب سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی اور موبائل فون ایک طرف رکھ کر امی کی طرف متوجہ ہوئی۔۔ "

مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے" شہناز بیگم نے ایک گہری نگاہ مریحہ کی آنکھوں میں ڈال کر کہا۔ "

جی امی کیا بات ہے؟" گردن گھما کر وہ پوری طرح امی کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔ "

بیٹا یہ ایان کون ہے؟" شہناز بیگم نے غیر معمولی سنجیدگی سے پوچھا۔۔ "

" ایان۔۔آپ۔۔۔آپ کیوں پوچھ رہی ہیں امی؟ "

ان کے منہ سے ایان کا نام سن کر وہ حیرت زدہ تھی، الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر نکل رہے تھے۔اس نے تو کبھی سرسری سا بھی ذکر نہیں کیا تھا ایان کا ان کے سامنے، البتہ کنول کا اور دوسری لڑکیوں کا وہ اکثر ذکر کرتی تھی۔

بیٹا جب پوچھ رہی ہوں تو کوئی نہ کوئی وجہ تو ہو گی نا" شہناز بیگم نے پر اسرار سے لہجے میں جواب دیا اور" نگاہیں مریحہ کے چہرے پر کچھ کھوج رہی تھیں

" امی کلاس فیلو ہے اور گروپ میں ساتھ ہے۔۔۔۔بس "

مریحہ نے لہجہ نارمل رکھتے ہوئے کندھے اچکائے، پر ان کا یوں عجیب سے لہجے میں ایان کے بارے میں پوچھنا پریشانی میں مبتلہ کر رہا تھا، آخر ایان کے بارے میں یہ کیوں پوچھ رہی ہیں۔۔کوئی تو بات ہے۔

وہ تمہارے ساتھ ٹرپ پر بھی تھا" انہوں نے سوالیہ نظریں مریحہ کی آنکھوں میں گاڑھ دی تھیں"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریحہ نے ان کے سوال پر چونک کر دیکھا انہیں

" جی۔۔۔جی تھا امی وہ پر آپ ایسے کیوں پوچھ رہی ہیں "



مریحہ نے بھنویں سکیڑے پوچھا۔حیرت اور بڑھ گئی تھی

اس پل وہ مریحہ کی ہر ہر حرکت کو محفوظ کر رہی تھیں اور غیر معمولی توجہ اور نگاہیں مریحہ کو کھوجنے میں مصروف تھیں، جس پر مریحہ کے ذہن میں، سیکنڈوں میں بہت کچھ گھوم گیا تھا

بیٹا آپ نے مجھ سے ذکر تو نہیں کیا تھا جانے سے پہلے "انہوں نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا "

" امی وہ اچانک وہاں بعد میں پہنچا تھا پہلے۔۔۔پہلے کوئی پلان نہیں تھا "

مریحہ نے نظریں چرائیں،اب ان کو کیا جواب دیتی کہ کیوں ذکر نہیں کیا تھا اس سب کا۔

مریحہ ،مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے،اور مجھے پتا ہے میری بیٹی کبھی کوئی غلط کام نہیں کر سکتی، لیکن جو کچھ میں نے سنا ہے، میں تم سے اس کی تصدیق چاہتی ہوں،اور میں یہ بھی جانتی ہوں میری بیٹی مجھ سے جھوٹ نہیں بولے گی "شہناز بیگم نے اپنائیت کے ساتھ کہا

" ک۔۔۔کیا سنا ہے "

حیرت سے آنکھیں پھیلا کر سوال کیا

"تم اس لڑکے کے ساتھ ایک رات اکیلی رہی؟"

انہوں نے سنجیدہ لہجے میں پر دو ٹوک بات کی۔

اوہ خدایا ان تک یہ ساری بات کیسے پہنچی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریحہ نے الجھ کر ان کی طرف دیکھا

پر وہ یوں ہی بیٹھی تھیں جواب کی منتظر

امی اگر آپ کچھ ایسا ویسا سوچ رہی ہیں تو ایسا کچھ نہیں ہوا"

ہوا یہ تھا کہ میں اور وہ اکیلے ایک جگہ پھنس گ ئے تھے "

" ہم لوگ باقی گروپ سے بچھڑ گ ئے تھے

مریحہ نے شائستگی سے بات کو زیادہ طول نا دیتے ہوئے صفائی دی

"تمہیں میں جانتی ہوں میری تربیت ہے پر وہ لڑکا۔۔"

ان کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی جب مریحہ نے کاٹ دی بات

" امی وہ بہت اچھا لڑکا ہے متوسط طبقے سے تعلق ہے بہت عزت کرنے والا ہے "

" ایسا ویسا کچھ بھی نہیں ہوا مجھ پر بھروسہ ہے آپکو "

مریحہ نے ان کو کندھوں سے پکڑ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا

وہ لب بھینچے سر اثبات میں ہلا گئی تھیں

" تھنکیو امی "

مریحہ ان کے گلے لگی پر پھر جھٹکا کھا کر پیچھے ہوئی

" اب مجھے یہ بتائیں یہ سب آپ کو کس نے بتایا "

اب پیشانی پر بل تھے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" تم چھپاؤ گی تو کیا مجھے نہیں پتا چلے گا ماں ہوں تمھاری جو بات تمھارے دل میں ہو وہ مجھے الہام ہو جاتی "

انہوں نے خفگی سے بے تکا جواز گھڑا

امی یہ عمو شنل باتیں مت کریں سیدھا سیدھا بتائیں کس نے بتایا۔۔میرے لیے یہ بات اتنی اہمیت نہیں "

"رکھتی تھی اس لیے نہیں بتائی

" اور میرے دل میں ایسا کچھ نہیں اس کو لے کر "

مریحہ نے گہری سانس لی اور چڑ کر کہا

اس کے اعصاب شل ہونے لگے تھے آخر کو امی تک یہ بات پہنچی کیسے

" وہ تمھاری دوست کنول نے بتایا۔۔کہ وہ لڑکا اچھا نہیں ہے "

تو ان محترمہ نے غصہ نکالا ہے۔۔۔مریحہ نے دل میں سوچا

امی بات دراصل یہ ہے کہ وہ لڑکا اچھا ہے شریف ہے بس کنول کی اس کے ساتھ جھڑپ ہو گئی تھی بس "

"وہی غصہ نکال رہی جگہ جگہ

مریحہ نے گہری سانس خارج کرتے ہوئے بات سنبھالی ۔اب ان کے چہرے پر کچھ سکون دکھائی دینے لگا تھا۔ مریحہ پھر سے ان کے گلے لگی پر نگاہیں پر سوچ انداز میں سامنے دیوار پر جمی تھیں۔

کنول نے یہ بہت عجیب حرکت کی تھی اسے رہ رہ کر کنول پر غصہ آرہا تھا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنی میز پر بیٹھی وہ لیپ ٹاپ پر کام میں مصروف تھی،پرسوں ہی اس نے ایک پراجیکٹ مکمل کر کے مینیجر کو




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھجوایا تھا،اپنے کام سے مکمل طور پر مطمئن وہ اب پروجیکٹ پر رسپانس کی اچھی امید لئے بیٹھی تھی چونکہ یہ اس کا پہلا ٹاسک تھا۔



اگلے پروجیکٹ کے بارے میں سر اصغر نے سرسری سا سمجھا دیا تھا جس سلسلے میں بیٹھی وہ نیٹ پر سرچنگ میں مصروف تھی۔

فون کی گھنٹی بجی اور اسے اصغر درید کے روم میں بلایا گیا تھا۔

اپنی میز پر اجیکٹ کی فائل اور پرنٹ آؤٹ اٹھائے وہ اصغر درید کے روم کی طرف چل دی۔

جی سر آپ نے بلایا"کمرے میں داخل ہو کر اس نے ادب سے سلام کر کے دریافت کیا۔"

کیا میں نے آپ کو پراجیکٹ کی تھیم نہیں سمجھائی تھی؟"اصغر درید نے سپاٹ لہجے میں استفسار کیا "

سر۔۔۔سر سمجھائی تھی۔۔"ماتھے پر بل پڑے تھے "

کیا میں نے پراجیکٹ کا اوورویو نہیں دیا تھا؟"ہاتھ ہوا میں لہراتے سوالیہ پوچھا "

کیا کچھ غلط ہو گیا ہے۔۔یہ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں،انہوں نے اس طرح تو آج تک کبھی بات نہیں کی۔۔

نہیں سر آپ نے بلکل مجھے پورا سمجھایا تھا،لیکن سر معذرت کچھ اگر غلط ہو گیا تو،کہاں مسٹیک ہوئی "

ہے"وہ بناء سمجھے ہی اپنی غلطی تسلیم کر چکی تھی مگر اصغر درید سے کچھ پوچھنے کی ہمت نہیں ہو پا رہی تھی اس نے سر جھکا لیا

آپ کا یہ پہلا پراجیکٹ تھا اور یہ آدمانی صاحب نے ریجیکٹ کر دیا ہے،ان کا کہنا ہے کے اس پر ریسرچ "

"بلکل نہیں کی گئی،اور کسی دوسرے ورکر سے پراجیکٹ بنوانے کی ذمہ داری دے دی ہے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھیں مریحہ، آپ کو جو ای میل پر گائڈ لائن دی گئی تھی، آپ نے شاید اسے پوری طرح فالو نہیں کیا، " ایک بار پھر اس پر غور کریں اور اپنی مسٹیک کو آئیڈینٹی فائی کریں" سنجیدگی سے کہتے ہوئے فائل مریحہ کی طرف بڑھادی۔

معلوم ایسا ہوتا تھا جیسے وہ زمین میں ڈھے گئی ہو، اتنے دن کی محنت اور ایک پل میں ضائع، اور کوئی دوسرا موقع بھی نہیں۔۔اس کے کندھے اس ذلت کے بوجھ سے ڈھل گئے تھے۔

سر لیکن مجھے ایک موقع دوبارہ دیں، میں اس پر دوبارہ کام کر کے ری سبمٹ کرنا چاہتی ہوں پلیز" اس نے" مودبانہ لہجے میں درخواست کی۔

سوری مریحہ، اس پراجیکٹ کو فرحاد کی طرف فارورڈ کر دیا گیا ہے، آدمانی صاحب اس پر مزید ڈیلے " برداشت نہیں کریں گے۔" اصغر درید نے کہتے ہوئے دروازے کی جانب اشارہ کیا

دھیمے قدم بڑھاتی وہ زمین میں گڑھی نظریں لیتے اپنی میز کی جانب بڑھ رہی تھی۔

عجیب کوئی کھڑوس انسان ہے، جانتا بھی ہے کہ پہلی بار دیا ہے پراجیکٹ پھر بھی اس طرح واپس لینے کی کیا تک تھی، بندہ کچھ اصلاح کر دے، کوئی گائڈ لائن دے دے، پر نہیں پراجیکٹ اونر ہی چینج کر دیا سیدھا۔۔ منحوس کہیں کا !!

ابھی کچھ دن پہلے ہی ایچ آر ڈپارٹمنٹ کی طرف سے محض 2 روز لیٹ آنے پر بلوایا گیا تھا، اور ایڈمن مینیجر کے منہ سے بھی یہی بات سنی تھی کے آدمانی سر ٹائم مینیجمینٹ کے معاملے میں کافی سخت ہیں۔

دل ہی دل میں بڑبڑاتی وہ اب اپنی میز پر بیٹھ چکی تھی، نظریں ارد گرد فرحاد کو ڈھونڈ رہی تھیں جو اب اس




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پراجیکٹ پر کام کرنے والا تھا لیکن شاید وہ موجود نہیں تھا۔

بڑبڑاتی ہوئی ایک بار پھر لیپ ٹاپ پر مصروف ہو گئی۔

ایک خیال سا دماغ میں ابھرا جس کے زیر اثر کچھ دیر میں اس نے اچانک آفس امپلائی ڈائریکٹری سے ایک نمبر ملا کر ڈائل کیا۔

دوسری طرف ایک بھاری آواز سنائی دی، جسے سن کر مریحہ کا جوشیلا لہجہ قدرے تھم گیا۔

آدمانی سر "اس نے ہچکچاتے ہوئے سوال کیا "

جی بات کر رہا ہوں "دوسی جانب سے آواز آئی "

سر میں مریحہ بات کر رہی ہوں، ریسینٹلی ریسرچ میں جوائن کیا ہے، سر آپ سے کچھ بات کرنی ہے، اگر آپ مصروف نہ ہوں تو "بات کا پہلا حصہ روانی سے بولتے ہوئے آخر میں التجائیانداز اپنایا تھا۔

یس، واٹ از اٹ؟ "ایک بار پھر وہی بارعب آواز جس کے زیر اثر وہ سوچ میں پڑ گئی کے اپنی بات آگے بڑھائے یا نہیں۔۔۔

سر۔۔وہ۔۔ سر ایکچولی۔۔میں۔۔جو پراجیکٹ پر کام کیا تھا، سر میں چاہتی ہوں پلیز مجھے ہی اس پر دوبارہ " کام کرنے دیا جائے، میں اب کوئی موقع نہیں دونگی شکایت کا سر۔۔۔"وہ بکھرتی سنبھلتی، گھبراتی ہچکاتی لہجے کو سمیٹتے ہوئے بول کے خاموش ہوئی، دوسری جانب سے ایک پل کی خاموشی کے بعد آواز ابھری۔

"آپ اصغر درید سے بات کریں "

اوکے سر "نا سمجھی سے مگر خوش ہوتے ہوئے فون بند کیا، ایک امید کی کرن اسے نظر آگئی تھی، کے اب "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شاید وہ واپس اسی پراجیکٹ پر کام کر سکے گی، دوبارہ سے اپنے پراجیکٹ کی فائل کو کھول کر اس میں مشغول ہو گئی۔



ابھی کوئی 15 منٹ گزرے ہونگے کے ایک کولیگ نے سر پے کھڑے ہو کر متوجہ کیا۔

"جی، جی، کیا ہوا" سر اٹھا کر دیکھا تو منیب جو اسی کے ڈپارٹمنٹ کا ممبر تھا موجود تھا

"تمہیں سر اصغر درید نے کمرے میں بلوایا ہے"

واؤ لگتا ہے آدمانی صاحب نے بات کر لی ہے، وہ خوش تھی اور جلدی جلدی اصغر درید کے کمرے میں جا پہنچی جہاں انہیں اپنا منتظر پایا۔

Did you call Admani Sab?

"تم نے آدمانی صاحب کو کال کی تھی" چہرے پر تشویش اور برہمگی ظاہر تھی جسے دیکھ کر مریحہ کی اندرونی خوشی اور دم اڑ گئی تھی

"جی سر۔" وہ سہم کر بولی، نظریں بے ساختہ سامنے پڑے موبائل کی جانب گئیں تھیں، جس پر شاید کوئی کال ملی ہوئی تھی۔

"مریحہ آپ کو پتہ نہیں ہے آپ ایک ملٹائی نیشنل گروپ کے ساتھ کام کر رہی ہیں، اور آپ نے اپنی اتنی معمولی سی بات کے لئے کمپنی کے مالک کو فون کر دیا؟ کیا آپ نہیں جانتی آپ کو اپنے پرابلم کے لئے امیڈیٹ سپروائزر یہ مینیجر سے بات کرنی چاہئے؟" اصغر صاحب کا لہجہ تلخ اور تحقیر آمیز تھا جس پر وہ جھینپ کر رہ گئی۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سوری سر۔۔"کپکپاتے لبوں سے اس نے معذرت طلب کی اور چہرہ نیچے کو تھا۔ "

For anything you need, contact your immediate supervisor or manager and not anyone else! You must follow the Hierarchy next time!!



کسی بھی کام کے لئے اپنے پہلے سپر وائزر یا مینیجر سے رابطہ کریں گی اور کسی سے نہیں،اگلی دفعہ آپ کو درجہ بندی کے مطابق چلنا ہے!"سخت لہجے میں کہہ کر وہ چپ ہوئے اور مریحہ نے شرمندگی اور معذرت خواہ نظریں ان پر ڈالیں جب انہیں نے گردن ہلا کر واپس جانے کا اشارہ کیا اور اپنا فون اٹھا کر کان پر لگایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تم اس کا پیچھا چھوڑو گے کے نہیں"عادت سے مجبور آج وہ پھر ایان اور مریحہ کو ساتھ پا کر اپنی دلی تسلی کا سامان کرنے چلی تھی

پیچھے تو تم ہو،ہم تو ساتھ چل رہے ہیں"اس کی آواز پر رک کر پلٹا اور پر سکون سا جواب دیا۔ "

مریحہ کے ہمراہ وہ کلاس کے بعد باہر کی طرف جا رہا تھا جہاں کوریڈور میں کنول نے پیچھے سے وار کیا تھا۔

ہاہاہا،ویری فنی،تمہیں تو بس موقع چاہیئے اس کے ساتھ رہنے کا،اور مریحہ تم،تمہیں سمجھایا بھی تھا اور تمہاری ماما نے بھی منع کیا ہے تب بھی تم اس کے ساتھ گھوم رہی ہو! سمجھ کیوں نہیں آتی تمہیں"وہ طنزیہ لہجے میں بولتی ہوئی مریحہ کی جانب متوجہ ہوئی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب کھینچ لیا

کنول کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ؟؟؟؟؟میں اس سے سٹڈیز کے بارے میں بات کر رہا ہوں،تمہیں پتہ "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں کیا مسئلہ ہے "ایان نے بے زاریت سے کہا اور مریحہ کی جانب دیکھا جو خاموش تماشائی بنی دیکھ رہی تھی



سٹڈیز۔۔اوہ تو تم اسٹڈیز کو ڈسکس کر رہے تھے، تم نہ، صرف مریحہ کو ڈسٹرب کر رہے ہو، اپنی چیپ" ٹرکس اور بے کار کی باتوں سے، اور مریحہ، تم۔۔۔ تمہیں کیا ضرورت ہے اس سے ڈسکس کرنے کی، کیا میں مر گئی ہوں؟ سمیر نہیں ہے؟ جو یہ نہیں ہے جو تم پڑھائی بھی اس سے ڈسکس کر رہی ہو، جسے سٹڈیز کی سپیلنگ بھی شاید صحیح نہ آتی ہو ہنہ اوہ، چلو مریحہ، میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں گاڑی کے پاس" بھنویں اکٹھی کر کے نخوت سے مریحہ کی طرف دیکھ کر کہا اور پیر پٹختی وہاں سے چل دی۔

بمشکل کوئی ایسا موقع یاد ن ہوتا تھا جب وہ ایان کی تذلیل نہ کرتی ہو، اگرچہ ایان اب پہلے کی طرح چپ رہنا بھول گیا تھا لیکن غصہ دکھانے سے گریز کرتا تھا اور کنول نے اپنی ذلت کا بدلہ لینے کی ٹھانی ہوئی تھی جس کا بھرپور موقع اسے کبھی مل ہی نہ پایا، جبکہ معمولی باتوں پر وہ اکثر طنز کے تیر چلاتی رہتی، کبھی غربت کا مزاق تو کبھی پڑھائی میں کمزور ہونے پر طعنے تو کبھی سب کے سامنے مشکل سوالات کا حل پوچھ کر اسے نیچا دکھاتی رہتی۔

اوہ، بڑے غصے میں لگ رہی ہو" کوریڈار کراس کر کے پارکنگ کے قریب چند لڑکے موجود تھے جو اسے " اتنے غصے میں اکیلا آتا دیکھ کر چھیڑ رہے تھے۔

غصے میں اور بھی ہاٹ لگ رہی ہو۔۔" دوسرے لڑکے نے آواز کسی"

Shut the Hell up you bloody wanderers



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جہاں دیکھو یہ آوارہ کتوں سے پالا پڑ رہا ہے" غصے میں پھنکارتی وہ تیزی سے گاڑی میں بیٹھی جب اسے "
لڑکے اپنی گاڑی کی جانب آتے دکھائی دیئے، مگر وہ رکنے والی کہاں تھی، تیزی سے گاڑی نکال کر یہ جا وہ جا۔
"جاتے وقت ایک آواز نے اس کا تعاقب کیا" آؤ تمہیں دکھاتے ہیں آوارہ کتے
یونی سے نکل کر وہ کچھ دور ہی گئی تھی کے سناٹے والے مقام پر تیزی سے ایک گاڑی نے آکر اس کا راستہ روکا
،ابھی وہ حالات کو بمشکل سمجھ پائی تھی کے گاڑی اس کے آگے لگا کر وہ چار لڑکے گاڑی سے باہر نکل رہے
تھے۔

کنول کے ہاتھ پسینے سے بھیگ چکے تھے، وہ ادھر ادھر نظریں دوڑا کے گاڑی واپس گھمانے اور اپنے فرار کا
راستہ تلاش کر رہی تھی، اسی دوران دو لڑکے گاڑی کے آگے بونٹ پر بیٹھ گئے اور دو اس کی طرف آکر
کھڑکی کو ناک کر رہے تھے، اور اسے باہر آنے کا کہہ رہے تھے۔ گھبراہٹ کے مارے کنول کو کچھ سمجھ نہیں
آرہا تھا۔

وہ مسلسل کھڑکی پر دستک دے رہا تھا اور دروازے کا لاک کھینچ کر کھولنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

کنول کی نظر اپنے موبائل پر پڑی اور اس نے فوراً اسے نمبر ملانے کی غرض سے اٹھایا۔

خبردار اگر کوئی نمبر ملایا" اس نے گرج کر کہا اور زوردار ہاتھ شیشے پر مارا جس سے کنول کانپ کے رہ گئی اور "
موبائل ہاتھ سے چھوٹ کر پیر کے پاس گر گیا۔ وہ بری طرح ڈر گئی تھی اور اس وقت وہاں کوئی بھی آتا جاتا
نظر نہیں آرہا تھا۔

پلیز مجھے چھوڑ دو، آئی ایم رئیلی سوری، پلیز، مجھے معاف کر دو" وہ ہاتھ جوڑ کر گاڑی کے اندر سے ہی معافی"




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مانگ رہی تھی، جبکہ وہ لڑکا اسے باہر نکلانے پر بضد تھا۔

"ہاں بھئی، کیا مسئلہ ہے؟" کسی ہاتھ نے اسے تھپکی دی جس پر وہ پلٹا ساتھ ہی کنول کی نظریں اس کے پیچھے کھڑے ایان پر پڑیں اور باقی تینوں لڑکے بھی اس کے پاس آ کھڑے ہوئے۔

"تیرے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟ ہیرو بننے آیا ہے یہاں؟" ایک نے ان میں سے اکڑ کر کہا۔

"مریحہ، گاڑی میں بیٹھو تم" وہ جو کچھ فاصلے پر ایان کی بائک کے پاس کھڑی تھی، اسے بیٹھنے کا کہا اور خود ان لڑکوں کی طرف متوجہ ہوا۔

"چل بھئی اب تو دو شکار مل گئے، ایک تو خود چل کر آئی ہے" انہی کے بیچ ایک لڑکے نے مریحہ کو گاڑی کی طرف آتے دیکھ کر کہا اور اس کے راستے میں آنے کی غرض سے اپنی جگہ چھوڑی

"ایک منٹ ایک منٹ، کہاں جا رہا ہے، ادھر تو آ بھئی، تجھے بڑی جلدی ہو رہی ہے، پہلے اپنے کیس پر دھیان دے دیں" اس کی شرٹ پیچھے سے پکڑ کر اسے واپس اپنی طرف کھینچا

اب کی بار چاروں لڑکوں نے ایان کو گھیر لیا تھا۔

"دیکھ بھئی تو سینیئر سٹوڈنٹ ہو گا یونی ورسٹی کا، یہاں تیرا اس معاملے سے کوئی لینا دینا نہیں ہے، اس لئے اپنا راستہ شرافت سے ناپ لے، اس لڑکی نے ہمیں گالیاں دی ہیں اور یہ ہمارا اور اس کا معاملہ ہے" ایک لڑکے نے انگلی ہوا میں اٹھا کے ایان کو دھمکاتے ہوئے کہا

"دیکھ میری جان، میں نے 40 دن کمانڈو ٹریننگ لی ہے، اور ان 40 دنوں میں دس سے بارہ دنوں میں ہی میں اس قابل ہو گیا تھا کے تم 4 جیسے ننھے منھے ٹڈوں کو ایک ہی وقت میں مسل دوں، وہ الگ بات ہے کے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹریننگ کے بعد ہی میں بھاگ گیا تھا لیکن 40 دن میں نے جو ٹریننگ لی ہے، وہ تمہیں بہت، بہت، بہت مہنگی پڑے گی، اب یا تو تم شرافت سے اپنی گاڑی میں بیٹھو اور یہاں سے دفع ہو جاؤ، یا پھر دس پندرہ منٹ بعد اپنے اپنے ڈاکٹر اور ہاسپٹل کا رخ کر لینا" ایان نے آبرو اچکاتے، باری باری چاروں کی طرف دیکھتے ہوئے بتایا۔ چوڑا سینا، کمر پر ہاتھ دھرے چہرے پر پرسکون سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنے ہلنگ بلنگ وجود کو لئے ان کے سامنے کھڑا تھا۔

ایک پل کے لئے تینوں نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا، کچھ تو واقعی ڈر گئے تھے، ایک دو کو اپنی عزت کی پرواہ لے ڈوبی، جس نے ایان کے سینے پر ہاتھ رکھ کے اسے دھکا دیا تھا۔

یہاں سے جو بات شروع ہوئی تو باقی تینوں نے بھی دوستی یاری کا حق ادا کرتے ہوئے بھرپور مار کھائی، اور ایسی کھائی کے کسی کے ہونٹ سے خون نکل رہا تھا تو کسی کی آنکھ کے پاس کالا نشان ابھر آیا تھا تو کوئی لنگڑا کر چل رہا تھا۔

وہ تو اللہ بھلا کرے کنول اور مریحہ کا جو 10 منٹ پہلے ان لڑکوں سے ڈری سہمی بیٹھی تھی اب ان کی حالت دیکھ کر چھی چھی کر رہی تھی۔ کنول کے روکنے پر وہ رکا تھا ورنہ شاید بہت زیادہ مارتا۔

البتہ اس جھڑپ میں ایان کی شرٹ پھٹ گئی تھی جس سے اس کا سینہ کھل گیا تھا، مریحہ اور کنول شل ہو جانے کی کیفیت سے اسے دیکھ رہی تھیں کے وہ جو تھکی ہوئی ڈھیلی ڈھالی شرٹ پہن کر عجیب سا نظر آتا ہے، وہ اچھی خاصی باڈی اور فزیک لئے ہوئے ہے۔

یار اس کی باڈی تو بہت زبردست ہے، مگر اسے کپڑے پہننے کا ڈھنگ نہیں ہے" کنول کے الفاظ تھے جو "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے مریحہ کے کان میں کہے۔

پہننے کا ڈھنگ ہونا الگ چیز ہے اور ڈھنگ کی چیز میسر ہونا الگ چیز ہے" مریحہ نے یک ٹک ایان کو دیکھتے ہوئے کہا۔



ویسے تم یہاں عین موقع پر کیسے پہنچے؟" وہ اب لڑکوں سے فارغ ہو کر کنول کی طرف پلٹا تھا، ہاتھوں سے شرٹ اور پینٹ کو جھاڑتا ہوا شرٹ کو درست کر رہا تھا۔

ہو گیا تمہارا غصہ یہ اب بھی کچھ باقی ہے؟" اس کی بات کو یکسر نظر انداز کرتے ایان نے پوچھا " وہ مسکرا دی مگر کچھ کہنے کے لئے الفاظ ہی نہ تھے۔

چلو مریحہ کو لے کر جاؤ، ہم نے تمہیں غصے میں جاتا اور تمہارے پیچھے ان لڑکوں کو نکلتا دیکھا تھا، بس بائک پر تھوڑا لیٹ ہو گیا، ورنہ انہیں اتنا موقع بھی نہ دیتا" وہ اپنا ہاتھ لمبا کر کے ہلا رہا تھا اور شرٹ کے ٹوٹے بٹن دیکھ کر شرٹ کو درست کر رہا تھا۔

تم ٹھیک تو ہو نہ ایان" کنول نے شائستگی سے پوچھا، مریحہ کی نظر یک دم اس کے چہرے پر گھومی تھی۔ " سر یہ رہی لسٹ اور ڈیٹیلز جو آپ نے منگوائی تھی" اصغر درید نے دبئی میں ہونے والے ٹریننگ سیشن کے لئے سیلیکٹڈ 5 امپلائیز کی لسٹ اور فائلز آدمانی صاحب کے سامنے میز پر رکھ کر ہاتھ پیچھے باندھ کر کھڑے ہو گئے۔

کس کس کو بھیج رہے ہیں" آدمانی صاحب نے مصروف سے انداز میں لیپ ٹاپ پر کچھ کام کرتے بنا نظر اٹھائے پوچھا۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر، سیلز سے 2 لوگ ہیں، منیم اور مائرہ، اور ریسرچ سے کاشان، مریحہ اور فرح، ان 5 لوگوں کو فائنل کیا" ہے، 2 الگ الگ ٹریننگز ہیں جن میں۔۔۔"

مریحہ کون؟ وہی جو نیو اپائنمنٹ ہے اور مجھے کال کی تھی اس نے؟" آدمانی صاحب نے ان کی بات کو کاٹتے ہوئے لیپ ٹاپ سے نظریں اٹھا کر پوچھا۔

جی سر" اصغر درید نے اثبات میں سر ہلایا اور مختصر جواب دیا"

اسے سکپ کریں، اس کی جگہ کسی اور کو بھیجیں، اور آگے سے کوئی مجھ سے ایسے ڈائریکٹ کانٹیکٹ نا کرے" آدمانی صاحب نے نظریں واپس لیپ ٹاپ پر گاڑھتے ہوئے حکم جاری کیا۔

ٹھیک ہے سر، میں نعمان کو اس کی جگہ بھیج دیتا ہو۔۔ لیکن سر وہ ٹریننگ ریلیٹڈ تھی اس وجہ سے۔۔۔۔" مریحہ کا نام دیا تھا، وہ بھی اٹینڈ کرنا چاہ رہی تھی" اصغر درید نے فائلز اٹھاتے ہوئے ہچکچاتے ہوئے کہا

اصغر صاحب کوئی ایسا ہے جو اوورسیز ٹریننگ اٹینڈ نہ کرنا چاہتا ہو؟ ابھی آپ ایچ آر ڈپارٹمنٹ میں بھی کسی سے اس ٹریننگ کے بارے میں پوچھیں گے وہ بھی فوراً راضی ہو جائے گا، حالانکہ اس کا دور دور تک اس ٹریننگ سے کوئی تعلق نہیں ہو گا، یہ لڑکی ویسے بھی نئی ہے، اسے پہلے یہیں پر کام سمجھنے دیں" آدمانی صاحب نے لیپ ٹاپ آگے کر کے میز پر کہنیاں ٹکا کر اصغر کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراتے مگر طنزیہ انداز میں کہا۔

جی سر، میں ری شیڈول کر لیتا ہوں" وہ کہتے پلٹ کر کمرے سے باہر نکل گئے "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ کلاس سے فارغ ہو کر سیدھا پارکنگ کی طرف بڑھا تھا، اسے شاید جلدی تھی، تیز تیز قدم اٹھاتا سیدھا اپنی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بائک کی جانب چل پڑا تھا۔

یہ کوئی الگ دنیا تھی، یہ الگ جہاں، یہ شاید یونی ورسٹی نہیں تھی، وہ شاید ایان نہیں تھا کیونکہ کنول نے اس کا راستہ روکا تھا، وہ بلکل پہلے والی کنول نہیں دکھ رہی تھی، اس کی آنکھوں میں کوئی غصہ، کوئی بے زاری، کوئی شکوہ، کوئی سوال یہ نفرت نہیں تھی۔

اور اس حیرانگی، شاک اور تعجب کی کیفیت کو از خود کنول نے توڑ دیا تھا، مسکرائی تو ایان کو لگا وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے۔

یہ کنول ہے جو مجھ سے اس طرح مل رہی ہے؟ آخر معاملہ کیا ہے، اسے ہو کیا گیا ہے۔

اس نے اپنے ازلی انداز کے برعکس ٹھہرے ہوئے، پر سکون لہجے میں بات کی تو یوں لگا یہ سب بناوٹی ہے، یہ پھر وہ سب انداز بناوٹی تھے، پھر اس نے لفظوں کی جادو گری کا سحر پھونکا تھا، اس انداز میں کے ایان کا رواں رواں حیران تھا، اس کی آنکھوں میں مسرت کا پہلا دیا ٹمٹمایا تھا۔

گویا اسے خود بھی یقین نہیں آرہا تھا کے کنول کا ایسا بھی کوئی روپ ہے۔

I came here today to say sorry to you

میں آج تم سے معافی مانگنے آئی ہوں" اس نے اتنے معذرت خواہ انداز میں کہا تھا کے ہاتھ ہوا میں معافی" طلب بلند ہو گئے تھے۔

کنول کنول، کنول، کیا؟ کیا ہوا؟" وہ دیکھ رہا تھا تو صرف شرمندگی اور معذرت کنول کی آنکھوں میں نظر " آرہی تھی، اس کے ہاتھ نیچے کر کے مصنوعی سنجیدگی سمیٹے پوچھا




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایان مجھے معاف کر دو، میں نے تمہیں کبھی صحیح سمجھا ہی نہیں، اور اب لگتا ہے میں کبھی صحیح تھی ہی "
نہیں" وہ شرمندگی آنکھوں میں لئے چہرہ جھکا کر کہہ رہی تھی



Wah bhyii, look who is saying

واہ بھئی، دیکھو تو کون کہہ رہا ہے" ایان نے مزاقاً طنز کیا اور پارک کی طرف اشارہ کیا"
چلو بیٹھ کر بات کرتے ہیں" وہ سمجھ چکا تھا کے اس بدلاؤ کی وجہ کیا ہے"
اچھا تو یہ بتاؤ ایک امیر۔۔ بلکہ بہت امیر لڑکی ہوتے ہوئے آج تم مجھ سے معافی طلب کرنے کیسے آئی ہو، "
آئی مین، کیا امیروں میں یہ رواج پیدا ہو گیا ہے کے وہ کسی بات پر غریب لوگوں سے معافی مانگیں؟" ایان کا
انداز شرارت لئے ہوئے تھا ملائم سی مسکراہٹ کے ساتھ کنول کے ساتھ چلتے ہوئے کہہ رہا تھا
شٹ اپ ایان، اب ایسے ذلیل تو مت کرو" وہ شرمندہ سے چہک کر بولی "
اور نہیں تو کیا، تم آج اپنی امیری کے خول سے کیسے باہر آ گئی ہو، کس بات کی معافی مانگ رہی ہو؟ اور "
سب سے اصل بات، تمہیں معافی کا خیال کیسے آیا" وہ شرارت بھرے لہجے میں پوچھ رہا تھا، نگاہیں کبھی
کنول کے جھکے چہرے پر پڑتیں تو کبھی سامنے راستے پر
یار ایان آئی ایم سوری، اگر تم نہ آتے تو نہ جانے میرے ساتھ کیا ہونا تھا،" وہ اظہارِ شرمندگی میں سر کو نفی"
میں ہلاتے ہوئے کہہ رہی تھی
ایک منٹ ایک منٹ" وہ یکایک کنول کی بات پر رک کر اس کی طرف مڑا تھا"
مطلب تم یہ کہہ رہی ہو، کے میں نے تمہاری مدد کی اس وجہ سے تم معافی مانگ رہی ہو؟" اس نے "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیرانگی سے پوچھا

ہاں نہ،اور نہیں تو کیا"کنول نے یقین دہانی کروائی "

اوہ،سوری کم احسان زیادہ لگ رہا ہے تمہارا معافی مانگنا"ایان نے چھیڑتے ہوئے کہااور واپس قدم بڑھا "

دئے

ارے تواور کیسے مانگوں تم سے معافی"اس نے اپنے ازلی انداز میں کہا "

بندہ معافی مانگتا ہے تو تھوڑا شرمندہ ہوتا ہے،اپنی غلطی تسلیم کرتا ہے،سامنے والے کو صحیح ثابت کرتا ہے، "

تم تو معافی بھی ایسے مانگ رہی ہو کے میں تمہاری معافی کے احسان تلے دب ہی نہ جاؤں"ایان چھیڑتے

ہوئے بولااور پارک میں موجود ایک مخصوص جگہ پر جہاں سمیر،فرحان مارلین اور جویریہ کھلکلاتے ہوئے

نظر آرہے تھے۔

ہیلو گائیز،آج کنول مجھ سے معافی مانگنے آئی ہے،لیکن اس بے چاری کو معافی مانگا آتا ہی نہیں،تم لوگ "

کچھ ہیلپ کروگے پلیز؟"ایان نے باقی لوگوں کی طرف دیکھ کر مستی میں کہا

ارے بھئی،اب تم میری ٹانگ کھینچ رہے ہو،اچھا چلو بتادو کیسے مانگتے ہیں،مجھے تو یہی طریقہ آتا ہے"وہ "

ایان کے قریب ہوتے آلتی پالتی مار کر گھاس پر بیٹھ گئی تھی۔

ہاں،اسے ہم نے ہی بھیجا تھا معافی مانگنے کے لئے،ہمارے سامنے تو انکار کر دیا اس نے،اب خود اکیلے میں "

جا کر مانگ رہی تھی،اور تم اسے یہیں پر لے آئے"سمیر نے چٹکی لی اور کنول کی طرف متوجہ ہو کر کہا

اچھا میں کچھ یوں سمجھا تھا کے تم مجھ سے شروع سے لے کر اب تک کی تمام باتوں کی معافی مانگ رہی ہو، "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن تم تو صرف اس روز والی بات پر شرمندہ ہو،اور باقی دنوں کا حساب کون دیگا"ایان نے مزے لیتے ہوئے کہا



باقی ایسا کیا کر دیا میں نے "کنول نے معصومیت سے پوچھا"

یار تم امیروں کا یہی مسئلہ ہے، تمہیں معافی مانگنی بھی نہیں آتی،اور اب تمہیں یہ بھی نہیں پتا کے تم نے کیا کیا ظلم ڈھائے ہیں، تو تم کس بات کی معافی مانگو گی پھر "ایان نے شرارتاً کہا "

اچھا بھئی، مائے ڈیئر ایان، آئی ایم سوری، بلکہ، آئی ایکسٹریملی سوری فار ایوری تھنگ، بس اب، اب تو ٹھیک ہے نہ "کنول نے باقی لوگوں سے نظریں چراتے شوخ سے انداز میں ہاتھ جوڑ کر ایان کے سامنے اپنا سر خم کرتے ہوئے کہا "

نہیں، ابھی بھی ٹھیک نہیں، پہلے ایک ایک کر کے بتاؤ کس کس چیز کی معافی ہے "ایان نے سمیر کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری "

اس موقع پر باقی لوگ بھی مزے لے رہے تھے اور کنول کو مزے مزے کے مشورے دے رہے تھے

بس بس، اب اتنا نہیں ہو رہا، زیادہ فری مت ہو، میں نے معافی مانگ لی ہے "کنول نے ناز سے کہا اور ایان کے بازو پے چپت لگائی "

کیا خیال ہے گائیز، معاف کر دیا جائے؟"اس نے باری باری سب کی طرف دیکھ کر پوچھا "

تیری مرزی ہے، لیکن تجھے پتہ ہے ہمارا رول کچھ اور ہی کہتا ہے "فرحان نے اشارتاً بھنویں اچکا کر ایان کو کچھ سمجھایا "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں،ایک شرط پر معافی ملے گی "ایان نے ہونٹوں کے کناروں سے چھلک پڑتی مسکراہٹ کو دبا کر کنول کی طرف دیکھا "

اے اب کیا یار۔۔۔"کنول نے مصنوعی بے زارگی سے پوچھا "

ٹریٹ دینی پڑے گی سب کو،وہ بھی جہاں میں کہوں گا وہاں "ایان نے اپنی شرط سامنے رکھی"

ارے اینی ٹائم بھئی،کب چلنا ہے بولو اور کہاں چلنا ہے،بس تم اب کسی ڈھابے پر لے جا کر مت بٹھا دینا" "کنول نے پر جوش انداز میں کہا اور فوراہامی بھر لی

دیکھا،دیکھا،آگئی نہ اپنی امیری پر،تمہیں لگا میں کسی چھوٹے موٹے پٹھان کے ہوٹل پر ٹریٹ دینے کا کہوں گا،کیوں کے میں ایک غریب انسان ہوں،اور میں اپنی طرح کی جگہ ہی پسند کروں گا"ایان نے مصنوعی معصومیت اور بیچارگی سے منہ بناتے ہوئے کنول کو چھیڑا

ہاں اور نہیں تو کیا،ہمیں پتہ ہے تم ایسی ہی کسی انوکھی جگہ پر چلنے کا کہو گے،اور یہ امیری غریبی کی باتیں بند کرو سمجھے،یہ مت سمجھنا کے میں نے معافی مانگ لی ہے تو میں تمہیں تنگ نہیں کروں گی "کنول نے شرارت سے چہک کر کہا اور سب لوگ ہنس پڑے "

ویسے آپس کی بات ہے میں ایک ڈھابے پر کھانے کا پلان ہی کر رہا تھا،اور اب میرا پلان ہے تو وہیں جائیں گے "ایان نے پر سوچ انداز میں کہا

نہیں بھئی،کسی ڈھنگ کی جگہ پر ہی جائیں گے،ایسے کسی فارغ جگہ پر نہیں جانا میں نے "کنول نے منہ بناتے ہوئے کہا "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس پر سب اس کا مزاق اڑانے لگے، چونکہ آج کنٹرول ایان کے ہاتھ میں تھا اور کنول کو معافی کے لئے راضی کرنے والے بھی یہی لوگ تھے اسی لئے ایان کا ساتھ بھرپور دے رہے تھے۔



مارلین نے اچانک یاد کر کے کہا، چونکہ وہ آج "یار مریحہ کو بھی یہاں موجود ہونا چاہئے تھا اس موقع پر " یونی نہیں آئی تھی، اس محفل خاص سے محروم رہ گئی تھی۔

یار وہ آج کل بڑی ٹینس ہے" کنول نے مریحہ کے نام پر اچانک سنجیدگی اپناتے ہوئے کہا"

کیوں، کیا ہوا؟؟" ایان کا چہرہ یک دم کنول کی طرف گھوما"

یار جاب کے مسئلے، یونو، وہ کہہ رہی تھی، نیو جاب ہے اس لئے ایڈجسٹ ہونے میں ٹائم لگ رہا ہے، وہ " اپنی پوری کوشش کر رہی ہے لیکن ٹف ہے شروع شروع میں، اور اس کا ابھی کوئی دبئ ٹرپ بھی لگنے والا تھا جو کسی سینئر نے کینسل کر دیا، اور اسے بہت ٹف ٹائم دے رہا ہے۔ اسے لے کر بہت غصے میں تھی۔" کنول نے افسردگی سے بتایا اور ایان کے چہرے پر امڈنے والی پریشانی کو وہ باآسانی پڑھ سکتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ ایک خنک شام تھی اور تاریکی سے جلد ہی گھل مل گئی تھی۔ یہ ایک مصروف سا علاقہ جہاں جگہ جگہ کھانے پینے کی چھوٹی بڑی دکانیں اور ساتھ تنگ روڈ پر ٹریفک قدرے دھیما تھا، گاڑیوں اور لوگوں کی آوازیں ہر طرف سے کان میں پڑ رہی تھیں۔

یکے بعد دیگرے 4 بڑی گاڑیاں اس دکان کے آگے جگہ بنا کر پارک ہوئی تھیں اور ان میں سے نکلتے یہ سات لوگ۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ؟ تمہیں پورے شہر میں اس کے علاوہ کوئی جگہ نہیں ملی تھی ایان؟ کہاں لے آئے ہو یار" کنول نے "
ناگوار سے چہرے اور لہجے میں پوچھا۔اس جگہ کو دیکھ کر سب کے چہرے کے زاویئے بگڑے تھے۔
ملکہ رانی، آپ چلیں تو سہی" وہ کمر کو خم دے کر جھکا اور کنول کے سامنے ہاتھ بچھا کر ہوٹل میں اندر چلنے کا "
کہا۔

ادھر اُدھر دکانوں اور ہوٹل کا جائزہ لیتی وہ دھیمے قدم وہ ایان کی تائید میں اب ہوٹل کے اندر داخل ہوئی۔
یہ ایک درمیانہ سا ہوٹل تھا، میزوں کے چاروں جانب کرسیاں اور تنگ سی جگہ پر لوگ بیٹھے ان 7 لوگوں
حیرانگی سے دیکھ رہے تھے، اپنا آپ انہیں عجائبات سا لگنے لگا تھا۔
چلو اس طرف، اوپر بیٹھ کر کھائیں گے" ایان نے ایک طرف چڑھتی سیڑھی کی طرف اشارہ کیا اور سب کو "
اوپر چلنے کا کہا
کیا یار، تم کہاں لے آئے ہو، یہاں تو سارے مزدور اور فقیر ہی نظر آرہے ہیں" مارلین نے ایان کے "
برابر سے گزرتے ہوئے ناگوار سا منہ بنا کر کہا۔
یہاں تو ٹھیک ہے نہ" اوپر ان کے علاوہ اور کوئی موجود نہیں تھا اور ان ساتوں نے ایک کونہ پکڑ کر ٹیبل ملوا"
کر جگہ بنالی تھی
تم نے یہاں ہمیں کچھ گندا سا کھلانے کا ارادہ کیا ہے تو سوری، میں بھوکا ہی رہ لونگا" فرحان نے ناک پر ہاتھ "
رکھے برا سا منہ بنا کر کہا ساتھ ہی بیرے کو ٹیبل کو اچھی طرح صاف کرنے کا حکم صادر کیا
ایان کہیں اور چل یار، یہ فیملی والی جگہ نہیں ہے" سمیر جواب تک سب کے چہروں پر ناگواری پڑھ رہا تھا "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بولے بناء نا رہا

اول تو جس جگہ ہم بیٹھے ہیں یعنی ادھر اوپر، یہاں ہمارے علاوہ کوئی اور ہے ہی نہیں، پھر کیا مسئلہ ہے؟" "



ایان نے آبرو اچکا کر پوچھا

مسئلہ یہ ہے، کے گندی سی جگہ ہے، عجیب سے لوگ ہیں، کھانہ بھی پتہ نہیں کیسا ہو گا، کہاں لے آئے " ہو، کنول دے رہی ہے نہ ٹریٹ تو کیوں نہ اس کی کسی پسندیدہ جگہ پر چلیں" فرحان نے سمجھاتے ہوئے مگر چہرہ بگاڑ کر کہا

یار ایان فکر مت کرو، پیسے تمہیں نہیں مجھے ہی دینے ہیں، میں دے دونگی جہاں کہو گے، لیکن ایسی سستی " اور بیکار جگہ کیوں لے آئے ہو" کنول لکڑی کی چھوٹی سی کرسی پر خود کو ایڈجسٹ کرتے بولی۔

اچھے اور بڑے ہوٹلز میں جاتے رہتے ہو نہ، آج نیا تجربہ کر کے دیکھ لو" ایان نے آواز اونچی کر کے سب " کی بات کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

اوکے فائن، چلو کیا کھلا رہے ہو" مارلین نے ایان کی طرف دیکھ کر کہا اور بیرے سے مینو کارڈ مانگا جس پر " ایان کی ہنسی نکل گئی

تم کہاں آئی ہو؟ جو مینو کارڈ مانگ رہی ہو مارلین" ایان نے اب کی بار ہنسی دبائی تھی "

کھانے کا آرڈر کر کے اب سب خاموش بیٹھے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے، ایک ایان تھا جو پر سکون نظر آرہا تھا

مریحہ، تم آج کل کافی بزی ہو، غائب غائب رہنے لگی ہو، آر ایو ری بڈی اوکے۔۔۔۔؟" ایان نے مریحہ "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے پوچھا

“Are everybody ok”



ازایوری تھنگ اوکے "اچانک کچھ یاد آنے پر اس نے اپنے الفاظ کی تصحیح کی "

ایوری بڈی اوکے۔۔۔ہاہاہاہاہا"سب نے یک جاہو کے ایان کے پہلے جملے کو دہرایا "

ماحول بدل گیا اور سب کے چہروں پر جاندار ہنسی امڈ آئی تھی۔

بھائی تیری جب انگریزی سے دشمنی ہے تو کیوں تو اس کی گلی میں جاتا رہتا ہے"فرحان نے طنز اچھال کر "

ایان کی طرف دیکھا اور ساتھ بیٹھی کنول سے اس بات پر تالی ماری

ایان کی نظریں مریحہ پر تھیں جو اس کی تحقیر پر خوب ہنس رہی تھی۔ایان سے اچانک نظریں ملنے پر ہنسی کو کنٹرول کیا۔

ہاں یار،سب ٹھیک ہے،بس آفس میں مصروفیت زیادہ ہوتی ہے تو ادھر ٹائم کم دے رہی ہوں،لیکن "

کلاسس پوری اٹینڈ کر رہی ہوں۔"مریحہ نے مبہم انداز میں کہا۔

جاب کیسی جا رہی ہے؟سنا ہے کوئی ٹینشن ہے؟"سمیر نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا"

" "بس یار کیا بتاؤں

مریحہ نے بے زار لہجے میں کہا

ایان اپنی پوری توجہ مریحہ پر مرکوز کئے کہنیوں کو ٹیبل پر ٹکا کر دیکھ رہا تھا

"اونر نے بہت تنگ کیا ہوا ہے "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کوئی کام پسند نہیں آرہا ان کو میرا ہر کام میں نقص" مریحہ نے بے چارگی سے ارد گرد دیکھا"

سمیر یہ کیا؟؟ تیرا تو دوست ہے نہ؟ بات کرنا اس سے" ایان نے ایک نظر مریحہ کو اور پھر سمیر کی طرف"



گردن گھما کر پریشان کن لہجے میں پوچھا

سمیر بوکھلایا سا مریحہ اور ایان کی جانب دیکھنے لگا

" اور اتنی خوش تھی میں دبئی کے ٹرپ کو لے کر وہ بھی میری جگہ کسی اور کا نام فائنل کر دیا" "

چلو میں بات کرتا ہوں اس سے" سمیر نے پر سوچ انداز میں کہتے ہوئے گلاس میں پانی انڈیلا تھا، پریشانی اور"

حیرانگی اس کے چہرے پر عیاں تھی

مریحہ نے افسردگی سے گردن ہلائی جیسے سمیر کی بات پر یقین نہ ہو

" کھڑوس اتنا ہے سمیر کی بھی کہاں سنے گا "

مریحہ نے ناک چڑھایا وہ توتپی بیٹھی تھی

سمیر، تم ایان کے لئے بھی وہاں جاب کی بات کرو نہ۔۔" مارلین نے نہ جانے کیا سوچ کر سمیر سے یہ بات"

کہی جس پر ایان کا چہرہ کھل سا گیا تھا۔۔

ہاں نہ، ایان وہاں ہو گا تو مریحہ کا خیال بھی رکھے گا" جویریہ نے آنکھ دباتے شرارتاً کہا اور ہنسنے لگی"

مریحہ تو اب بھی دل برداشتہ سی بیٹھی تھی ان سب کی باتیں اور قہقہے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا

کنول کے چہرے پر اسی وقت حیرانگی اور غصہ کے آثار ابھرے تھے

جویرہ کی بات پر سر اٹھا کر مریحہ نے دیکھا




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں سمیر، ایان کو اور اچھی جاب مل جائے گی، تم اسے وہاں نہیں بھیجنا" کنول نے ناک چڑھا کر جویریہ کو"
دیکھا اور سمیر سے مخاطب ہوئی جو اس کے مقابل ہی بیٹھا ہوا تھا
سب نے حیرت سے کنول کے تاثرات ملاحظہ کئے تھے
کیا بات ہے بھئی، بڑا ہی پوزیٹیو چینج آ گیا ہے ایان کو لے کر" سمیر نے معنی خیز انداز میں کنول کی طرف"
دیکھ کر کہا
"ہاں سہی کہہ رہی ہے کنول اتنی سختی ہے وہاں مت پوچھو "
مریحہ نے اس دوران بات کاٹ دی، وہ ایان کے حق میں بولی تھی۔
جیسے اسے منع کر رہی ہو کہ میں وہاں پھنس گئی ہوں تم نہ پھنسنا
" "پیکج بہت اچھا ہے بس یہ مجبوری ہے میری
مریحہ نے ٹھنڈی سانس خارج کی
اسی دوران کھانا آ چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

موسیقی کی مدھم سی آواز لان میں چاروں طرف گونج رہی تھی۔
وسیع عریض لان روشنی اور کہیں کہیں لگی برقی قمقموں سے روشن تھا۔
زرق برق لباس پہنے وہ جیسے ہی گیٹ سے داخل ہوئی، آنکھیں پھیل گئیں۔
خجل سی ہوئی اور خود کا بغور جائزہ لیا




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سیاہ فراک پیروں تک آرہی تھی بال کھلے چھوڑے ان کو کرل ڈال کر آگے کر رکھا تھا۔

ہلکا سا آئی میک اپ اور لائٹ کلر کی لپ سٹک سے گداز لبوں کو مزین کیے وہ اپسرا کا روپ دھارے ہوئے تھی



کنول کے گھر کے گیٹ پر اترنے سے پہلے تک وہ بہت پر اعتماد تھی کہ وہ بہت حد تک اتنی بڑی پارٹی لے لیے خود کا تیار کر لے لائی ہے، پر یہاں پورچ سے لان کی راہداری کو پار کرتے لوگوں کے لباس اور ان کی تیاری اسے احساس کمتری کا شکار کر چکے تھے۔

راہداری سے آگے آکر وہ اب گردن اٹھائے کنول کو لان میں تلاش کر رہی تھی ۔

چوڑی دار بازو میں سفید کلائی اور ہاتھ جھلک رہے تھے جن سے وہ بار بار بالوں کو درست کر رہی تھی۔

یہ کوئی برتھ ڈے پارٹی تھی یہ شادی کی محفل، وہ ڈیکوریشن اور تیاری دیکھ کر حیران تھی

ان کے ہاں تو بس ایک کیک جو گھر میں بنا لیتے تھے اکثر کاٹ لیا جاتا تھا اور برتھ ڈے بس پانچ سال کی عمر تک منانا ہی جائز سمجھا جاتا تھا۔

کنول کی بہن آج پندرہ سال کی ہوئی تھی جس کی خوشی میں زبردست پارٹی منعقد کی گئی تھی، جبکہ مریحہ کے لئے یہ سب بہت عجیب اور پر کشش تھا۔

پر یہاں امیر لوگوں کے اپنے ہی ٹشن تھے کیا لان کی سجاوٹ تھی اور کیا لوگوں کی تیاری تھی۔ آنکھیں خیرہ تھیں۔ تو عقل دنگ تھی۔

کنول کی نظر اس پر پڑی تو مسکراتی ہوئی اس کی طرف آئی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" "ارے۔۔۔یو لک سو بیوٹی فل

کنول اس کو دیکھ کر ششدر رہ گئی۔

حیرت سے منہ کھولے اس کے گال سے گال جوڑا

مریحہ کی تو جیسے جان میں جان آئی۔

" "چلو سمیر وغیرہ بیٹھے ہیں وہاں ہی چلتے ہیں

کنول نے ہاتھ کے اشارے سے ایک طرف لگے میز کی طرف دیکھا مریحہ نے نظروں کا تعاقب کیا۔

سمیر اور جویرہ باتوں میں مصروف تھے۔

کنول اور جویرہ کے لباس کے مقابلے میں اس کا لباس کو اہمیت نہیں رکھتا تھا۔

پر وہ شکل وصورت اور قد کاٹھ کی وجہ سے نمایاں ہو جاتی تھی۔

اور اب بھی کچھ ایسا ہی حال تھا وہ اس سادہ سی شفون فراک میں خوبصورتی کی انتہا کو چھوتی

سب میں نمایاں تھی۔

بہت سی نظریں میز تک آتے آتے اس پر ستائش لیے اٹھ چکی تھیں۔

مریحہ پاس آئی تو سب نے پر تپاک استقبال کیا

وہ بھی مسکراتی ہوئی جویرہ کے ساتھ کرسی پر براجمان ہوئی۔

"ایان نہیں آیا؟ "

مریحہ نے گردن گھماتے ہوئے سوال کیا، تو کنول نے کن اکھیوں سے اسکا جائزہ لیا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریحہ کا یوں آتے ہی ایان کو پوچھنا اسے ہضم نہیں ہوا، وہ پہلو سا بدل گئی۔

" ہاں ابھی اسی کے بارے میں سوچ رہے تھے کہ کہاں رہ گیا وہ "



جویرہ نے مریحہ کی بات کا جواب دیا۔

میری بات ہوئی ہے اس سے بس پہنچنے والا ہے" کنول نے "

جلدی سے موبائل سکرین پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

ہاں مجھے بھی آیا تھا شام کو میسج اس کا کہ جا رہی ہو کہ نہیں" مریحہ نے نارمل سے لہجے میں کہا۔

کنول کے چہرے پر ایک رنگ سا لہرا کر گزر گیا۔

تم لوگ بیٹھو میں آتی ہوں" کنول اچانک پیشانی پر پر سوچ لکیریں سی ڈالتی اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ایک طرف چل دی۔

کیا کیفیت تھی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی عجیب سی گھٹن تھی جس کے اثرات اب اس کے چہرے پر واضح ہو رہے تھے۔

سپورٹس کار کے پارکنگ لاٹ میں آکر رکنے پر سب کی نظریں یک لخت اس کی طرف اٹھیں تھیں کار تھی ہی ایسی کہ کوئی ذی روح بھی اس کی طرف متوجہ ہونے سے خود کو روک نہیں پایا تھا۔

سمیر، ایان سب لوگ ابھی کیک سے سجی میز کے پاس ہی آکر کھڑے ہوئے تھے کیک کٹنے کی رسم ادا ہونے والی تھی اس لیے سب لوگ ایک ہی جگہ موجود تھے ۔ بس کسی کا انتظار تھا جس کی وجہ سے کنول کی فیملی بار بار گیٹ کی طرف دیکھ رہی تھی اور وہ شائد یہی شخص تھا سب لوگ



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چونکہ ایک ہی جگہ پر موجود تھے اس لیے سب کی توجہ کا مرکز وہ کار تھی۔

کچھ لوگوں کی آنکھوں میں حیرت تھی وہ جو جانتے نہیں تھے باقی گھر کے مکیں اور فیمیلی کے تمام افراد کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

کار کا دروازہ کھلا اور نکلنا والا شخص سب کے حواسوں پر چھا جانے والی سحر انگیز شخصیت رکھتا تھا۔ پرستائش نظریں اس پر اٹھ اٹھ کر تھم رہی تھیں۔ وہ بہت خوبرو ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اعلیٰ ذوق مالک لگ رہا تھا اس کی کار اس کا لباس اس کے جوتے ہر ہر چیز انتہائی دیدہ زیب اور بیش قیمت تھی۔

"یہ کون ہے بھئی؟"

سمیر نے ایان کے کان میں سرگوشی کی۔ ایان نے لبوں کو باہر نکالے کندھے اچکائے ۔ پاس کھڑی کنول کے کانوں میں سوال پڑتے ہی ۔ کنول مسکراتی ہوئی سیدھی ہوئی ۔

" یہ عامر رضا ہے میری لندن والی خالہ کا بیٹا پاکستان میں بزنس سٹارٹ کرنے آیا ہے"

کنول نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تمام فیمیلی کے افراد اس کی طرف بڑھے تھے۔ اس کو سب کچھ الگ ہی پروٹوکول دے رہے تھے ۔ عامر مسکراتا ہوا پورچ سے لان تک آیا تو کتنی ہی حسرت بھری سرد آہیں تھیں جو آس پاس سے نکل نکل کر دم توڑ رہی تھیں کیونکہ وہ تو کسی کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔ بڑی بڑی آنکھیں اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہی تھیں وہ اب باری باری کنول کے گھر والوں سے مل رہا تھا۔

اس کے آتے ہی اب کیک کاٹنے کی تقریب شروع ہوئی۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



ویسے ایک بات نوٹ کی ہے میں نے "سمیر نے کار سٹیر نگ گھماتے ہوئے معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ "

ایان کی طرف دیکھا

کیا نوٹ کر لیا"ایان نے موبائل سے گردن اٹھائے بنا پوچھا "

" کنول بہت انٹرسٹ لے رہی جناب میں "

سمیر اب باقاعدہ مسکرا رہا تھا

ہاں یار یہ بات نوٹ تو میں نے بھی کی ہے، لیکن یہ بتا تو جیلسی میں پوچھ رہا ہے یہ ویسے ہی"ایان کے ہاتھ""

موبائل پر تھم گئے تھے اس نے گردن اٹھا کر سمیر کی طرف دیکھ کر مسکراتے پوچھا

سمیر نے بے ساختہ قہقہ لگایا

"، جیلسی کیوں بھئی وہ بھی کنول کے لیے نا بابا نا"

سمیر نے کانوں کو ہاتھ لگائے

کیوں، وہ تو تیری گرل فرائنڈ ہے نا"ایان نے چھیڑتے ہوئے کہا"

"نہیں بھائی گرل فرائنڈ نہیں صرف فرائنڈ ہے، بیسٹ فرائنڈ "

"، ابے معاف رکھ بھائی"

سمیر نے بات کی وضاحت کی

"، پنجے جھاڑ کر پیچھے پڑ جاتی ہے"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سمیر نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا

ہاہاہا"ایان نے جاندار قہقہ لگایا"

تمھارے ساتھ ہی سوٹ کرے گی" سمیر نے آنکھ مارتے ہوئے کہا "

ابے نہیں بھائی، تجھے پتا ہے میں مریحہ میں انٹرسٹڈ ہوں، کنول تو صرف چار لڑکوں کو کوٹنے پر مجھ سے"

امپریس ہو گئی ہے، ورنہ تو مجھے دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی تھی"ایان نے سنجیدگی سے کہا

"ہمم پر مریحہ تو آج۔۔۔۔۔ "

سمیر نے بات کو لمبا کھینچ کر بات کو ادھورا چھوڑ دیا

اوئے خبردار، اس کے بارے میں کچھ نہیں کہنا"ایان نے مزاقاً اسے وارن کیا"

" ۔۔۔۔۔ارے بھئی آج وہ کنول کا کزن دیکھا نہیں کیسے "

سمیر نے تھوڑا سنجیدگی سے کہا پر ایان کے ڈر سے بات پھر ادھوری چھوڑ دی

اچھا اس کی بات کر رہا ہے"ایان نے ایک دم پر سوچ انداز میں کہا"

ہاں یار وہ بڑا آگے پیچھے پھر رہا تھا"ایان کچھ سوچ کر اپنا جملہ ضبط کر گیا"

" ہمم اور مجھے تو مریحہ بھی بہت حد تک متاثر لگ رہی تھی اس سے "

سمیر نے نظریں سامنے مرکوز کرتے ہوئے کہا، جانتا تھا ایان مریحہ کے بارے سنجیدہ ہے

ہاں یار، جانتا ہوں۔۔۔ مریحہ کا یہی مسئلہ ہے، وہ پیسوں سے متاثر ہے، اور یہی چیز اس کی ختم کرنا چاہتا"

ہوں۔۔۔۔۔۔"ایان نے کچھ سوچ کر کہا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہی تو مسئلہ ہے جناب "سمیر نے تائید میں کہا"

بات صرف اتنی سی ہے، کے اسے اپنا پرانا وقت بھلایا نہیں جاتا، ایک انسان جب بہت اچھا وقت گزار کر" تنگی کا شکار ہوتا ہے تو وہ اپنے اچھے وقت کو لے کر اسی میں گم رہتا ہے، اسے تلاشتا رہتا ہے، اسے واپس لانا چاہتا ہے، اور اسی کوشش میں وہ اپنے آج سے خوش نہیں رہ پاتا۔۔۔"ایان نے پر سوچ انداز میں نظریں سامنے مرکوز کئے کہا

'' سمیر نے بات کا رخ تبدیل کرتے ہوئے پوچھا''خیر چھوڑ بتا کہاں ڈراپ کرنا ہے تجھے

بس گھر اتار دے "ٹائم زیادہ ہو گیا ہے"

سمیر نے اس کی بات پر تائید میں سر ہلایا اور کار کا رخ اس کے گھر کی طرف موڑ لیا۔

ایان اب باقی سارے راستے خاموش سا رہا، جس پر سمیر نے خاموشی میں خلل نہیں ڈالا۔

وہ کھڑکی کے پار کہنی ٹکائے ہاتھ پر سر رکھے گم سم سا بیٹھا تھا

کنول میری سمجھ میں یہ نہیں آرہا کے تو کیوں ایان کے پیچھے پڑ گئی ہے، تو جانتی ہے نہ وہ مریحہ کو پسند کرتا" ہے اور وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے بیسٹ ہیں، تجھے اس میں کیا نظر آگیا، چار پانچ لڑکوں کو اس نے کیا مارا تو اس سے اتنا امپریس ہو گئی ہے؟ یہ کام تو گلی محلے کے بدمعاش اور غنڈے صبح شام کرتے ہیں، اور ایسے گاؤں اور چھوٹے موٹے گندے علاقوں میں رہنے والے تو صبح شام مار پیٹ کرتے رہتے ہیں" مارلین ایان کا نام سن کر بپھر گئی تھی، آج اکیلے میں کنول کے منہ سے ایان کا ذکر سن کر پھٹ پڑی تھی۔

کیا لگتا ہے تجھے؟ میں نے ایان سے معافی مانگ لی ہے، اور میں اب اس کے پیچھے جا رہی ہوں؟"کنول نے "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گاڑی میں چلتے میوزک کے ساتھ گردن ہلاتے ایک نظر مارلین کی طرف دیکھا، معنی خیز مسکراہٹ اس کے لبوں پر سمٹ آئی تھی



کتنی معصوم ہے تُو"کنول نے ہاتھ بڑھا کر مارلین کے گالوں کو دبایا معنی خیزی سے پوچھا"

تو پھر؟؟؟؟"مارلین کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں،اس نے سیٹ پر بیٹھے کنول کی طرف رخ کر کے " حیرانگی سے پوچھا۔

بس تو دیکھتی جا،اس کتے نے ٹرپ پر سب کے سامنے جو میری انسلٹ کی تھی اس کو ہزار سے ضرب دو " تب بھی وہاں نہیں پہنچ سکتی جو میں اس کے ساتھ کرنے والی ہوں،اس جیسے لڑکے میرے آگے پیچھے گھومتے ہیں"کنول نے دانت بھینچ کر پر سوچ انداز،روڈ پر نظریں گاڑھے کہا۔گویا وہ کچھ بڑا پلان کر رہی تھی ،ایان سے معافی اور اس کے ساتھ اچھا برتاؤ اس سب کا ہی حصہ تھا۔

واٹ آر یو گوئنگ ٹو ڈو کنول"مارلین نے پر تجسس انداز لئے کنول کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا"

ویٹ اینڈ واچ"کنول نے آنکھ مارتے ہوئے کہا اور گاڑی کی سپیڈ تیز کر دی۔۔ "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شاپنگ مال میں گھومتے ہوئے انہیں پون گھنٹا گزر چکا تھا،کنول اپنے لئے اچھی خاصی شاپنگ کر چکی تھی اور مریحہ کے لئے بھی اپنی پسند کا ایک سوٹ خریدا تھا لیکن مریحہ اپنے لئے کسی سوٹ کا انتخاب کرنے سے قاصر تھی،جو پسند آتا قیمت کی زیادتی پر وہ بہانہ بنا دیتی یہ پھر کسی نہ کسی طور ارادہ بدل دیتی۔

کیا یار مریحہ تمہیں تو کچھ پسند ہی نہیں آ رہا،تمہاری پسند تو اتنی اچھی ہے،ایان ٹائپ کی۔۔۔"کنول معنی"




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خیزی سے بولتی اپنا جملہ ضبط کر گئی اور ایک طرف ہو کر سوٹ دیکھنے لگی۔

"کیا۔۔۔کیا، تم نے کیا کہا؟" مریحہ اس کی بات پر ایک دم چونک گئی تھی، ہاتھ میں تھاما کپڑا وہیں چھوڑ کر کنول کی جانب آن پڑی جو بوتیک میں اس وقت مریحہ کے ساتھ واحد گاہک موجود تھی۔

"یار مطلب تمہاری چوائس تو کافی اچھی ہے، ابھی تک تمہیں کچھ پسند کیوں نہیں آرہا" وہ ہاتھ میں پکڑے سوٹ کو آگے پیچھے سے دیکھتے ہوئے دلیل دے رہی تھی۔

"کنول، میرا دوست ہے ایان، ایسا کچھ بھی نہیں جو تم کہنا چاہ رہی ہو، پلیز یار۔۔۔" مریحہ خفگی سے بولتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

"ارے بابا مزاق کر رہی ہوں، مجھے پتہ ہے تم اس سے پیار نہیں کرتی مریحہ" کنول نے پر عیار مسکراہٹ لئے اس کی جانب دیکھا۔

"پیار؟ کنول، ہاں مانتی ہوں مجھے وہ اچھا لگتا ہے، بہت اچھا ہے وہ، لیکن پیار کہاں سے آگیا یار؟" مریحہ نے وضاحت طلب لہجے میں کنول کی جانب دیکھتے پوچھا جو بظاہر ایک ہی سوٹ کو کافی دیر سے دیکھنے میں مصروف تھی

"لیکن وہ تو تم سے پیار کرتا ہے" سنجیدگی سے کہتے ہوئے کنول نے یک دم اپنا رخ مریحہ کی جانب موڑا اور اس کے چہرے کے تاثرات محفوظ کرنے لگی

"کنول۔۔۔اب چلیں؟" مریحہ نے چڑ کر کہا اور کاؤنٹر کی طرف رخ کیا، گویا اس پر مزید بات نہیں کرنا چاہتی ہو۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سوری یار تم تو برا ہی مان گئی، میں تو بس اتنا سا پوچھ رہی تھی، وہ تو تم سے پیار کرتا ہے، تو تم اس میں انٹرسٹڈ نہیں ہو؟" کنول گاڑی ڈرائیو کر رہی تھی، دکان سے نکلنے کے بعد سارا وقت مریحہ خاموش رہی، اس خاموشی کو کنول نے ڈنر کے لئے ریستوران جاتے ہوئے راستے میں توڑا۔

یار۔۔۔ہوں مگر۔۔۔" مریحہ قدرے الجھے ہوئے لہجے میں بولی، گویا وہ اظہار کرنا چاہتی بھی تھی اور نہیں بھی۔

مریحہ تم مجھ سے کچھ چھپا سکتی ہو یہ میں نہیں جانتی تھی" کنول نے الجھن کا شکار مریحہ کو ایک بار پھر جھنجھوڑا تھا

یار، بات سمپل ہے، مجھے وہ پسند ہے، لیکن میں پیار نہیں کرتی، پیار کا مطلب ہے شادی کرنا، اور میں ایان سے شادی نہیں کرنا چاہتی" کنول نے گہری سانس لے کر سپاٹ لہجے میں کہا تھا

مگر کیوں، اس سے شادی میں کیا مسئلہ ہے؟" کنول نے حیرانگی سے اس کی جانب دیکھا"

کنول نے آنکھیں بند کر کے اپنا سر سیٹ کی پشت سے ٹکا کر اس ٹاپک کو بند کرنے کا اعلان کیا۔

ایک نظر مریحہ کو دیکھ کر کنول نے اپنی توجہ آگے روڈ پر دوبارہ مرکوز کر لی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کھانے کا آرڈر دے کر وہ دونوں انتظار میں اپنے موبائل فون پر مصروف تھیں کے ان کے پیچھے کسی میز سے عامر رضا اچانک آ دھمکا۔

ہیلو گرلززز" ہشاش بشاش چہرہ، چہرے پر پھیلی مسکراہٹ اور پر جوش سے انداز میں وہ ان کی میز کے "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پاس آ کھڑا ہوا تھا۔

ماریہ ؟رائٹ ؟"انگریزی دلچسپ سے لہجے میں مریہ کا نام لے کر اسے پہچانتے ہوئے پوچھا "



مریہ "مریہ نے اصلاح کرتے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا"

Aray, you and here?

ارے، تم اور یہاں؟"کنول نے اس کے اچانک آمد پر حیرانگی کا اظہار کیا

Why not, Am I not allowed to come here

کیوں نہیں؟ مجھے یہاں آنے کی اجازت نہیں ہے کیا؟"شوخ سے لہجے میں کہتا وہ اپنی جینز کی جیبوں میں "

ہاتھ ڈالے دونوں لڑکیوں کو دیکھ رہا تھا

No No, I dint mean that, but surprised to see you here all of sudden

نہیں، میرا یہ مطلب نہیں تھا، بس تمہیں اچانک یہاں دیکھ کر حیرت ہوئی"کنول نے بات کی وضاحت کی"

اور اسی دوران عامر رضا کنول کے برابر میں خالی کرسی پر بیٹھ چکا تھا، وہ عموماً انگریزی میں ہی بات کیا کرتا تھا۔

مریہ، یہ عامر، میرا کزن، تم برتھ ڈے میں ملی تھی یاد ہے نہ "کنول نے مریہ کو یاد دلاتے ہوئے بتایا"

جس پر اس نے اثبات میں اپنا سر ہلایا

تم کس کے ساتھ یہاں گھوم رہے ہو"کنول نے اپنا رخ عامر کی طرف کرتے ہوئے پوچھا۔ "

کسی کے ساتھ نہیں، اکیلا آیا ہوں؟ کیوں میں اکیلا نہیں آ سکتا کیا"عامر رضا ہر جواب کے ساتھ ایک سوال"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

داغ دیتا، یہ شاید اس کی عادت تھی۔

نہیں، کم آن، تم تو ہر بات پر ناراض سے ہو جاتے ہو" کنول نے شکوہ کناں کہا"

دراصل تمہیں امریکہ سے آئے ہوئے زیادہ ٹائم تو ہوا نہیں اس لئے میں پوچھ رہی تھی کس کے ساتھ "

آئے ہو، اکیلے تو تم نہیں گھوم سکتے نہ ہر جگہ" کنول نے اپنی بات کی مزید وضاحت دی

نہیں پندرہ دن کافی ہے سب دیکھنے کے لئے، اپنے دوستوں کے ساتھ گھوم لیا ایک ہفتہ اب میں اکیلا بھی "

آجا سکتا ہوں" کندھوں کو اچکا کر اس نے فخر سے خود کو بلند کرتے ہوئے بتایا۔

So, Amir, what have you seen in our city so far

تو عامر، آپ نے ہمارے شہر میں کیا کیا دیکھا اتنے دنوں میں" مریحہ نے میز پر کہنیاں ٹکاتے آگے کو "

جھک کر دلچسپی سے پوچھا

Umm, not so much, but right now watching two beautiful girls for the second time.

امم، کچھ خاص تو نہیں لیکن اس وقت دو خوبصورت لڑکیوں کو دوسری بار دیکھ رہا ہوں" اس نے سوچ کر "

شوخی سے سر کو خم کر کے کہا۔

برانڈڈ کپڑے، ہاتھ میں مہنگی سی گھڑی جو اپنے نایاب ہونے کا خود ثبوت تھی، روح تک سرائیت کر جانے

والی پرفیوم کی خوشبو اور اس پر دلکش سا انداز لئے وہ بہت متاثر کن لگ رہا تھا۔

ان سب پر عامر کا پچھلی محفل میں انداز اور استقبال یاد کر کے مریحہ اس کے سحر میں کھو سی رہی تھی۔ اپنی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پوری توجہ عامر رضا پر مرکوز کئے وہ اسے یک ٹک دیکھ رہی تھی اور یہ بات کنول بھی محسوس کر رہی تھی۔۔

میں تو نہیں اتنی خوبصورت پر مریحہ کا تم کہہ سکتے ہو'' کنول نے شوخ سی نگاہوں سے مریحہ کا جائزہ لیتے ہوئے جملہ اچھالا



عامر رضا جیسی شخصیت سے کون نہیں متاثر ہو سکتا تھا تو مریحہ کا یوں اسے دیکھنا کنول کے لیے حیرانگی کی بات نہیں تھی۔البتہ کنول کے ذہن میں کچھ اور ہی ابل اٹھا تھا۔

" ویل۔۔ سہی کہا تمھاری دوست بہت خوبصورت ہے کنول"

عامر نے بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ تائید کی اور پھر ایک نظر ان سب جملوں کے زیر اثر پریشان سی ہوتی مریحہ پر ڈالی

'' ویسے سنا ہے خوبصورت لڑکیاں ذہین نہیں ہوا کرتیں تو کیا یہ بھی تمھاری طرح ہی نکمی ہے ''

عامر نے شریر سے لہجے میں کنول کو چھیڑا تو وہ خفت سے گھورنے لگی جبکہ مریحہ عامر کے اس جملے کو بھی تعریف کے زمرے میں لے کر مسکرا دی

نہیں جی نا تو میں نالائق ہوں اور نا میری دوست ،اور مریحہ تو بلکل نہیں وہ نا صرف پڑھ رہی ہے بلکہ '' جاب بھی کر رہی ہے

کنول نے مریحہ کی طرف فخریہ نگاہ ڈال کر ساتھ بیٹھے عامر کو جتایا۔جس پر عامر نے حیرت سے آنکھیں کھول کر چہرے کا رخ مریحہ کی طرف گھمایا

" "ارے بھئی۔۔۔ویری امپریسو،آپ سٹڈی کے ساتھ ساتھ جاب کر رہی ہیں



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عامر نے پر ستائش لہجے میں کہا تو مریحہ بے اختیار مسکرا کر سر ہلا گئی

مطلب آج یہ انکشاف ہوا مجھ پر کہ حسن بھی اور باکمال بھی ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں مس مریحہ پتا "

" ہے آپکو کیا یہ بات؟



عامر نے کہنیوں کے بل مریحہ کی طرف پوری توجہ کی مریحہ کو تو اپنا سانس اٹکتا سا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ اتنا خوبرو تھا، ذہین تھا اس کا یوں مریحہ کی تعریف پر تعریف کرنا ساتویں آسمان پر بٹھانے کے مترادف تھا۔

مریحہ۔۔اب یہ خود کی بات کر رہا ہے جناب آکسفورڈ یونیورسٹی میں ٹاپر رہ چکے ہیں بزنس میجمنٹ کی"

"ڈگری ہے، اور اتنا ہی نہیں اکیلے اپنا اتنا بڑا بزنس سنبھالے ہوئے ہے

کنول اب گردن کو اکڑاتے ہوئے مریحہ پر عامر کی خوبیاں اشکار کر رہی تھی ۔ وہ تو پہلے ہی اس کی متاثر کن شخصیت کے سحر میں گرفتار تھی اب تو بس بونس وار تھے جو اس پر ہو رہے تھے۔

" "بہت اچھا لگا آپ سے مل کر

مریحہ نے شائستگی سے کہا تو عامر بے ساختہ قہقہ لگا گیا

" مریحہ ایسے کہہ کر تو آپ یہ باور کروا رہی ہیں کہ یہ ہماری آخری ملاقات ہے جیسے "

عامر کے معنی خیز جملے وہ الجھ کر رہ گئی خفیف سی مسکراہٹ کے ساتھ سامنے بیٹھے اس شخص کی طرف دیکھا جو نا صرف انتہا کا دولت مند اور خوبصورت تھا اس کے ساتھ ساتھ باتیں بھی ایسی کرتا تھا کہ انسان سوچنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کنول کی شائد کوئی کال تھی وہ فون کان کو لگائے کسی سے بات کر رہی تھی ۔ عامر اب اپنی کہی گئی بات کے جواب کا منتظر تھا مریحہ نے جھجکتے ہوئے ابھی بولنا چاہا کہ کنول نے بات کاٹ دی مریحہ، یار مام کی کال تھی، انہیں اپنی ایک دوست کے گھر سے پک کرنا ہے، ڈرائیور کو بابا نے کہیں اور "بھیج دیا ہے۔۔۔۔"

کنول نے معزرت خواہ لہجہ اپناتے ہوئے مریحہ سے کہا کیونکہ اب شاپنگ کے بعد مریحہ کو دیر ہو رہی تھی وہ بہت دفعہ کنول کو جلدی گھر ڈراپ کرنے کا کہہ رہی تھی۔

" "اٹس اوکے میں کیب سے چلی جاتی ہوں تم جاؤ آنٹی کو پک کرو

مریحہ نے بالوں کی آوارہ لٹ کو کان کے پیچھے آڑستے ہوئے تسلی آمیز لہجے میں کہا

"ارے بھئی مجھے بتادیں مس مریحہ کو کہاں ڈراپ کرنا ہے؟"

عامر نے باری باری دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی پیش کش سامنے رکھی جس پر مریحہ تو پریشان سی ہو کر سر کو نفی میں ہلانے لگی جبکہ کنول تنبیہ کے انداز میں تیز نظروں سے کنول کو گھورنے لگی۔

بہت بہت شکریہ عامر ایکچولی اس کو میں فورس کر کے اپنے ساتھ لائی تھی اب شام ہو رہی ہے تو تم اسے" "گھر چھوڑ دینا

کنول عامر کی ایسے شکر گزار ہوئی جیسے اس کا بہت بڑا مسئلہ حل ہو گیا ہو

پھر وہ اشارے سے مریحہ کو کچھ بھی نا بولنے کا کہہ کر ویٹر کو بل لانے کا اشارہ کر چکی تھی۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



وہ ہوٹل سے باہر آنے تک عجیب کشمکش میں تھی۔ کنول نے ایسے ہی عامر کو تکلیف دے دی تھی

جیسے ہی وہ ہوٹل سے باہر پارکنگ ایریا میں آئے تو عامر اپنی کار کی طرف بڑھا۔

ٹھاٹھ سے چلتا ہوا وہ پارکنگ میں ایک طرف اپنی گاڑی کے پاس آکر رکا اور دروازہ کھولا۔

مریحہ اس گاڑی کو دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی۔

وہ ڈرائیور سیٹ کا دروازہ کھول کر دوسری جانب سے مریحہ کو بیٹھنے کا کہہ رہا تھا۔

مریحہ نے جھجکتے ہوئے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا، اور سمٹ کر بیٹھ گئی

کار میں اس کی کلون کی مہک سمائی ہوئی تھی۔

چلیں؟"عامر نے سیاہ چشمہ آنکھوں پر چڑھا کر اس کی طرف دیکھا"

آپ گاڑیوں کے بہت شوقین لگتے ہیں"مریحہ نے کار کا اندر سے بغور جائزہ لیتے ہوئے پوچھا"

مریحہ کی بات پر عامر نے خفیف سا قہقہ لگایا

" جی بہت بہت زیادہ بس یہ سمجھیں یہ تو ہابی ہے میری "

ویسے مجھے گاڑیوں کے پرائس کا پتہ نہیں،اس گاڑی کی قیمت کیا ہو گی؟کوئی 40-50 لاکھ تو ہو گی نا""

مریحہ نے اپنے اندازے کے مطابق گاڑی کے بارے میں پوچھا چونکہ وہ گاڑیوں کے بارے میں اتنا نہیں

جانتی تھی،اس کے مطابق اس گاڑی کی قیمت بہت زیادہ تھی اور ایک گاڑی کی بہت زیادہ قیمت کا اندازہ اس

نے کچھ اس طرح ہی لگایا تھا




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امم م م۔۔یہ اوڈی کیو سیون ہے، نیو ماڈل، تقریباً 35 ملین کی ہے" عامر نارمل سا لہجہ اپناتے ہوئے"

مریحہ سے مستفسر ہوا

پینتیس ملین؟؟واٹ؟؟؟؟یو مین ساڑھے تین کروڑ کی گاڑی ہے یہ؟"مریحہ کی آنکھوں کا سائز "

ضرورت سے زیادہ بڑا ہوا تھا، ایک نظر دوبارہ پوری گاڑی میں پیچھے پلٹ کر ماری

" آپ اس پر حیران ہو رہی ہیں اس سے بھی مہنگی کولیکشن ہے میرے پاس "

عامر اس کے حیران ہونے پر ہنس پڑا تھا

اوہ مائے گاڈ۔۔۔۔"کچھ سوچ کر کہتے کہتے رک سی گئی"

کیا ہوا؟"عامر اب بھی اس کی حالت پر ہنس رہا تھا۔"

خود کو نارمل ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی حیرانگی پر قابو پانے کے لئے وہ عامر کے ہنسنے پر سنجیدہ ہو گئی، گویا وہ

ظاہر کرنا چاہتی ہو کے یہ اس کے لئے کوئی بڑی بات نہیں

آپکی کیا ہابی ہے؟"عامر نے دلچسپی سے مریحہ کی طرف ایک بھرپور نظر ڈالی۔"

کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔۔کچھ خاص نہیں، وقت ہی نہیں ملتا"وہ کہہ کر خاموش ہو گئی"

" "کیا ایسے ہی بھئی کچھ نا کچھ تو ہوتی ہے نا ہر انسان کی ہابی

عامر اب کبھی سامنے اور کبھی اس کی طرف دیکھ رہا تھا

گھر کا پتہ وہ ہوٹل میں ہی سمجھا چکی تھی اس لیے کار اس کے گھر کے راستے پر ہی رواں دواں تھی

کچھ خاص نہیں، بس مجھے آؤٹنگ، ٹریولنگ کا شوق ہے"مریحہ نے بات کو اختتام کرنا چاہا، اسے ڈر تھا کے"




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ عامر کہیں مزید تفصیل ہی نہ مانگ بیٹھے

وہ کیا بتاتی کیا ہابی ہے اس کی اس کے تو خواب تھے بہت اونچے، ایسے خواب جن کی تعبیر

وہ اس زندگی میں ہی چاہتی تھی۔

"ہمم گریٹ تو کون کون سے کنڑی دیکھ چکی ہیں آپ؟"

عامر نے اگلا سوال داغا

وہ خاموش ہونے والوں میں سے نہیں تھا

میں۔۔۔"مریحہ کو اسکا سوال پریشانی میں مبتلہ کر گیا تھا"

مریحہ کو اس کی کنڑی والی بات پر اپنا، دبئ ٹرپ یاد آ گیا، دل اچانک اداس سا ہوا اور آدمانی صاحب پر پھر سے

غصہ آیا، کیا تھا جانے دیتے تو۔ خود تو یہ لوگ ہر دوسرے دن ٹرپ پر جا رہے ہوتے ہیں، وہ خیالوں میں پھر

سے آدمانی کو ہی کوس رہی تھی۔

کیا ہوا اتنا گھومی ہیں کے نام ہی یاد نہیں آ رہے"عامر نے شریر سے لہجے میں کہا"

" "نہیں کنڑی تو کوئی نہیں دیکھا ہوا میں نے

مریحہ نے کھڑکی کے باہر دیکھتے ہوئے لاپرواہی ظاہر کی

اوہ اچھا۔۔۔"عامر نے گاڑی کا سٹیرنگ گھماتے ہوئے پر سوچ کہا""

" بس یہیں آگے ٹرن لیں "

مریحہ نے ہاتھ کے اشارے سے گلی کا بتایا، خجل ہوتے ہوئے بار بار وہ کھڑکی کے باہر دیکھ رہی تھی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گاڑی اب کھلے روڈ سے مڑ کر ایک چھوٹے روڈ پر چل پڑی تھی جہاں دونوں جانب فلیٹ نظر آرہے تھے

اچھا اس طرف رہتی ہیں آپ "اس نے دونوں جانب نظر گھما کر پوچھا"



" آپ صبح کیسے جاتی ہیں جاب پر "

عامر نے پہلے سوال کے جواب سے پہلے ہی دوسرا سوال بھی پوچھ لیا

کتنا بولتا ہے۔ مریحہ نے تھوک نگلا

میں یونی ورسٹی کی پوائنٹ میں جاتی ہوں، یہیں جہاں سے آپ نے گاڑی ٹرن کی ہے ادھر سے پک کرتی "

ہے"

" اوہ آئی سی کافی ٹف ہے روٹین آپکی "

مریحہ اب اپنے بارے میں مزید ڈیٹیل بتانے سے کترا رہی تھی

جی "مختصر سا جواب دے کر ایک فلیٹ کی بلڈنگ کی طرف اشارہ کیا"

"یہاں سامنے روک دیں"

"" اوکے اوکے ""

عامر نے گاڑی سست روی سے روک دی تھی

تھینک یو "وہ مسکراہٹ سجائے کہتی ہوئی گاڑی سے اترنے لگی"

""سنیں؟ ""

جی "عامر کی بات پر وہ اچانک اترتے ہوئے رکی "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" کچھ نہیں نائس ٹو میٹ یو "

عامر نے نمبر مانگنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے کہا

اوکے "مریحہ جلدی سے کہتی ہوئی دروازہ بند کر کے فلیٹ کی طرف چل دی"

دل میں لاکھوں سوالوں نے گھر کر لیا تھا

"پتہ نہیں کیا پوچھنے والا تھا"

وہ پر سوچ انداز میں نظریں نیچے کیئے تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بیگ کو کندھے پر درست کرتے ہوئے اس کے تیز تیز قدم لفٹ کی طرف اٹھ رہے تھے ۔ بالوں کو ہاتھ اٹھا کر بار بار کندھے سے پیچھے کرتی وہ خود کو آج پھر دیر سے پہنچنے پر دل میں بیسوں بار کوس چکی تھی

نظریں بار بار ہاتھ میں موجود موبائل پر ٹائم دیکھ رہی تھیں

لفٹ کا بٹن دباتی اب وہ بے چینی سے ارد گرد دیکھ رہی تھی

لفٹ بیسمنٹ میں رکی ہوئی تھی،اور وہ گراؤنڈ فلور پر انتظار میں تھی۔

جونہی لفٹ کھلی وہ عجلت میں اندر داخل ہوئی اور سکھ کا سانس لیا،ساتھ ہی اپنے فلور کا بٹن دبانے کو جونہی اس نے گردن اوپر اٹھائی،سامنے موجود شخص کو دیکھ کر ٹھٹک کر رہ گئی حیرت سے آنکھیں پھیل گئی تھیں، ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا تھا،تو منہ کھل گیا تھا۔ایک پل کے لیے تو یقین نہیں آیا سامنے جس شخص کو وہ



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھ رہی تھی وہ وہی تھا یا کوئی اور۔۔۔

سیاہ رنگ کے کوٹ پینٹ اور ٹائی میں ملبوس سلیقے سے بال بنائے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ اسے حیرت کے سمندر میں دھکیل چکا تھا ۔ حیرت میں مبتلا ہوتی بھی کیوں نا پہلے کبھی یوں اس کو ایسے نہیں دیکھا تھا۔

"ایان تم؟؟ یہاں؟ کیسے؟؟؟"

الفاظ مریحہ کے منہ سے اٹکتے ہوئے برامد ہوئے۔ایان کے چہرے پر اتنی حیرت کے آثار نہیں تھے۔وہ اب جیبوں سے ہاتھ نکال کر لفٹ کے بٹن پر لے گیا تھا۔

"کونسے فلور؟ "

فورتھ "مریحہ نے کہا اس نے 4 نمبر کا بٹن پریس کر دیا۔"

کاہندسہ پہلے سے جگمگا رہا تھا جو اس بات کا پتہ دے رہا تھا کے ایان نائنتھ فلور پر جا رہا ہے۔ 9

دلچسپی سے اس کی حیرت سے کھلی آنکھوں اور چہرے کے تاثرات کو دیکھا۔آنکھوں میں شرارت تھی پر لب مسکراہٹ دبا رہے تھے۔

"تم یہاں کس لئے ہو؟"

ہنوز مسکراہٹ دباتے ہوئے اس کو جواب دینے کے بجائے ایان نے اس پر سوال دے مارا۔

مریحہ نے بھنویں اچکائیں ۔

" کیا بے تکی بات کر رہے ہو میں یہیں تو جاب کرتی ہوں "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریحہ نے سر کو جھٹکتے ہوئے جواب دیا اور سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔ جو، اب بھر پور طریقے سے مسکرا رہا تھا۔وہ نا صرف ظاہری حالت میں اتنا خوبرو لگ رہا تھا بلکہ اعتماد بھی یکسر مختلف تھا۔



" تو وہی میں بھی کر رہا ہوں جناب۔ب۔ب۔، کیا نہیں کر سکتا؟ "

ایان نے آبرو چڑھائے چہرے کو قریب کیا ۔ ایان کے جواب پر فوراً اس دن شام کا سارا منظر گھوم گیا اچھا تو سمیر نے کروا ہی دی اس کی بھی جاب تو محترم اسی خوشی میں یوں سوٹ بوٹ کس کر آئے ہیں مریحہ نے دل ہی دل میں اس کی تیاری کو سراہا ۔ کچھ دیر والی حیرت اب خوشی میں بدل چکی تھی ۔

" ارے۔۔۔ناکرو یار کب ہوا یہ، کب جوائن کیا؟؟ سمیر نے ریفر کیا؟ "

مریحہ نے خوشگوار لہجے میں پوچھتے ہوئے اپنی سوچ کی تصدیق چاہی ۔

"ہاں وہ جب تمہیں یہاں لگوا سکتا ہے تو مجھے کیوں نہیں، آخر تم سے پرانا دوست ہے میرا"

ایان نے لفٹ پر موجود فلور سائن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، جواب 4 کا ہندسہ دکھا رہا تھا، ساتھ ہی بیپ بجی اور دروازہ کھل گیا تھا۔ مریحہ بہت کچھ جاننا چاہتی تھی مگر لفٹ کے رکنے سے سلسلہ کلام توڑنا پڑا۔

چلو میرا فلور آ گیا ہے، تم سے بعد میں ملتی ہوں،" وہ کہتی ہوئی تیزی سے چوتھے فلور پر دروازے سے باہر نکلی "

اسے گائیڈ کروں گی، کہیں یہ بھی میری طرح پِس نا رہا ہو۔۔وہ ذہن میں اس کی بھرپور طریقے سے مدد



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرنے کا سوچتے ہوئے آگے بڑھی ۔ جبکہ وہ ابھی بھی لفٹ میں ہی کھڑا تھا ۔

"اچھا کیپ ان ٹچ،اور کوئی بھی ہیلپ چاہیئے تو بتا دینا ہاں؟"

مریحہ نے لفٹ سے نکل کر ایک پل رک کر کہا۔۔ایان گہری نظروں سے اس کی پشت کو گھور رہا تھا اس کا یوں پلٹ جانے پر خجل سا ہوا۔

ہاں ہاں،ضرور "وہ گڑبڑا کر اپنی کسی سوچ سے باہر نکلا تھا۔"

خوشی اس کے چہرے سے جھلک رہی تھی۔مریحہ نے سر کو اثبات میں ہلایا،اور جلدی سے اٹینڈینس مشین کی طرف بڑھ گئی

ایان کی مسکراہٹ اب ہنسی میں بدل چکی تھی۔بند ہوتی لفٹ میں وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے بھرپور خوش نظر آرہا تھا۔

سمیر ہاتھ میں کتابیں تھامے کیفیٹیریا سے باہر آرہا تھا، نظر سامنے سے آتے ایان پر رکی جس کی خوشی دیدنی تھی۔وہ بھی سمیر کو آتا دیکھ کر چہک گیا تھا، تیزی سے دوڑتا ہوا سمیر کے پاس آیا اور اسے گلے لگا کر فوراً الگ کیا اور گال پر بوسہ دیا

خوشی اس کے روئے روئے سے امڈ رہی تھی۔

ارے۔۔ارے کیا ہو گیا؟ بھئی کیا ہو گیا!!! خیر تو ہے نہ؟"سمیر کی حیرت کی انتہا نہ رہی تھی جب وہ ایان کو " اس طرح خوشی سے اچھل کود کرتا دیکھ رہا تھا۔

کہاں واپس جا رہا ہے؟"ایان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کا رخ کیفیٹیریا کی طرف واپس گھمایا "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کلاس میں جارہا تھا، تو ابھی آیا ہے کیا" سمیر نے پر حیرت انداز میں اسے لے کر واپس کیفیٹیریا میں داخل ہوتے بتایا

مگر اتنا خوش کیوں ہے؟" سمیر نے نا سمجھی سے پوچھا، وہ لوگ اپنی مخصوص میز کی طرف بڑھ رہے تھے، " جہاں مریحہ، جویریہ اور کنول پہلے سے ہی موجود تھے۔

کچھ نہیں، بعد میں بتاتا ہوں" ایان نے یکایک مریحہ کو پہلے سے موجود پا کر بات بدلی اور سنجیدگی سے میز " کی طرف بڑھ گیا۔

واہ بھئی، نئی جاب لگتے ہی تمہارا تو سٹینڈرڈ ہائی ہو گیا ہے ایان" کنول نے دونوں کو اپنی میز کی جانب آتا " دیکھ کر ایان کو سراہا۔

"ایان نے فخر سے کندھے بلند کیئے اور بھنوئیں اچکا کر اس کی بات کا اقرار کیا۔" دیکھ لو

مریحہ لفٹ میں سوٹ بوٹ میں ایان سے ملاقات کا پہلے ہی بتا چکی تھی۔

پھر کب ٹریٹ دے رہا ہے؟" سمیر نے ایان کو خوشی سے اونچا ہوتا دیکھ کر مسرت سے پوچھا۔"

ٹریٹ۔۔۔ہاں دے دونگا، سیلری آنے پر۔۔۔" ایان ترکی بہ ترکی بولا"

یار مجھے تو بہت بھوک لگ رہی ہے، اور میرا خیال ہے خوشی جتنی جلدی سیلیبریٹ کی جائے اتنی بڑھتی" ہے" کنول نے ہاتھ ہوا میں لہراتے ہوئے بتایا۔

نہیں، آج نہیں" ایان کنول کی بات سن کر فوراً گویا ہوا۔ "

مجھے تو آج ہی ٹریٹ چاہیئے، کیا خیال ہے گائز؟" کنول بضد ہوتے ہوئے کہا اور ساتھ بیٹھے دوسرے "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دوستوں کی طرف دیکھنے لگی۔

"ہاں ٹریٹ تو آج ہی لینگے" جویریہ نے بھرپور کنول کا ساتھ دیا جس پر ایان نے یکے بعد دیگرے دونوں کی جانب دیکھا



"چلو پھر کہاں لے جارہے ہو ایان؟" مریحہ نے شریر لہجے میں سب کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یار جلدی کیا ہے، دے دونگا ٹریٹ ضرور دونگا، لیکن ابھی نہیں، اگلے مہینے۔۔۔" ایان پہلو بدلتا سپاٹ لہجے میں بولا۔

"ٹھیک ہے، میری ٹریٹ تم نے اپنی مرضی سے اپنی پسندیدہ جگہ پر لی تھی، اب تمہاری ٹریٹ کہاں لینی ہے یہ میں ڈیسائڈ کرونگی" کنول نے ایان کی رضامندی پر مزید شرارت کی۔

وہ حیرت سے کنول کا منہ تکتا رہ گیا۔

"کیا؟ حیران کیوں ہورہے ہو ٹریٹ میں اپنی پسند کی جگہ پر لونگی، پیسوں کی فکر نہ کرو، ضرورت ہو تو مجھ سے لے لینا۔۔۔ پھر جب تمہارے پاس ہوں، سال دو سال بعد جب بھی، تم واپس کر سکتے ہو، اگر نہ بھی دو تو کوئی مسئلہ نہیں مجھے" کنول نے سال دو سال پر زور دیتے پُر تکلف طنز کیا۔

"کیا؟ اس کا مطلب میں یہ سمجھوں کے تم ایسی جگہ ٹریٹ لینے والی ہو جہاں کابل میں سال دو سال میں پیسے جمع کر کے دے پاؤں گا؟" ایان نے کنول کے طنز کو ہوا میں اڑایا اور اس سے جواباً سوال کیا

"اب پتہ نہیں نہ تمہاری سیلری کتنی ہے، میں تو اچھی جگہ ہی کھاتی ہوں" کنول نے کندھے اچکا کر فخرانہ کہتے مارلین اور جویریہ سے نظریں ملائیں۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھی جگہ ہی کھلاؤنگا بے فکر رہو۔۔۔"ایان نے پر سوچ انداز میں گردن کو جنبش دی"

ہاں اور تمہارے حساب سے اچھی جگہ کوئی ڈھابہ ہی ہو گا جہاں اچھا ہونے کا ثبوت وہاں کا اپنا چھپا ہوا مینو " کارڈ ہو گا، لیکن جگہ میں ڈیسائڈ کرونگی اس بار، میں نے کہہ دیا"کنول نے جویریہ کو دیکھ کر آنکھ ماری اور زور دار قہقہے اڈ پڑے۔

یار یہ مجھے کنگلہ کر کے ہی چھوڑے گی"ایان نے سمیر کی جانب دیکھ کر مصنوعی بیچارگی سے کہا"

سمیر نے بھی مسکرا کر کندھے اچکائے"گویا یہی اصول ہے، میں کیا کر سکتا ہوں۔"

چلو ٹھیک ہے، کچھ کرتے ہیں"سمیر نے پر سوچ کہا اور باقیوں کے چہرے کے تاثرات پڑھنے لگا، جن میں " سے کنول کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ ابھری تھی

اب یہ پیسے جمع کرنا شروع کرے گا"جویریہ نے کنول کے کان میں سرگوشی کی۔ "

توایسا کرا بھی سے کمیٹی ڈالنا شروع کر دے، جب تیری کمیٹی کھلے تو کنول کو ٹریٹ کے پیسے واپس کر دینا" " سمیر نے ایان کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

بس کر سمیر، تو زیادہ چنے کے جھاڑ پر مت چڑھا کنول کو، مجھے پتا ہے کنول اسی ہوٹل کا کہے گی جہاں میں " لے گیا تھا، کیوں کے ادھر کھانا پسند آیا تھا۔"ایان نے کنول کی جانب ترچھی نگاہوں سے دیکھ کر کہا

اوئے اوئے، زیادہ فیصلے مت کرو میری طرف سے، میں خود بتاؤنگی کہاں جانا ہے، اور میں کسی سستے سڑے" ہوٹل میں جانے والی نہیں ہوں"کنول نے اپنی جانب سے ایان کی بات پر مکمل احتجاج کیا۔

ایان ویسے تم وہاں کس ڈپارٹمنٹ میں ہو، اور کیا دیکھ رہے ہو؟"مریحہ نے ایان کی طرف متوجہ ہو کر"




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پوچھا،اور تمام لوگ ایان کی جانب متوجہ ہو گئے۔

میں۔۔۔"وہ لمحے بھر کے لئے بول کر ٹھر گیا تھا۔ "

آوٹ ڈور کا کام دیکھ رہا ہوں،اور کچھ انڈور بھی"اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔"

آؤٹ ڈور۔۔۔"کنول اور جویریہ نے نخوت سے آوٹ ڈور کا لفظ دہرایا"

جبکہ مریحہ نے بھی حیرت سے ایان کی جانب دیکھا۔

ہاں آفس کے انڈور کام بھی دیکھتا ہوں"ایان کو اپنی جاب کی نیچر گویا ان لوگوں کے بیچ کوئی گناہ محسوس" ہوئی تھی،مزید کاموں کی تفصیل بتائی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بس اسٹاپ پر کھڑی وہ انتظار میں تھی،کچھ دیر ہونے کی وجہ سے وہ آج آفس وین مس کر چکی تھی اور اب اسے بس یا رکشے سے جانا تھا۔سٹاپ پر لوگوں کا معمول کا رش تھا اور اسے آفس پہنچنے کی جلدی۔

ابھی وہ بس کے انتظار میں کھڑی دور سے آتی ہر منی بس کو ایڑھیاں اچکا اچکا کر ہی دیکھ رہی تھی کے ایک شاندار گاڑی عین اس کے سامنے آکر رکی۔اس طرح بلکل منہ پر آکر رکنے پر وہ چونک کر دو قدم پیچھے ہٹ گئی تھی۔اگلے ہی لمحے اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب ڈرائیونگ سیٹ کے ساتھ والی سیٹ کا شیشہ نیچے ہوا اور اندر گلاسس پہنے شخص نے اسے مسکرا کر دیکھا اور"ہائے"کیا

ہائے"اس نے حیرت و ہچکچاہٹ کی ملی جلی کیفیت میں جواب دیا "

میں چھوڑ دوں؟"اندر بیٹھا ذی روح مسکراہٹ لئے انتہائی مؤدب انداز میں پوچھ رہا تھا"




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ یہاں کیسے عامر؟"اسے دیکھتے ہی پہلی التجاء دل ودماغ نے یہی کی تھی جو بات وہ پوچھ رہا تھا۔"
نہیں، نہیں تھینکس، آپ یہاں کیسے؟"وہ مصنوعی انکار کر رہی تھی جبکے آفس میں تاخیر کا خوف دماغ پر"
سوار تھا

ارے چھوڑ دیتا ہوں، میں یہیں سے گزر رہا تھا، آپ پر نظر پڑ گئی اور میں ریورس آ گیا"اس نے شاید "
مریحہ کے تاثرات بھانپ لیے تھے، گاڑی کا دروازہ ہاتھ بڑھا کر کھولا اور بیٹھنے کی دعوت دی تھی۔
چند لمحوں میں گاڑی روڈ پر تیزی سے دوڑ رہی تھی اور مریحہ کو آفس سے تاخیر ہونے کا خطرہ بھی کم ہو چکا
تھا۔

آپ یہاں کیسے؟"وہ گاڑی میں بیٹھتے ہی حیرانگی سے پوچھنے لگی۔"
دیکھ لیں، آپ کو شاید آفس کے لئے لیٹ ہو رہا تھا اور قدرت نے مجھے بھیج دیا"مسکراہٹوں میں سب سے"
پیاری مسکراہٹ سجا کر عامر نے کہا۔

ہاں آج اتفاق سے میری وین مس ہو گئی اور مجھے بس یار کشہ سے جانا تھا، لیکن آپ یہاں سے کہاں گزر"
رہے تھے۔۔۔۔"مریحہ نے اپنا سوال دہرایا

میں صبح ورک آؤٹ کرنے جاتا ہوں بس آج اتفاق سے میرے روٹ پر رش تھا تو اس طرف سے آنا پڑا "
اور آپ نظر آ گئیں، میں اسی لئے واپس پلٹ کر آیا"عامر نے مسکراہٹ سجائے کہا۔

تو۔۔۔مس مریحہ، آر یو انگیجڈ؟"عامر کے اچانک سوال پر مریحہ نے اسے گھور کر دیکھا، وہ بدستور اپنی "
نظریں سامنے جمائے ہوئے تھا


Page213

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں ابھی تک تو نہیں۔۔۔"مریحہ نے جواب مسکرا کر دیا تھا۔ "

اوہ گڈ۔۔"وہ سن کر خوش نظر آرہا تھا۔"

سو،ڈویولائک سم ون؟"اگلا سوال مریحہ کو چونکا دینے والا تھا،مریحہ نے تیز نظروں سے اسے گھورا، گویا " دوسری ہی ملاقات میں پرسنل معاملات میں بے تکلفی اسے پسند نا آئی ہو۔

اوہ سوری،آئی تھنک آئی ایم نوٹ سپوزڈ ٹو آسک یو دِس"مریحہ کے گھورنے پر وہ کھسیانہ ہوا"

ویسے آپ جیسی دکھتی ہیں،آپ کو لائک کرنے والے تو بہت زیادہ ہونگے"عامر نے پراسرار سی" مسکراہٹ چہرے پر سجائے مریحہ کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے کہا

میں نے کبھی ان باتوں پر دھیان نہیں دیا"مریحہ نے جھینپتے ہوئے جواب دیا۔ "

اس سے پہلے کبھی کسی مرد نے اتنے کھلے ڈلے الفاظ میں مریحہ کی تعریف کرنے کی جرات نہیں کی تھی، اگرچہ ایان کی نگاہوں سے جھلکتی پسندیدگی مریحہ کی نگاہوں سے پوشیدہ نہ تھی، مگر وہ فاصلہ رکھنے کا قائل تھا۔اس کی زبان سے کبھی ایسی بے اختیاری نہیں چھلکی تھی کے جس سے مریحہ کے دل میں خوش گمانی کا کنول پھوٹتا۔

ویسے آپ تو باہر کافی رہ کر آئے ہیں،آپ کی کافی گرل فرینڈز ہونگی"مریحہ کے دل میں جو سوال اٹھ رہا " تھ بے ساختگی سے اس کے منہ سے پھسلا اور اس نے فوراً ہی اپنی زبان دانتوں تلے دبالی۔

" مریحہ کی اس حرکت پر عامر کا بے ساختہ قہقہ نکلا"ہاہاہا۔۔۔

آئی ایم سوری۔۔۔وہ میرے منہ سے۔۔"یہ کہ کر مریحہ نے نگاہیں شرمندگی سے جھکالیں۔"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عامر نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا "نہیں نہیں، آپ پوچھ سکتی ہیں، فرینڈز میں تو چلتا ہے"

فرینڈز۔۔۔"مریحہ نے اس بات پر لفظ دہرایا اور اچھنبے سے عامر کی طرف دیکھا"

ہاں تو کیا ہم فرینڈز نہیں ہیں؟ اتنی ملاقات میں آپکو مجھ پر بھروسہ تو ہو ہی گیا ہو گا، کیا نہیں ہوا؟"عامر نے"

عیار مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے امریکن لب و لہجے میں خاص طور مریحہ کو امپریس کرنے کے لئے

سوال داغا۔

میں ویسے تو لوگوں پر جلدی بھروسہ نہیں کرتی، لیکن آپ سے مل کر مجھے اچھا لگا، امید ہے آپ ایک اچھے"

دوست ثابت ہونگے، اور امید ہے کے آپ میرے بھروسے کو نہیں توڑینگے"مریحہ نے اس کی آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے مظبوط لہجے میں جواب دیا

ایک پل کے لئے تو عامر اس کی لہجے کی مظبوطی اور آنکھوں کے کانفیڈینس کو دیکھ کر دنگ رہے گیا، اور

گڑبڑاتی مسکراہٹ کے ساتھ اپنے سر کو خم کر کے اقرار کیا، مگر منہ سے کچھ کہہ نہ سکا۔

گاڑی مریحہ کے روکنے پر آفس کی بلڈنگ کے سامنے رکی تھی۔

تھینکس فار ڈراپنگ می، آج مجھے لیٹ ہونے کا پورا گمان ہو گیا تھا۔"مریحہ نے گاڑی سے اترتے ہوئے کہا"

نو تھینکس اینڈ سوری ان فرینڈشپ، اور اگر آپ پھر بھی تھینکس کہنا چاہتی ہیں تو کل آفس کے بعد میں "

آپ کو پک کر لونگا۔۔۔اور کافی پیتے ہوئے گھر بھی ڈراپ کر دونگا"عامر نے خوش آمدی لہجے میں کہا اور

مسکرا کر اس کی جانب دیکھتا رہا

مریحہ شش و پنج میں مبتلا ہو گئی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیوں آپ کو مجھ پر اب تک بھروسہ نہیں ہوا؟" مریحہ کو سوچتا دیکھ کر اس نے مریحہ کا اعتماد پختہ کرنے کی کوشش کی

اوکے ڈن، اور بائے، اب مجھے کافی لیٹ ہو رہا ہے، کل ملتے ہیں" مریحہ ہامی بھرتے ہوئے عجلت میں جواب دیا۔ اس کی بات سن کر عامر اپنی گاڑی بھگاتے لے گیا۔

خوشگوار موڈ لئے وہ جلد ہی لفٹ تک پہنچی، لفٹ بیسمنٹ سے اوپر پہنچی تھی جس میں ایک ادھیڑ عمر کا شخص پہلے سے موجود تھا، ہاتھ میں لیپ ٹاپ کا بیگ، آنکھوں پر چشمہ، تھری پیس سوٹ میں ملبوس یہ شخص بہت سنجیدہ اور کمپنی کا کوئی سینیئر پرسن معلوم ہو رہا تھا۔ اس سے پہلے مریحہ نے کبھی اس شخص کو نہیں دیکھا تھا۔ گو کے آفس اتنا بڑا تھا کے ایک فلور پر رہتے ہوئے دوسرے فلور کے لوگ محض لفٹ میں یا بلڈنگ کے باہر نظر آتے تھے۔

ایک نظر اس کی طرف دیکھ کر مریحہ نے نظریں ہٹالی تھیں لیکن ذہن میں سوال بیدار ہو چلے تھے۔

اپنے فلور کا بٹن دبا کر اس نے نوٹ کیا کے دوسرا بٹن نائن فلور کا دبا ہوا تھا۔

اچانک ایان کا خیال ذہن میں آیا اور اسی وقت تیسرے فلور پر لفٹ رکی۔

دو آدمی جو کچھ ہنسی مزاق کر رہے تھے لفٹ میں داخل ہو کر ادب سے پہلے سے موجود شخص کو سلام کیا اور چہرے پر سنجیدگی کی چادر اوڑھ لی تھی۔

اگلا فلور مریحہ کا تھا اور اس کا ذہن اسے ٹھیک ہی سمجھا رہا تھا۔

یہی ہے وہ کھڑوس آدمانی" وہ اپنے فلور پر لفٹ رکنے تک اچھی طرح اس شخص کا جائزہ لے چکی تھی۔"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنی میز تک پہنچنے تک اس کا ذہن بہت الجھ چکا تھا اور بہت سے سوال اس کے ذہن میں گھر کر گئے تھے۔

ریسیور اٹھا کر فون کان سے لگایا اور ایان کا نمبر ڈائل کیا، دوسری طرف بیل جانے لگی۔

ہیلو" دوسری جانب فون پک ہو چکا تھا اور ایان کی آواز ابھری، ساتھ ہی ٹریفک کا شور بھی۔"

کہاں ہو تم؟" مریحہ اس کی آواز سن کر مستفسر ہوئی"

راستے میں ہوں، آفس آرہا ہوں" ایان کی آواز میں حیرت پوشیدہ تھی"

اچھا بائک چلا رہے ہو" بائک کی آواز سن کر مریحہ نے اگلا سوال کیا "

نہیں جہاز چلا رہا ہوں" دوسری جانب سے آواز ابھری "

ظاہر ہے بائک چلا رہا ہوں؟ کیا ہوا، فون کیوں کیا ہے؟" ایان نے اس کی بات کا جواب دیا اور کال کرنے کی وجہ پوچھی

کچھ نہیں بس پوچھ رہی تھی، اچھا تم آفس پہنچو جاؤ پھر بات کرتے ہیں، اور بائک پر کال ریسیو مت کیا کرو" مریحہ نے فکر مندی سے کہتے جلد کال کاٹ دی۔ "

اگر وہ آدمانی صاحب نائن فلور پر جا رہے تھے، تو اس روز ایان نائن فلور پر کیا کرنے جا رہا تھا؟" مریحہ کا ذہن مکمل طور پر الجھا ہوا تھا۔

وہ ایان کے ساتھ آفس میں ہوئے ٹکراؤ کو یاد کر رہی تھی اور ذہن پر زور ڈال رہی تھی۔

ایان اس روز لفٹ میں بیسمنٹ سے آیا تھا۔۔ بیسمنٹ میں تو کار پارکنگ لاٹ ہے، ایان وہاں۔۔۔" مریحہ نے ذہن پر زور ڈالا تو ایک اور بات اور ذہن کو الجھا گئی۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور اتنا تیار شیار ہو کر۔۔۔؟ اگر یہ آؤٹ ڈور رائڈر کے کام بھی کرتا ہے تو ایسے حلیے میں کیسے ؟" بہت سے "
سوال مریحہ کے ذہن میں کھڑے تھے



کچھ سوچ کر اس نے ذہن کو جھٹکا اور اپنے کام میں لگ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہیلو مریحہ "ایان کی دوسری بیل پر اس نے کال پک کر لی تھی"

ہاں ایان، کہاں ہو؟ آفس آ گئے؟" مریحہ نے فوراً ہی سوال کیا "

ہاں آ گیا؟ کیا ہوا کچھ کام تھا؟" ایان کا لہجہ تجسس لئے ہوئے تھا۔ "

آج لنچ پر ملتے ہیں، تم میرے فلور پر آ سکتے ہو؟" مریحہ نے آفس آنے کی تصدیق کر کے پوچھا "

ہاں بلکل آ سکتا ہوں، لیکن کیا بات ہے، سب خیریت ہے نہ؟" ایان نے اس کے اس طرح فرمائش "
کرنے پر سوال کیا

ہاں لنچ آور میں ملو پھر بات کرتے ہیں، ویسے تم نائن فلور پر ہوتے ہو نہ؟" مریحہ نے اچانک سوال کیا۔ "

ہاں، کیوں؟" مختصر سا جواب ملا "

او کے کہہ کر فون رکھ دیا تھا۔

اگلے ایک گھنٹے بعد وہ کچھ فائلز ہاتھ میں لئے لفٹ میں موجود تھی، نائن فلور کا بٹن پریس کر کے وہ" جیمس
بانڈ" کی مانند اپنے جاسوسی مشن پر نکلی ہوئی تھی۔

لفٹ نائن فلور پر رکی اور وہ لفٹ سے باہر آئی، کاریڈور کراس کر کے وہ فلور پر موجود ریسیپشن پر پہنچی جہاں



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک خوبصورت لڑکی موجود اپنے کمپیوٹر میں کچھ کام کر رہی تھی۔

مریحہ کو آتا دیکھ کر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

ایکسکیوزمی۔۔۔"مریحہ کی سوچ کے برعکس اس فلور پر اندرونی آفس میں جانے کے لئے گیٹ تھا جو "

لاک تھا اور اندر جانے کے لئے اجازت درکار تھی۔

اس فلور پر اس کا پہلی بار قدم پڑ رہا تھا اور یہاں کا منظر دیکھ کر اسے ایان کا لفٹ والا حلیہ یاد آ رہا تھا، اپنے مشن میں گویا وہ کامیاب ہو چکی تھی اور فخر سے خود کو بلند کر رہی تھی۔

میں ایکچولی فورتھ فلور پر ہوتی ہوں، یہاں۔۔"ہاں جانتی ہوں، تم مریحہ ہو نہ؟ سامنے موجود لڑکی نے "

اس کی بات کاٹ کر آگے سے سوال کیا جس پر مریحہ چونک گئی

ہاں، تمہیں کیسے پتہ؟"مریحہ کے ماتھے پر حیرت ابھر آئی "

مینیجمنٹ ٹیم کو اسسٹ کرتی ہوں، پورے نو فلور پر کام کرنے والے ہر امپلائی کا نام اور اس کے فون کا "

ایسٹینشن نمبر جانتی ہوں، تم مجھ سے پوچھ رہی ہو، تمہیں کیسے پتہ؟"سامنے بیٹھی لڑکی نے بڑے وثوق سے

جواب دیا۔

مینیجمنٹ ٹیم"یہ لفظ مریحہ کے ماتھے میں ٹھنکا اور اسے اپنا ادھر اس طرح آنا کامیاب ہوتا نظر آیا۔"

وہ ایان کے پیچھے اس فلور پر شک کی بنیاد پر آئی تھی، بھلا آؤٹ ڈور رائڈر کا مینیجمنٹ والوں کے ساتھ کیا کام، اوپر سے اتنا تیار ہو کر کون آفس سے باہر کے کام کرتا ہے۔۔اور تو اور اصل شک کی بنیاد تو اس کی سمیر سے دوستی تھی جو مریحہ کے لئے ایک معمہ تھا، سمیر ایان کی خاطر کچھ زیادہ ہی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا مجھے ایان صاحب سے ملنا ہے" مریحہ نے اپنے آنے کی وجہ بیان کی"

ایان صاحب سے؟"اس نے "صاحب" پر زور دے کر تصدیق چاہی۔ ساتھ ہی چہرے پر طنزیہ "

مسکراہٹ مریحہ سے چھپی نہ رہی

ہاں۔۔ وہ ادھر ہی ہوتے ہیں نا اس فلور پر؟"مریحہ نے اس کی بات پر ہچکا کر پوچھا۔ "

اچھا، آپ اندر چلی جائیں سامنے سے الٹے ہاتھ پر انکی ڈیسک ہے" ریسیپشن پر موجود لڑکی نے بٹن دبا کر "

اندر کا دروازہ کھولا اور مریحہ کو اندر جانے کا کہا

یہ فلور چوتھے فلور کے مقابلے میں بلکل خاموش اور پر سکون تھا، ایک طرف بڑے بڑے تین رومز تھے "

جن کی باہری دیوار شیشے کی تھی۔ ایک اونچائی تک دیوار اس طرح کور تھی کے شیشے سے اندر کا نظر نہیں آرہا

تھا، مریحہ ادھر اُدھر نظریں دوڑاتی آگے بڑھ رہی تھی اور، ایان کو تلاش کر رہی تھی، جس جگہ ریسیپشن پر

موجود لڑکی نے ایان کی ڈیسک بتائی تھی وہ ایک چھوٹی سی میز تھی جس پر فائلز رکھی تھیں اور ایک کمپیوٹر لگا

ہوا تھا۔ یہ ڈیسک فلور پر موجود بڑے کمروں سے ہٹ کر تھی اور ساتھ ہی فائلوں کا ایک آرکائیو روم نظر

آرہا تھا۔

مریحہ اس طرف بڑھنے کے لئے سوچ ہی رہی تھی کے اپنے دائیں جانب ایک کمرے سے اسے کسی کی"

غصیلی آواز سنائی دی۔ ادھر دھیان دینے پر اندر سر جھکائے کھڑا ایان نظر آیا، جب کے مخاطب کی آواز باہر

تک سنائی دے رہی تھی، وہ کسی بات پر زور زور سے ایان کو ڈانٹ رہے تھے اور وہ چپ چاپ منہ نیچے کئے

سن رہا تھا۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریحہ ایان کے اوپر غصہ کرتے اس شخص پر ہمیشہ کی طرح غصہ کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ تیزی سے پلٹ کر واپس آ گئی۔



ہو نہ ہو، یہ آدمانی صاحب ہی ہیں، کھڑوس پن میں توان کا کوئی ثانی نہیں "دل میں سوچ کر جلدی سے باہر نکل آئی۔ "

کیا ہوا؟ "مریحہ کو اتنی جلدی واپس آتا دیکھ کر اس نے فوراً سوال کیا۔ "

کچھ نہیں بعد میں مل لو نگی، ابھی شاید وہ۔۔۔۔۔اچھا وہ جو سیدھے ہاتھ پر پہلا روم ہے، وہ کس کا ہے" "

مریحہ نے رک کر جواب دیتے دیتے ذہن میں اٹھا سوال کر ڈالا

کونسا؟ پہلا؟ ایاز آدمانی صاحب کا "اس نے نظریں اچکا کر کمرے کی طرف دیکھ کر کہا۔"

بہت غصے میں لگ رہے ہیں وہ۔۔ "مریحہ نے اس کی نظروں کے تعاقب میں اس طرف دیکھ کر کہا۔"

جی، آدمانی صاحب آج کافی غصے میں ہیں، اور تین چار لوگوں کی کلاس لے چکے ہیں "ریسیپشنسٹ نے بتایا "

ویسے ایان یہاں کیا کام کرتے ہیں۔۔، میں ایکچولی اس لئے پوچھ رہی ہوں، کے وہ میرے ساتھ ہی ہے "

یونی ورسٹی میں، اور اب اسی آفس میں جاب بھی کر رہا ہے "مریحہ نے پر تجسس ایان کی جاب کی نوعیت جاننا چاہی، اگلے ہی لمحے اسے اپنے سوال پر وضاحت دینے کا خیال آیا جو اس لڑکی کے سامنے دینا ضروری تھا، وہ کافی تیز معلوم ہو رہی تھی۔

آؤٹ ڈور کلرک "اس نے مریحہ کی طرف بغور دیکھتے ہوئے جواب دیا۔"

تو اس فلور پر ہوتا ہے؟۔۔۔ "مریحہ نے حیرانگی سے اپنا سوال ہچکچاتے ہوئے پوچھ کر ادھورا چھوڑا۔ "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی، باس کے کام دیکھتا ہے وہ"لڑکی نے پر تحمل جواب دیا۔ "

اچھا سہی، سہی۔"مریحہ کہتی ہوئی تیزی سے واپس لفٹ کی جانب بڑھ گئی،اس خیال کے ساتھ کے ایان" کی اب کہیں اس پر نظر نہ پڑ جائے

اوپر آنے سے پہلے مریحہ کا دماغ جو خیالات بُن رہا تھا وہ نہایت خوشگوار تھے، لیکن اب دل میں اٹھی ایک آس جیسے بیٹھ گئی تھی۔

اسے ایان اور عامر بیک وقت اپنے سامنے کھڑے تصور میں نظر آرہے تھے،اس کی نظر ایان پر جا رہی تھی اور عامر مسکراتا ہوا اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مریحہ، معذرت میں تمہیں لنچ میں جوائن نہیں کر سکو نگا، مجھے کچھ کام نمٹانے باہر جانا ہے اور شام تک ہی " واپس آسکوں گا"ایان نے مریحہ کو کال کر کے تفصیل دی کے کہیں وہ لنچ پر اس کا انتظار نہ کرتی رہے

ویسے آفس سے یونی ہم ساتھ چل سکتے ہیں،تب بات ہو جائے گی۔۔"ایان نے پیشکش کی جسے مریحہ نے " بلا جھجک قبول کر لیا۔

آفس ٹائم کے بعد ایان اپنی بائک کے ساتھ طے شدہ جگہ پر مریحہ کا انتظار کر رہا تھا،وہ کچھ دیر میں سامنے سے چلتی ہوئی نظر آئی۔پرنٹڈ لانگ شرٹ پر جینز کے ساتھ آدھے کھلے بال جو شانوں سے آگے تو کچھ پیچھے کی جانب ڈھلکے ہوئے تھے،وہ چہرہ نیچے کئے چلتی ہوئی آرہی تھی،ہر آتا قدم ایان کو اپنے دل کی دھڑکن کے ساتھ ابھرتا بیٹھتا محسوس ہو رہا تھا۔وہ قریب آئی تو بڑی جاندار مسکراہٹ چہرے پر تھی۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلیں؟" گردن کو جنبش دے کر پوچھا "

ایان سٹارٹ کئے اس پر بیٹھا تھا اور آگے کو ہو کر مریحہ کو گردن سے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

تم ہیلمٹ نہیں پہنتے؟" سمٹی ہوئی بائک پر ایان کے پیچھے بیٹھی تھی، بائک یونی ورسٹی کے لئے رواں تھی۔"

پہنتا ہوں، لیکن میں نے سوچا بات کرنی ہے تو نہ پہنوں، تم بتاؤ کیا بات ہو گئی؟" ایان نے گردن کو ذرا سا"

گھما کر ترچھی نگاہیں سامنے مرکوز رکھی ہوئی تھیں۔

یار۔۔مجھے دراصل فکر ہو رہی تھی، کہ۔۔تم۔۔تمہاری جاب یہاں کیسی چل رہی ہے" مریحہ نے"

چہرے پر آتی لٹوں کو ہٹاتے سنجیدگی سے کہا۔

مطلب۔۔تم مجھے صبح سے اس لئے چیئر کر رہی تھی کے میری جاب کا حال احوال پوچھو؟" ایان کی بائک "

پر سپیڈو میٹر کا کانٹا یکایک یہ سن کر نیچے آیا تھا۔

نہیں نہیں، بات یہ نہیں ہے، آج صبح میں نے آدمانی صاحب کو دیکھا ہے، وہ کوئی انتہائی کھڑوس اور اکڑو "

قسم کے لگ رہے تھے، یہی ہے جنہوں نے مجھے دبئی جانے سے روک دیا، مریحہ نے جواباً چہرہ گھما کر ایان کی

جانب اس کے کان سے قریب کر کے کہا

آہ۔۔بس اتنی سی بات؟" ایان دھیرے سپیڈ میں بائک چلا رہا تھا ساتھ باتیں کر رہا تھا"

کیوں؟ یہ تمہیں معمولی سی بات لگتی ہے؟" مریحہ نے چڑ کر کہا۔ "

مریحہ، جانتی ہو میں دن میں کئی بار اس آدمی کو فیس کرتا ہوں، اس کا کام اگر اس کی مرضی کے مطابق کر "

دو تو اس سے اچھا کوئی نہیں، اگر اس میں کوئی گڑبڑ ہو جائے تو وہ ایک نہیں سنتا۔آج دوپہر کو میرا تمہارے




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ساتھ لنچ کا پلان تھا مگر ان کے سیکریٹری نے ایک کام سونپ دیا اور مجھے جانا پڑا" ایان نے ناک پر سے مکھی اڑائی گویا جاب میں یہ سب سہنا پڑتا ہے۔

یونی ورسٹی پہنچ کر جوں وہ بائک سے اتری اور ایان کے سامنے آکر کھڑی ہوئی، ڈھلتے ہوئے سورج کی روشنی کا عکس مریحہ کے چہرے پر پڑ رہا تھا۔ جس سے اس کا سنہرا رنگ اور بھی دمک رہا تھا۔ ایان نے کچھ کہنے کے لئے اس کی طرف نگاہیں اٹھائیں اور اس کا روشن چہرہ دیکھ کر مبہوت ہو کر اسے تکنے لگا۔

مریحہ نے نگاہوں کی تپش سے اس کے سامنے دیکھا اور ایان کو ایسا مبہوت تکتا پا کر اس کا چہرہ سرخ کندھاری انار کی طرح تمتمانے لگا، گویا وہ سورج کی تپش کی وجہ سے تھا یا ایان کی نگاہ کی تپش سے تھا ایان فیصلہ نہ کر پایا۔

ایان نے مریحہ کو دیکھتا پا کر فوراً نگاہیں جھکا لیں اور بائک ٹھیک سے کھڑی کرنے لگا۔

یہ دیکھ کر مریحہ کی آنکھوں کے سامنے صبح کا منظر گھومنے لگا۔ وہ لاشعوری طور پر دونوں کی نگاہوں کا موازنہ کرنے لگی۔

ایک طرف عامر کی بے باک نگاہیں اور لب و لہجہ تھا، دوسری طرف ایان کی بے ساختگی محبت بھری نگاہ ضرور تھی مگر ان میں بھی احترام شامل تھا۔

"مریحہ انہی سوچوں میں گم تھی کے ایان کی آواز ابھری" چلیں

مریحہ اس کی آواز سے ہواسوں میں واپس لوٹی اور اقرار میں گردن ہلا کر ایان کی معیت میں یونی ورسٹی کے اندر کی طرف قدم بڑھا دئے۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



اگلے دن آفس میں کام میں مصروف وہ اپنی میز پر موجود تھی۔ موبائل کی گھنٹی بجی اور اس پر جگمگاتا نام "ایان احمد" تھا۔

مریحہ نے کال ریسیو کر کے فون کو کندھے سے ٹکا دیا تھا اور فائل کے پیج پلٹ رہی تھی۔

تو جناب آفس میں ہیں؟" دوسری طرف سے خوش و خرم آواز ایان کی ابھری "

جی بلکل جناب، آفس میں ہی ہوں، آپ کو آفس ٹائم میں فرصت کیسے مل گئی" مریحہ نے مسکرا کر پوچھا "

بس میں سوچ رہا تھا آج لنچ ساتھ کرتے ہیں یا آفس کے بعد بیٹھتے ہیں کہیں" ایان خوش گوار لہجے میں "

گویا ہوا

ایان آج۔۔۔۔" وہ کچھ کہتے ہوئے رکی تھی، گویا وہ عامر کے بارے میں بتانے کا فیصلہ کر رہی تھی، "

کہیں ایان مریحہ کے بارے میں کچھ غلط نہ سوچنے لگ جائے۔

یار، آج تو نہیں، مجھے کام ہے، پھر کسی دن رکھ لیتے ہیں" مریحہ نے آخر بدگمانی کے ڈر سے نہ بتانے کا فیصلہ "

کیا۔

ٹھیک ہے، جیسا تم کہو۔" ایان نے تھوڑی ادھر ادھر کی بات کر کے فون رکھ دیا۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایان سوٹ بوٹ پہنے آنکھوں پر سن گلاسس لگائے تیار شیار ہو کر آفس کی گاڑی سے کیفے کے سامنے اترا۔

آج آدمانی صاحب نے اسے ایک کلائنٹ کی ریکوائرمینٹ سمجھنے کے لئے بھیجا تھا، وہ جونہی گلاس ڈور کھول کر



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اندر داخل ہوا،اس نے اپنے کلائینٹ کو تلاشتی نگاہیں چاروں طرف گھمائیں،اپنے دائیں جانب ایک منظر دیکھ کر اس کی نگاہیں ٹھٹک کر رک گئیں۔اس کی حالت اس وقت نا قابل بیان ہو گئی تھی۔



وہ یونہی کھڑا چند ثانئے تک مریحہ کو کنول کے ہمراہ خوش گپیوں میں مصروف دیکھتا رہا۔

آخر اس نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا"اس نے کئی بار اپنے دل میں یہ سوال دہرایا، مگر جواب ندارد۔"

انسان جس شخص پر خود سے زیادہ بھروسہ کرے اس کی معمولی سی بات بھی بہت بڑی محسوس ہوتی ہے، ایان کا بھی ایسا ہی کچھ حال تھا۔اس نے اپنے آپ کو بے یقینی کے گہرے پاتال میں گرتا محسوس کیا۔

ایک اداسی نے ایان کے چہرے کا احاطہ کیا تھا،ایک درد کا سمندر دل میں ٹھاٹھے مارتا ابھرا تھا۔نا جانے کیوں اس وقت مریحہ کے ساتھ موجود کنول اسے بے انتہاء بری لگ رہی تھی،وہ نہیں جانتا تھا مریحہ کے جھوٹ بولنے کی وجہ، لیکن وہ مریحہ براہ راست پوچھنا اس کی ذلت کے مترادف سمجھتے ہوئے خاموش کھڑا تھا۔

پوچھوں،نہ پوچھوں؟اسے شرمندگی ہو گی۔نہ جانے کیوں چھپایا ہو گا۔۔وہ اسی کشمکش میں واپس جانے کا ارادہ لئے ہوٹل سے واپس پلٹا۔

ہوٹل کا خوبصورت اور رومانٹک ماحول بھی اس کی اداسی کو کم نہیں کر پا رہا تھا۔

جھکے کندھے، بوجھل چال،بجھا سا دل لئے وہ زمین پر نظریں گاڑھتا واپس آفس پول کار میں آ بیٹھا۔

پول کار آفس کے کاموں میں ہی استعمال ہوتی اور ڈرائیور کے ہاتھ میں ہی رہتی تھی۔

جہانزیب بھائی"پر سوچ چہرہ، کیفے کے داخلی دروازے پر نظریں جھکائے موبائل سے کسی کو کال ملا کر وہ " ڈرائیور کو مخاطب کر رہا تھا۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی ایان صاحب" وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ایان کے اچانک واپس آجانے پر حیران تھا "

مجھے گاڑی چاہیئے چند گھنٹوں کے لئے" بدستور ہوٹل کی جانب دیکھتا گویا ہوا "

کیا مطلب، میں تو آپ کو چھوڑنے آیا ہوں" وہ نا سمجھی میں بولا"

مجھے گاڑی چاہیئے، اپنا پرسنل کام ہے پلیز آپ کسی طرح مینیج کر سکتے ہیں؟" ایان کا لب ولہجہ مکمل التجائیا "

ہو چکا تھا۔

نہیں، مجھے واپس آفس میں کھڑی کرنی ہے گاڑی، صاحب کو کسی بھی وقت کوئی کام پڑ گیا تو میں کیا کروں "

گا؟" وہ صاف انکاری تھا

جہانزیب بھائی، مجھے صرف گھنٹے دو گھنٹے کے لئے چاہیئے، میں پھر واپس لا کر وہیں آفس کی پارکنگ میں"

کھڑی کر دونگا" ایان کو سمیر کی باتیں یاد آرہی تھیں، وہ کچھ منصوبہ بندی میں نظروں کو ہوٹل کے دروازے

پر گاڑھے آفس کی گاڑی مانگ رہا تھا جو آفس کا ڈرائیور دینے پر آمادہ نہیں تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تجھے سوٹ بوٹ میں دیکھ کر وہ اتنا خوش ہوئی اور تو ہے کے اس عجیب سے حلیے میں اس کے سامنے آجاتا "

"ہے، کیا سمجھتی ہو گی وہ، اسے پہننے اوڑھنے کی تمیز ہی نہیں، کچھ خیال کر یار، تو خود کو چینج کر۔

انسان اچھا نظر آنا چاہیئے۔۔ پسند پھر خود ہی سب کو آجاتا ہے" سمیر لفٹ میں ایان سے ملاقات کا سن کر"

سمجھانے لگا تھا۔

تو خود کو بدل یار، یہ لڑکیاں اپنے خواب سجائے پھرتی ہیں، ان کو یہی چاہت ہوتی ہے کے جو خواب ماں"




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

باپ کے گھر میں پورے نہ ہو سکے وہ شوہر کے گھر پورے کروں،اور تو جانتا ہی ہے مریحہ لالچی تو نہیں البتہ خواب دیکھنے والی لڑکی ہے، مجھے یقین ہے وہ تجھے پسند تو کرتی ہے لیکن وہ تجھے ایسے قبول نہیں کر سکتی، تجھے بدلنا پڑے گا خود کو یار، ایان ٹرائی ٹو انڈر سٹینڈ۔" سمیر بلا تکلف اپنے سب سے گہرے دوست کو سمجھا رہا تھا، اس کے الفاظ اور لہجہ، اس کی آواز اور اس کا چہرہ مکمل ہمدردی اور چاہت سموئے ہوئے تھا، وہ اپنے دوست کو کسی بھی صورت کامیاب دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ کامیاب دیکھنا چاہتا تھا ایان کو اپنی محبت پانے میں۔

ہمم" ایان یک ٹک نظریں سامنے جمائے اس کی تمام باتوں کو دل و دماغ میں ضبط کرتا جا رہا تھا۔ اس کا " ذہن نئے خیالات اور نئے پلان تیار کر رہا تھا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بھائی میری نوکری پر بات آجائے گی، میں کیا جواب دونگا اگر کسی صاحب نے کوئی بھی کام دے دیا، یا کسی " کو لے کر جانا پڑ گیا؟" ڈرائیور اپنی جگہ صحیح تھا۔

ڈرائیور کی بات سے مایوس ہو کر اس نے کلائنٹ کو کال ملائی، نظریں ریستوران کے دروازے پر مزین تھیں کہ اندر داخل ہوتا ایک شخص اس کی نظروں سے چپک سا گیا۔

پشت سے اسے پہچاننا مشکل ہو رہا تھا، جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا، اس کا آدھا چہرا دیکھ کر ایان کی آنکھوں میں شناسائی کی چمک ابھری۔ جوں ہی اسے پہچانا وہ اپنی سیٹ پر ہی اچھل پڑا۔

یہاں کا منظر ہی حیران کن تھا۔ یکے بعد دیگرے جھٹکوں سے وہ سنبھل ہی نہیں پا رہا تھا۔

کلائنٹ سے بہانہ بنا کر وہ بعد کا وقت لے کر جلدی سے گاڑی سے اترا اور کیفے میں داخل ہوا مگر یہاں تو منظر



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیران کن تھا۔

مریحہ اسی میز پر اکیلی بیٹھی اپنے موبائل میں مصروف تھی، جہاں کچھ دیر پہلے اسے کنول کے ہمراہ دیکھا تھا، جبکہ اندر داخل ہونے والا شخص عامر اور کنول کہیں نظر نہیں آرہے تھے۔

نظریں متلاشی تھیں، دل انجان خوف کو محسوس کرتا دستک دے رہا تھا۔

یقیناً کچھ ہونے والا ہے، اس کا دل اسے خبر دار کر رہا تھا۔

بلا آخر ایک طرف واش بیسن کے قریب کنول اور عامر کھڑے کچھ باتیں کرتے نظر آ گئے۔

ایان نے جلد ہی اس طرف رخ کیا اور چھپتا چھپاتا دوسری جانب بیسن پر انکی جانب پیٹھ کئے جا کھڑا ہوا۔

مریحہ کا یوں جھوٹ بولنا، کنول کا پہلے سے موجود ہونا، عامر کا بعد میں آنا یہ سب اسے شک میں مبتلا کر گیا تھا۔

ان سب پر کنول کی عامر سے سرگوشی وہ بھی مریحہ سے چھپ کر ایک انجان سا رخ دکھا رہی تھی۔

عامر تم کیوں نہیں سمجھ رہے، میں اپنی مرضی سے نہیں آئی، مجھے مت سناؤ، میں نہ آتی تو وہ بھی نہ آتی""

کنول غالباً اس کی کسی بات کے جواب میں تکرار کر رہی تھی۔

تم کچھ بھی کرو اور کیسے بھی جاؤ واپس، مجھے اکیلے میں ہی بات کرنی ہو گی، یہ جب آنے میں اتنے نخرے کر " رہی ہے تو کیا خاک میری بات سنے گی۔ دیکھو اگر اسے راستے سے ہٹانا ہے تو مجھے اس سے اکیلے بات کا موقع دو۔" وہ کنول کو ہدایات اپنی آواز کو سنبھالے دھیمی کر کے دے رہا تھا۔

ہاں، ہاں میں کوشش کرتی ہوں، میں نے بندہ ہائر کیا ہے، وہ تم دونوں کی ساتھ تصاویر لے لیگا، اور دیکھنا "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم،ایان کے ساتھ اِس کو بھی مزہ چکھاؤں گی،اُس کمینے کا بڑا ساتھ دیتی ہے نا، چھوڑونگی نہیں اِسے بھی" کنول دانت پیستے کہہ رہی تھی

ایان ان کی جانب پیٹھ کئے کچھ فاصلے پر کھڑا یہ باتیں سن رہا تھا، چونکہ وہ بہت آہستگی سے باتیں کر رہے تھے، لیکن مزید کچھ بات سننے سے پہلے وہ نکلا آیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیا کیوں نہیں اب تک، فون کرتی ہوں اسے "کنول ادھر اُدھر دیکھتی مریحہ سے بات کر رہی تھی ساتھ " موبائل اٹھا کر اس پر عامر کا نمبر ڈائل کیا

کہاں رہ گئے ہو؟"پریشان چہرہ بنائے وہ عامر سے فون پر پوچھ رہی تھی اور پھر جلدی پہنچنے کی تاکید کرتی" لائن کاٹ دی

بس پہنچ گیا ہے، یہیں ہے باہر "کنول نے بتایا اور فون میز پر رکھ کر داخلی دروازے کی طرف دیکھنے لگی " جینز کی بلیو شرٹ پر بلیک سکن ٹائٹ ٹی شرٹ میں بالوں کو اوپر کی جانب چپکائے وہ نہایت اعلیٰ اور مہنگا پرفیوم لگائے اندر داخل ہوا تھا۔ میز تک پہنچنے تک وہ اسے ہی دیکھ رہی تھیں اور ان کی نگاہوں کا جواب مسکراہٹ کی صورت آرہا تھا۔

ہائے گائز، سوری اف آئی ایم لیٹ "وہ کنول کے ساتھ مریحہ کے سامنے براجمان ہوتے بولا"

عامر تمہیں پتہ بھی ہے، جانا ہے مجھے پھر ٹائم لگا دیا، یہ صاحبہ تو آ نہیں رہی تھیں، شرم کی ماری، بہت" مشکل سے لائی ہوں "عامر کے بیٹھنے کی دیر تھی کے کنول شکوہ کناں ہوئی۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شرم؟فارواٹ؟"وہ حیرانی سموئے مریحہ کی جانب سوال کر رہا تھا۔"

نہیں،یہ تو بس ایسے ہی بول دیتی ہے کچھ بھی۔۔چھوڑیں اس کی بات کو"کنول کی بے باکی پر مریحہ "
شرمندہ سی ہو گئی تھی

اچھا چھوڑ دیتے ہیں،آپ بتائیں لیٹ تو نہیں ہو گئی تھیں آفس میں؟"چہرے پر مسکان تھی تو ہاتھوں میں "
قیمتی موبائل،میز پر گاڑی کی چابی اور اس کی جانب سے اٹھتی بے مثال خوشبو جو ماحول کو اپنی گرفت میں لئے
ہوئی تھی۔

جی،جی میں پہنچ گئی تھی،بہت شکریہ"مریحہ نے اس کی نگاہوں کی تاب نالاتے ہوئے پہلو بدلا اور ہچکچا کر"
تھوک نگلتے جواب دیا۔

کنول تم بھی رک جاؤ نہ،کافی پی کر ہی جانا"وہ کنول سے مخاطب ہوا جو اپنے موبائل میں شاید کوئی نمبر"
ڈائل کر رہی تھی۔

نہیں بس مجھے جلدی پہنچنا ہے،تم لوگ کافی پی کر بے شک آرام سے آجاؤ"وہ مطمئن سی جواب دے رہی"
تھی

کیا؟کیوں بھئی،کہاں جا رہی ہو تم؟"مریحہ اس کے جانے کی خبر پر چونک گئی "

اوہ سوری مریحہ،میں تو بھول گئی تھی تمہیں بتانا،میں بابا کے پاس جا رہی ہوں،تم نے ساتھ آنے کی ضد "
کی تو سوچا تمہیں ڈراپ کرتی جاؤں۔۔"وہ مصروف سی کہہ کر موبائل کان پر لگا چکی تھی

کنول۔۔۔"مریحہ کے چہرے پر ناراضگی امڈ آئی تھی،البتہ وہ عامر کے سامنے کچھ کہنے سے باز رہی "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عامر کی طرف سے کافی کی دعوت پر اکیلے جانے سے کتراتی بمشکل کنول کو راضی کر کے ساتھ لائی تھی مگر یہاں تو وہ ایک بار پھر اکیلی عامر کے ساتھ رہ جانے والی تھی۔

"واٹ ہیپین مریحہ ؟آپ فکر نہ کریں یہ جا رہی ہے تو کیا ہوا، میں تو ہوں نا۔۔" مریحہ کی ناراضگی کو بھانپتا وہ اسے تسلی دینے لگا تھا۔

"جی، پاپا بس میں دس منٹ میں پہنچتی ہوں، آپ بس میرا ویٹ کریں" کال ملتے ہی وہ اپنی میز سے کھڑی ہوئی اور فون پر بات کرتی اب جانے لگی تھی۔

گردن ہلا کر مریحہ کو جانے کا اشارہ کیا اور کرسی پیچھے دھکیل کر چل دی۔ مریحہ کو اس کی یہ حرکت نہایت نا گوار گزری تھی، لیکن کچھ کرنا اس کے بس میں نہ تھا، کنول تو محض اس کے کہنے پر ساتھ آگئی تھی، اگرچہ کافی پر آنے کی حامی تو وہ خود بھر چکی تھی۔

وہ کنول کو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی یوں سامنے بیٹھے شخص کی نظروں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"دیکھو، میری بات غور سے سنو، میں یہاں سے جا رہی ہوں، تم نے کارنر کی اس میز پر جہاں سے میں اٹھی ہوں، اس لڑکے اور لڑکی کی باتیں کرتے، ہنستے ہوئے، جاتے ہوئے، گاڑی میں بیٹھتے ہوئے، ہر چیز کی تصویر لینی ہیں، اور تصویریں اگر ٹھیک سے نہیں لی تو میں تمہیں قتل کر دونگی، ہر سائڈ سے تصویر لینا اور فوکس کر کے لینا۔ لیکن خبردار انہیں پتہ نہ چلے، خاص کر لڑکی کو" کنول ڈائننگ حال سے پردہ کئے ویٹر کو



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہدایات دے رہی تھی جسے اس کام کے بدلے پیسوں کا وعدہ کیا تھا۔وہ بغور کنول کی بات سن رہا تھااور کبھی کنول کی پشت پر دوراس میز کو تک رہا تھا۔



☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

" جاب کیسی جارہی ہے آپ کی "

عامر نے ٹی شرٹ درست کرتے پوچھا

جاب ٹھیک چل رہی ہے" وہ مختصر جواب دیتی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔"

آپ نے کنول کو بھی بلوالیا، میں نے تو آپ کو کافی پر انوائٹ کیا تھا" عامر نے مسکراتے ہوئے مصنوعی خفگی کا اظہار کیا

وہ۔۔۔میں نے سوچا آپ کی کزن ہے تو۔۔۔" شرمندہ سی بولی"

ارے مگر کافی پر تو آپ کو انوائٹ کیا تھا، کنول کو زحمت دینے کی کیا ضرورت تھی۔۔ چلیں کوئی بات" نہیں۔۔۔" وہ دلچسپی سے مریحہ کی جانب دیکھ رہا تھا، جواب مسکراہٹ کی صورت آیا تھا۔

آپ نے اپنے بارے میں بتایا نہیں کچھ اب تک" وہ پر شوق مریحہ کی جانب دیکھتا کہنیوں کو ٹیبل پر ٹکا کر" گویا ہوا

آپ نے پوچھا جو نہیں" مریحہ نے اب ترکی بہ ترکی جواب دیا"

عامر کی شخصیت کا سحر، حصار میں لے رہا تھا

تو آج پوچھ رہا ہوں، اب بتادیں" وہ دلچسپی سے مریحہ کے چہرے پر نظریں ٹکائے ہوئے تھا"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا بتاؤں، عام سی لڑکی ہوں جس کے کچھ خواب ہیں، جنہیں پانے کی جدوجہد میں گزر رہی ہے زندگی""

مریحہ نے گہری سانس لیتے کندھے اچکا کر کہا۔



"کچھ کرنا چاہتی ہوں، آگے بڑھنا چاہتی ہوں"

اپنے حالات، زندگی بدلنا چاہتی ہوں" اپنے گال پر ہتھیلی ٹکائے وہ اپنی نظریں عامر کی پشت پر موجود فانوس" پر جمائے بول رہی تھی۔

پڑھائی کے ساتھ جاب تو آپ کر ہی رہی ہیں، آگے کیا پلانز ہیں، کیا سوچا ہے حالات کو بدلنے کے لئے؟" "

وہ بغور مریحہ کی بات ملاحظہ کر کے گویا ہوا

مریحہ نے خفیف سا قہقہ لگایا

جاب میں ہی ترقی مے بی، پر شائد میری مدر کچھ اور چاہتی ہیں" وہ گہری سانس چھوڑ کر بولی"

اوہ کیا چاہتی ہیں وہ" عامر کی پیشانی پر شکن ابھرے تھے"

وہی، جو ہر ماں چاہتی ہے" مریحہ نے قہقہ لگایا اس کے پریشان ہونے پر "

اچھا شادی؟" اس نے مریحہ کی آنکھوں میں جھانک کر سوال اٹھایا"

" جی پریشان رہتی ہیں میرے لیے "

" ان کا بس چلے تو بس رخصت کریں اور۔۔ "

" پر مجھے اس ٹیپکل میڈل کلاس شادی شدہ زندگی سے کوفت ہوتی ہے "

مگر یوں تو آپ کے آگے بڑھنے کے خواب چکنا چور ہو جائیں گے، میرے پاس آپ کے لئے ایک آفر"




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہے۔۔۔۔"وہ پراسرار مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولا

"کیا۔۔۔؟"



بھنویں سکیڑے تجسس آنکھوں میں بھرا

"میں پاکستان اپنا بزنس سیٹل کرنے آیا ہوں، ویسے تو میرا بزنس یو ایس اے میں آلریڈی سیٹل ہے، لیکن اب یہاں بھی پھیلانا چاہتا ہوں، اور جلد ہی اپنا بزنس یہاں بھی اوپن کرنا چاہتا ہوں، آپ اگر چاہیں تو مجھے سٹارٹ سے ہی جوائن کر سکتی ہیں، لیکن یہ آفر صرف اور صرف آپ کے لئے ہے"

عامر نے کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا اور مریحہ کے چہرے پر کچھ کھوجنے لگا

"پر۔۔۔"

مریحہ کو کچھ سجھائی نہیں دیا کیا کہے

وہ سبز باغ تو نہیں دکھا رہا تھا اسے

"پر کیا۔۔آپ سوچ لیں اس بارے میں، ایک اچھی آفر ہے، ہو سکتا ہے مجھے جوائن کر کے آپ اپنے خواب پورے کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔۔۔۔"

وہ مریحہ کو گویا اس کے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کے خواب دکھا رہا تھا

"جی میں سوچ کر بتاؤں گی"

مریحہ نے پر سوچ نگاہیں لیے جواب دیا

پیش کش بری نہیں تھی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ویسے آپ کا یو ایس میں کیا بزنس ہے؟اور یہاں کیا شروع کرنے کا ارادہ ہے؟"مریحہ نے دلچسپی ظاہر کی"

ویٹر کھانا لگا رہا تھا اب



اور مریحہ اس سے اس کے بزنس کے بارے میں پوچھ رہی تھی

کچھ تو ایسا تھا اس کی شخصیت میں کہ وہ اس کی پیش کش کے بارے میں

سنجیدگی سے سوچنے لگی تھی

ویسے بھی اپنی جاب سے اور کمپنی کے آنرز سے وہ کوئی خاص خوش نہیں تھی

عامر اپنے بزنس کے بارے میں جو کچھ بھی بتا رہا تھا وہ متاثر ہوئے بنا نہیں رہ سکی

یہاں سے مریحہ کے خوابوں کا ایک نیا سلسلہ چل نکلا تھا

مدھم موسیقی اور سامنے بیٹھے شخص کے قہقہے میز پر وقفے وقفے سے ابھر رہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات میں بارش ہوئی تھی جس کی وجہ سے صبح کا ماحول بہت سہانا تھا،درختوں کی اوٹ سے چھن چھن کر چھلکتی دھوپ اور چڑیوں کی چہچہاہٹ بھلی معلوم ہو رہی تھی۔ حسین موسم کی وجہ سے دماغ پر چھائی کلفت جیسے دھل سی گئی ہو۔آج ہفتہ کا دن تھا آفس سے چھٹی اور یونی میں اضافی کلاس۔وہ مریحہ کو اپنی گاڑی کی اطلاع دینا چاہتا تھا،کل ہی اس نے یہ استعمال شدہ گاڑی خریدی تھی اور آج اس پر یونی میں موجود تھا۔یونی پہنچ کر مریحہ کا انتظار کرتا رہا اور جیسے ہی وہ آئی کلاس میں جانے سے پہلے ہی پارک سے گزرتے اس تک پہنچ گیا تھا۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ایان، تم؟ کب آئے؟ اور بڑے خوش نظر آرہے ہو؟ کیا بات ہے" اسے دیکھ کر ہمقدم ہوا اور سلام کیا تھا، کتابیں ہاتھ میں تھامے مریحہ اسے اتنا خوش دیکھ کر حیران تھی۔ "

میں بس ابھی کچھ دیر پہلے ہی آیا، اور تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا" وہ شوخ لہجے میں بول رہا تھا، خوشی چہرے سے عیاں تھی۔ "

میرا انتظار؟ ایسا کیا؟" مریحہ نے قدم دھیمے کیئے تو چہرہ اس کی طرف گھمایا تھا۔"

یونو، میں نے گاڑی خرید لی ہے، اور سوچا سب سے پہلے تمہیں اطلاع دوں" وہ نہایت خوشی سے بتاتا اس کے ساتھ چل رہا تھا، ہاتھ میں چابی کو انگلی میں رول کر رہا تھا جس کا مقصد اس کی توجہ چابی کی طرف دلانا تھا۔ "

اوہ، کانگریٹس، دیٹ از گریٹ،، اور مجھے تو خوشی ہو رہی ہے تم نے سب سے پہلے مجھے بتانا چاہا" مریحہ کے چلتے قدم رک گئے تھے، ایان کی خوشی کو اس نے بھرپور سراہا تھا اور یہی ایان کے دل کی تقویت کا باعث بنا تھا۔ "

تھینکس یار" وہ مشکور سا چہرہ جھکا کے چابی کی جانب دیکھ رہا تھا "

مجھے دکھاؤ گے نہیں اپنی گاڑی؟" مریحہ نے اس کا ارادہ بھانپ لیا تھا، بنا توقف گاڑی دیکھنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ "

ہاں ہاں، چلو دکھاتا ہوں" وہ اسے خوش بشاش گاڑی تک لایا تھا اور اپنی 'مہران' گاڑی دکھا رہا تھا۔"

نائس یار، اچھی گاڑی ہے، یہ تم نے یوزڈ میں لی ہے نہ؟" مریحہ نے گاڑی کو دیکھ کر اسے سراہا پھر گاڑی کے پرانے ہونے کی تصدیق چاہی۔ "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں، یوزڈ میں لی ہے، لیکن کافی کم چلی ہے، اچھی گاڑی ہے" ایان نے خوشی سے بلند ہوتے کہا۔ "

"چلو ویری نائس، اب تمہیں 'کھٹارا بائک' کا طعنہ تو کوئی نہیں دے سکتا کم از کم"



وہ واپس اندر کی جانب جانے کے ارادے سے زرا آگے بڑھی تھی، جبکہ ایان گاڑی کے دروازے کے پاس ہی کھڑا اسے گاڑی اندر سے دکھانے کا ارادہ رکھتا تھا، اسے جاتا دیکھ کر اس کے ساتھ قدم ملائے آگے بڑھ گیا۔

اچھا آج یونی کے بعد آؤٹنگ پر چلیں" ایان نے چند قدم آگے بڑھ کر پوچھا۔"

ہاں ہاں، وائے ناٹ" مریحہ نے بلا جھجک اس کی پیشکش قبول کر لی تھی۔ "

موسم صبح سے ہی خوش گوار تھا اور وہ شام کے قریب یونی کے بعد ساحل سمندر پر آئے تھے، ہاتھ میں پاپ کارن تھامے، وہ سمندر کی لہروں اور ہوا سے مسحور ہو رہے تھے۔

کبھی کوئی اونٹ والا انہیں 'جوڑا' سمجھ کر ساتھ بیٹھ کر سواری کرنے کی آفر کرتا تو کبھی کوئی گھڑ سواری کی۔

ماحول نہایت ہی دلفریب تھا، ہر طرف لوگوں کا ہجوم جو کبھی پانی میں پیر بھگوتے دکھ رہے تھے تو کوئی ان ہی کی طرح ساحل پر چہل قدمی کرتے۔

" "مریحہ۔۔کچھ عرصے سے ایک بات کرنا چاہتا تھا تم سے

ایان نے جھجک لئے بات شروع کی وہ جو سمندری ٹھنڈی ہواؤں کو اپنے اندر سموتی گہری سانسیں لے رہی تھی، پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

"وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایان نے جیبوں میں ہاتھ ڈالے اعتماد کو بحال کرنے کی کوشش کی مریحہ اب اس کے یوں جھجکنے اور جھینپنے پر الجھ سی گئی۔



"ایان، کیا بات ہے"

پریشان سے لہجے میں سوال کرتی وہ اب اس کے چہرے کا بغور جائزہ لے رہی تھی جہاں مسکراہٹ بھی تھی اور ایک عجیب سا رنگ جو اس کے دل میں موجود جذبات کی عکاسی کر رہا تھا۔ پر پھر بھی وہ خود کو جھٹلا رہی تھی جو ذہن میں آرہا تھا

"مریحہ میں رشتہ بھیجنا چاہتا ہوں تمہارے گھر۔۔۔، میرا مطلب ہے میں تمہیں پسند کرتا ہوں"

بڑے ٹھہرے سے لہجے میں ہمت جمع کرتا ہوا وہ مریحہ کو اپنے دل کی بات کہہ چکا تھا نظریں کچھ دیر نیچے رکھنے کے بعد جب مسکراتے ہوئے اوپر اٹھائیں تو مریحہ کا سپاٹ سا چہرہ دل کے اندر موجود جذبات کا گلا گھونٹ گیا۔

"مریحہ یونی ورسٹی کے یہ دو سال میں نے تمہارے علاوہ کسی کو سوچا تک نہیں"

ایان نے شائستگی سے بات آگے بڑھائی شائد مریحہ حیرت میں مبتلا تھی یوں اس کے اظہار پر، پر وہ غلط تھا

"!ایان۔۔ کیا بات کر رہے ہو"

مریحہ نے ہاتھ ہوا میں اٹھائے اکھڑے سے لہجے میں کہا تو ایان جو چند اور لفظوں کو ذہن میں ترتیب دے رہا تھا سب پل بھر میں ہی زمین بوس ہوا

میں نے کبھی تمہیں ایک دوست سے بڑھ کر نہیں لیا اور ایسا تو کبھی تمہارے حوالے سے سوچا تک نہیں"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میں نے، تم ایسا سوچنے لگو گے، مجھے امید نہ تھی

وہ پیشانی پر شکن ڈالے وہ سپاٹ لہجے میں اس کے ارمانوں کا گلا گھونٹ رہی تھی اور وہ اب صرف اس کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ رہا تھا۔

ساحلِ سمندر پر موجود ہر شخص اپنے آپ میں مگن تھا، مگر ایان کو یوں معلوم ہو رہا تھا سب حیرت سے اسی کی جانب دیکھ رہے ہوں، صبح سے خوشگوار موڈ کو وہ مزید برقرار نہیں رکھ پایا تھا۔

چلیں اب؟" وہ گاڑی کی جانب اشارہ کر کے گویا واپس چلنے کا حکم صادر کر رہی تھی۔"

ہاں۔۔" گہری سانس خارج کر کے ایان اپنا جھکا ہوا چہرے اٹھا اس نے نظریں چراتا گاڑی کی جانب بڑھنے " لگا۔

بخت کے تخت سے یک لخت اترا ہوا شخص

تو نے دیکھا ہے کبھی جیت کے ہارا ہوا شخص

اسلام آباد کی سڑکوں پر کئی گھنٹوں سے گاڑی گھسیٹ رہا تھا، رفتار اتنی ہی کم تھی کے گاڑی چل نہیں گویا گھسیٹ رہی ہو۔ ذہن ان گنت یادوں کے جال میں الجھا ہوا موجود نظر سے بے خبر تھا۔ نظریں تھیں کے جہاں رکتیں تھم کے مریحہ کی تصویر بُننا شروع کر دیتیں، ٹریفک سگنل پر رکتا اور یوں ہی بھول جاتا، لوگوں کے جگانے پر ہارن کی آوازوں اور شور شرابے پر ہوش میں آتا تو ایک بار پھر گاڑی دھیرے سے آگے بڑھ جاتی۔۔ کئی بار گزرتے لوگوں نے برا بھلا کہا جنہیں وہ نا سمجھی سے دیکھتا اور نظر انداز کر دیتا، وہ بھیڑ میں بھی خود کو تنہا محسوس کر رہا تھا، ارد گرد سے بے خبر اپنی کہنی دروازے کی کھڑکی پر ٹکائے سٹیرنگ پر کلائی چلاتا




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوا۔

گاڑی یوں اچانک ایک جگہ روکی، اس جگہ سے کچھ یادیں وابستہ تھیں۔ وہ گاڑی سے اتر کر دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا ایک ٹک داخلی دروازے کو تکنے لگا۔ اسی جگہ سمیر اور کنول کے ہمراہ گاڑی میں بیٹھی مریحہ اسے کافی شاپ کے اندر کافی اور ناشتے کا حساب کتاب لیتا دیکھ کر لطف اندوز ہو رہی تھی۔

پانی کی بوند سر پر گری تو اس نے کمر گاڑی سے ٹکائے نظریں اٹھائیں۔ آسمان پر بادل گہرے تھے۔ پانی کی چند بوندیں چہرے پر مزید گریں تو اس نے آنکھیں بند کیں، ان آنکھوں میں تیرتی نمی باہر ابلی تو بارش کے قطرے ان سے ملے تھے، گویا بارش کے قطرے بھی اس کے آنسوئوں سے ملاقات کو آئے تھے۔ حلق سے نمی کو اتار کر ایان نے گہرا سانس لیا اور ایک بار پھر چہرہ جھکا کر کافی شاپ کی جانب دیکھنے لگا۔

یہاں ہی وہ مریحہ کے مقابل بیٹھا تھا، وہ پہلی بار تھا جب مریحہ سے یونی ورسٹی سے باہر ملا تھا، اس روز بھی یونہی برسات تھی، حسیں موسم کا مزہ لوٹنے وہ چاروں ادھر آئے تھے مگر اب صرف یادیں تھیں اور وہ تنہا، برسات کا موسم آج بھی تھا مگر ہمراہِ غم۔

وہ کئی ساعتوں تک یوں ہی کھڑا دیکھتا رہا، مریحہ کے ساتھ گزرا ایک ایک پل، ایک ایک کہی اس کی بات اس کے ذہن کے پردے پر واضح تھی۔ اپنی حسیں یادوں کو لئے کبھی مسکراتا تو کبھی آنکھیں دبا کر موتی گرا دیتا۔

"سر، آپ پلیز گاڑی تھوڑا آگے پارک کر لیں گے پلیز، گاڑی بلکل ڈور کے سامنے ہے" کافی شاپ سے ایک ورکر اس کے قریب آ کر درخواست کر رہا تھا۔

"جی، جی، میں جا رہا ہوں بس" ورکر کی بات پر چونک کر اپنے حال میں واپس آیا، لپک کر گاڑی میں بیٹھا اور



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چل پڑا۔

ہیلووووو،ہاں ایان کیا ہوا ڈارلنگ "سمیر اپنے مخصوص شوخ لہجے میں کال ریسیو کرتے ہی بولا۔ "

یار۔۔۔۔ سمیر۔۔۔ مریحہ نے صاف انکار کر دیا "اس کا لہجہ ڈوبا ہوا تھا، دور سے آتی آواز سمیر نے سنی "

ہیں؟ کیا کہہ رہا ہے!!" سمیر کی آواز بلند ہوئی "

ہاں یار۔۔۔۔ وہ مجھے صرف دوست سمجھتی ہے، رجیکٹ کر دیا اس نے مجھے "ڈولتی سانسوں کے ساتھ آتی "

آواز میں درد اور گہرائی واضح تھی جو سمیر محسوس کر گیا تھا، سمیر کے چہرے سے عمومی خوشی کا رنگ لے اڑا تھا۔۔

کہاں ہے تو؟" سمیر نے سنجیدگی سے پوچھا "

گھر جا رہا ہوں "دوسری طرف سے جواب آیا۔ "

ملتا ہوں تجھ سے "سمیر نے کہہ کر فوری کال منقطع کر دی۔ "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ ایک روشن صبح تھی، اتوار کا دن اور سردی آج پہلے کی نسبت قدرے کم تھی، کئی دنوں کے بعد نکلی چمکتی دھوپ نے لوگوں کے مزاج کو بھی چمکا رکھا تھا، گاہے بگاہے منچلے اور فیملیز نے آج ناشتہ کرنے کی غرض سے گھر سے باہر قدم رکھا تھا۔

سڑکوں پر آج معمول سے زیادہ لوگ نظر آ رہے تھے وہیں ایک مشہور مقام پر بیٹھا عامر بار بار گھڑی اور داخلی دروازے کی طرف متوجہ جیسے کسی کا انتظار کر رہا ہو۔ اس کی بے چینی حد سے سوا تھی۔ دفعتاً اس کی نگاہ



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اینٹرینس کی طرف اٹھی اور وہیں چپک گئی، سامنے سے ہی وہ سہج سہج قدم اٹھاتی اسی کی جانب آرہی تھی، بلیو جینز پر بلیک شارٹ کرتی اور گلے میں لال رنگ کا سٹالر پہنے بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنائے ہونٹوں پر نیچرل کلر کا لپ گلوس لگائے عام دنوں سے زیادہ خوبصورت اور فریش لگ رہی تھی۔

عامر بناء پلکیں جھپکائے یک ٹک اسے تکتا رہ گیا۔

مریحہ اس کے سامنے آکر ہیلو بول کر چٹکی بجائی جس سے وہ ہوش میں آیا۔

کہاں گم ہیں جناب، کب سے آپ کے سامنے کھڑی ہوں" وہ بیٹھتے ہوئے بولی۔"

آں ہاں۔۔۔ وہ کہیں نہیں۔۔۔ کچھ سوچ رہا تھا میں" عامر نے بے ربط جملے ادا کئے"

آپ آج لیٹ ہو گئیں، میں تو کب سے آپ کا انتظار کر رہا تھا۔۔ ویسے یو لک گارجئیس" عامر نے توصیفانہ"

انداز میں اس کا بھرپور جائزہ لیتے ہوئے کہا اور اپنے اندر کے شور کو دبایا جو آج مریحہ کو دیکھ کر کچھ اور ہی محسوس کرنے لگا تھا۔

یوں تو عامر کی کئی لڑکیوں سے دوستی تھی اور وہ ان کے ساتھ سب کچھ شیئر کر چکا تھا، مگر آج مریحہ کو دیکھ کر الگ ہی جلترنگ بجائی تھی، جو اس سے پہلے اس نے کبھی محسوس ہی نہ کی تھی

تھینکس" مریحہ نے جھجکتے ہوئے سر کو جھکا کر جواب دیا۔"

آج عامر کا جاب پروپوزل ڈسکس کرنے کی غرض سے وہ یہاں آئی تھی ساتھ ساتھ ناشتے کی فارمیلیٹی پوری کر رہی تھی۔

ناشتے کا آرڈر دے کر عامر بزنس پلان اور جاب کے حوالے سے ڈسکس کرنے لگا، اور اسے اپنی بزنس




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ریسرچ اور پلان کے بارے میں بتایا۔

عامر کے بتائے ہوئے جاب پروپوزل میں کافی چارم تھا اور یہی چارم اس کی شخصیت میں بھی، لیکن مریحہ نے محسوس کیا کے وہ کام کی بات کم اور مریحہ کی تعریف اور اسی کے بارے میں باتیں کرنے میں زیادہ انٹرسٹڈ ہے۔

اگرچہ کئی بار عامر کی نظریں مریحہ کو ناگوار محسوس ہوئیں، مگر وہ اسے عامر کا رہن سہن اور انداز زندگی سوچ کر اگنور کر گئی۔

یوں عامر بھی خود کو بہت سنبھالے ہوئے مریحہ سے کسی قسم کی مشکل میں ڈال دینے والی بات کرنے سے گریز کیا ہوا تھا، لیکن نظریں کب سنبھلتی ہیں۔

کہتے ہیں عادت انسان کی دوسری نیچر ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کمرہ مکمل تاریکی کی لپیٹ میں تھا، ٹی وی سکرین سے اٹھتی لائٹ کمرے کو کبھی روشنی سے بھرتی تو کبھی اندھیر کرتی۔

سامنے موجود وہ نفس جیسے صوفے پر ڈھے بیٹھا تھا، یک ٹک سکرین پر نظریں جمائے وہ اداسی کی چادر لپیٹے کچھ دیکھنے میں مصروف تھا۔

دروازہ دھیرے دھیرے احتیاط سے کھولتا سمیر کمرے میں جھانکنے لگا جہاں ٹی وی سکرین کے عین سامنے صوفے پر ایان کو بیٹھا پایا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوئے یہ کیا تو اداس بلبل بن کر بیٹھا ہے، کمرے میں اندھیرا کر کے کیا دیکھ رہا ہے" وہ دھم سے آ کر صوفے پر ایان کے برابر میں بیٹھا تھا، اس کی ٹانگ پر ہاتھ مار کر کھوئے وجود کو ہلایا۔

تو؟۔۔۔تو، کب آیا" وہ گم سم سا یونہی پوچھ رہا تھا"

کیا دیکھ رہا ہے یار، چل باہر چلتے ہیں" سمیر نے پرجوش ایان کو ہاتھ سے پکڑ کر اٹھنے کا اشارہ کیا وہ جو ادھ بیٹھا ادھ لیٹا صوفے پر دھنسا ہوا تھا

چھوڑ یار میرا موڈ نہیں، تو جا میں ڈرامہ دیکھ رہا ہوں" وہ اداس سا چہرہ بنائے اس وقت نہایت بے زار سا دکھ رہا تھا، سمیر سے ہاتھ چھڑوا کر بولا

ڈرامہ؟ کونسہ ڈرامہ ہے یہ؟ اور تو کب سے ڈرامے دیکھنے لگا" سمیر نے اس کی بات پر حیرانگی کا اظہار کیا"

میرے پاس دُم ہو" ایان نے بجھے لہجے میں نام بتایا، جبکہ نظریں سکرین پر ہی مرکوز تھیں۔"

میرے پاس دُم ہو؟ یہ یقیناً کسی ایسے بندے کی کہانی ہو گی جسے چیتا بننا ہو گا، دُم والا چیتا" سمیر نے تضحیک آمیز لہجے میں "دُم" پر زور دیتے کہا، نظریں اب سکرین پر مرکوز ہو گئی تھیں۔

نام تو انٹرسٹنگ ہے، کیا سٹوری ہے ذرا مجھے بھی بتا" سمیر نے ایان کی جانب سے کوئی رسپانس نا دیکھ کر دلچسپی ظاہر کی، وہ اس وقت ایان کا دھیان بٹانا چاہتا تھا

کچھ نہیں یار، لڑکی کی کہانی ہے جو ماڈرن لائف جینا چاہتی ہے، سب اس کے آگے پیچھے گھومیں اسی ٹائپ کی کہانی ہے" ایان نے بناء نظریں ہٹائے مگن سا جواب دیا

اوہ آئی سی، مطلب وہ چاہتی ہے کاش میرے پاس دُم ہو، یعنی لوگ دُم کی طرح اس کے پیچھے پیچھے"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھومیں؟"سمیر کی آنکھوں میں مریحہ کا چہرہ گھوم گیا تھا،اس نے کچھ سوچ کر بھنیوں اچکاتے کہا۔

بکواس مت کر،مجھے پتا ہے تو کیا سمجھ رہا ہے،ایسا کچھ نہیں ہے،وہ ایسی لڑکی نہیں ہے"ایان نے خفگی کا اظہار کیا اور گھور کر سمیر کی جانب دیکھا جو اپنی ہنسی دبا رہا تھا

"ہاں،ایسی لڑکی نہیں تبھی تجھے ٹھکرا دیا"

چل نہ یار باہر چلتے ہیں، چھوڑ ڈرامے ورامے،سب ایک جیسے ہوتے ہیں،لڑکی بھاگ گئی،لڑکے نے باہر افئیر چلا لیا،لڑکی کا پرانا بوائے فرائینڈ آ گیا اور دونوں میں پیار جاگ گیا،سب ایسی ہی کہانیاں ہیں،اس سے اچھا تو ناولز پڑھا کر، بڑے بہترین ناولز لکھ رہے ہیں لوگ"سمیر نے ماحول بدلنے کی خاطر ایان کا دھیان ڈرامے سے ہٹانے کی بھرپور کوشش کی۔

ناولز،ہنہ، پتہ ہے مجھے،ابھی دیکھا تھا میں نے فیس بک پر کسی فیضان احمد کا ناول چل رہا تھا،پہلے تو وہ دکھا رہا تھا سب لوگ اسلام آباد میں رہتے ہیں،وہاں سے سوات گھومنے جا رہے ہیں،بعد میں لڑکا لڑکی کو ساحلِ سمندر پر دکھا رہا ہے،ابے بھائی اسلام آباد میں کونسا ساحلِ سمندر آ گیا،اور اس پر بھی لوگ واہ واہ کر رہے ہیں، چھوڑ مجھے نہیں پڑھنے کوئی فضول ناول شاول"ایان نے سمیر کی بات کو مکمل رد کرتے ہوئے ریموٹ اٹھا کر آواز بڑھا دی۔

ارے چل نہ ایان، باہر چلتے ہیں آؤٹنگ کرتے ہیں،اگر مریحہ کو تجھ سے پیار ہو گا تو تیرے پاس ضرور آئے گی،اگر نہیں تو اسے اپنے حال میں خوش رہنے دے۔"

تجھے کیا لگتا ہے،اسے مجھ سے پیار نہیں ہے؟"ایان نے کڑے تیوروں کے ساتھ سمیر کی جانب دیکھا اور




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ریموٹ پر 'آف' بٹن دبایا۔

کمرے میں اب اندھیرا چھا گیا تھا۔۔

"ہاں وہ تجھ سے پیار نہیں کرتی، وہ صرف خود سے پیار کرتی ہے، جہاں اپنا فائدہ دیکھتی ہے، وہیں مڑ جاتی ہے، تو نے اس کی سوات میں کتنی مدد کی، کون کسی اور کے لئے خود کو خطرے میں جھونکتا ہے لیکن تو نے پھر بھی اس کے لئے اپنی جان مشکل میں ڈالی۔۔پر اس نے تیرے ساتھ کیا کیا؟" ایان کی سنجیدگی کی تاب نہ لاتے ہوئے سمیر اب مزید مزاق کرنے سے گریز کر رہا تھا، ایان کا موڈ بدلنے اور بہلانے کی ہر کوشش میں وہ ناکام رہا تھا۔۔

"اچھا بتا مجھے، کیا بات ہوئی ہے؟ کیا کہا مریحہ نے؟" سمیر صوفے پر ایان کی طرف رخ کر کے بیٹھ گیا۔

"میں نے اپنی پسند کا اظہار کیا اور جواباً اس نے غصے کا اظہار کیا، وہ مجھے ایک دوست سے زیادہ کچھ سمجھتی ہی نہیں۔۔۔۔" ایان سُن سے لہجے میں ایک جانب تکتا بتا رہا تھا جس پر سمیر نے پُر مذمت حیرانی ظاہر کی۔

"ہنہہ صرف دوست سمجھتی ہے اور وہ عامر؟" سمیر نے منہ چڑھا کر بولا۔

"یار۔۔۔میں نے کیا کچھ نہیں کیا اس کے لئے۔۔۔۔اور وہ کہہ رہی ہے مجھے صرف دوست سمجھتی ہے، میں جانتا ہوں یار سمیر، میں نے اس کی آنکھوں میں پیار دیکھا ہے، میں آج تک اس کے ساتھ سوات میں گزرا وقت بیان نہیں کرتا، جانتا ہے کیوں؟" سمیر نے سوالیہ گردن کو اچکایا، وہ حیرانی سے ایان کی گفتگو ملاحظہ کر رہا تھا۔

"کیوں کے وہ میرے مریحہ کے ساتھ گزرے سنہرے لمحے تھے، وہ ایک رات جو اس کے ساتھ گزری، وہ



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرے حیات کے سفر پر بھاری ہے، وہ میں بھول ہی نہیں سکتا کبھی، اور اس رات میں نے مریحہ کی آنکھوں میں پیار دیکھا ہے، اور شاید تو بھی وہی سوچ رہا ہو جو سب سوچتے ہیں، لیکن میں نے اسے چھوا تک نہیں، اس کے بارے میں کبھی غلط نہیں سوچا، کیوں کے مجھے اس سے پیار ہے۔۔۔" وہ اپنے ہاتھوں کو ہوا میں لہراتا جزبات سے بھرپور گفتگو کر رہا تھا، اس کا لہجہ اس کا انداز اس کے دل کی آواز تھے وہ پھٹ پڑا تھا۔

آخر یہ لڑکیاں کیوں محبت، احترام، ہر چیز پر دولت کو ترجیح دیتی ہیں؟" وہ بے ربط بولے جا رہا تھا"

ہاں، اس بات کا تو میں گواہ ہوں، تو نے اس کی خاطر بہت کچھ کیا ہے، لیکن شاید وہ تیرے پیار کو نہیں سمجھ " پائی، شاید وہ۔۔۔" سمیر کہتے کہتے رک گیا اور چہرہ جھکا لیا جہاں ایان کی سوالیہ نظریں سمیر کی جانب اٹھیں۔

شاید وہ پیار کا مطلب ہی نہیں جانتی، جیسے تو اسے چاہتا ہے، اسے ویسا نہیں ایک مکمل پیکیج چاہیئے۔۔۔اور " مریحہ کیا ہر لڑکی کا خواب یہی ہوتا ہے کے اسے شوہر ایسا ملے جو اس کے لئے تمام آسائشیں مہیا کر سکے، جو اسے ایک لگژری لائف پروو ائڈ کر سکے، لیکن تجھ میں اسے ایسا کچھ دکھتا ہی نہیں، پھر وہ کیوں تیرے ساتھ زندگی گزارنا چاہے گی" سمیر کچھ سوچتے ہوئے لفظ چبا چبا کر بولا

ہاں، تو صحیح کہہ رہا ہے، ہر لڑکی کا خواب لگژری لائف ہوتا ہے لیکن ہر لڑکی اس خواب کے پورا ہونے کا" انتظار نہیں کرتی، کچھ لڑکیاں حقیقت پرست بھی ہوتی ہیں، وہ لائف کو ہر طرح کے پارٹنر کے ساتھ ہی لگژری بنا دیتی ہیں" ایان نے اقرار میں سر ہلا کر کہا

پر ایک بات مجھے سمجھ نہیں آ رہی، تجھے صرف دوست سمجھتی ہے تو عامر کے ساتھ کیوں گھوم رہی ہے،" جہاں تک میں اسے جانتا ہوں وہ ہماری دوست ہونے کے باوجود بھی کبھی اکیلے ہمارے ساتھ نہیں گھومتی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر۔۔۔"سمیر نے دور خلا میں نظریں دوڑا کے پر سوچ انداز میں بتایا

تو نے کب اور کہاں عامر کے ساتھ دیکھ لیا؟"ایان کی پیشانی پر شکن نمودار ہوئے "

"کنول نے بتایا کہ وہ عامر کے ساتھ آج کل گھوم پھر رہی ہے "

بس کر دے سمیر بس۔۔ کنول کا تو نام بھی مت لے "غصے سے ایان نے دھپ سے سمیر کے آگے ہاتھ

جوڑے۔۔

کیا مطلب؟ کیا ہوا اب، وہ تیرے ساتھ اب ٹھیک تو چل رہی ہے "سمیر کی آنکھیں حیرت سے ایان کے "

رویے پر پھیل گئیں۔

وہ۔۔وہ اب مجھے نیچا دکھانے کے لئے مریحہ کا سہارا لے رہی ہے، مریحہ کو بھی بدنام کرنا چاہتی ہے، نہ "

جانے کیا ارادے ہیں اس کے "ایان ہوا میں سر مارتے افسوس کا اظہار کیا۔

مریحہ کو۔۔۔؟"سمیر نے آبرو اکٹھے کر کے سوال اٹھایا تو ایان نے گہری سانس لی"

ہاں، ای سکوائر میں نظر آئی تھی۔۔وہ بھی، اس کا کزن بھی اور مریحہ بھی۔۔"ایان نے کافی شاپ میں"

ہونے والی تمام روداد کہہ سنائی۔

سمیر حیرانگی سے اس کی بات سن کر اپنا سر تھام کے بیٹھ گیا۔۔

یار مجھے یقین نہیں آ رہا یہ ایسا بھی کر سکتی ہے، اس کا ایگو کسی دن اسے لے ڈوبے گا۔۔، میرے کان میں بھی"

ایک بات پڑی ہے۔۔"سمیر نے نظریں ہوا میں معلق کیئے بیان کیا

کیا؟"آنکھیں سکیڑ کر ایان نے پوچھا "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کنول نیکسٹ ویک یونی ورسٹی میں ڈیبیٹ کمپٹیشن میں تجھے پھنسوانے کاارادہ رکھتی ہے"سمیر نے "
قریب ہو کر بتایا



مجھے؟؟کیا مطلب؟"ایان نے حیرانگی کااظہار کیا "

بس ڈیبیٹ کے لئے کچھ پلان کر رہی ہے تجھے لے کر۔۔۔"سمیر نے رازداری سے بتایا"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج یونی ورسٹی میں ڈیبیٹ کا پٹیشن تھا،ہر طرف چہل پہل اور ہر چہرے پر ایکسائٹمنٹ نظر آرہی تھی۔
سمیر آج خصوصی طور پر کنول کے ساتھ رہ رہا تھا کے کہیں وہ کچھ گڑبڑ نہ کر دے،اگرچہ کچھ دنوں سے کنول کا رویہ سمیر کیے ساتھ بھی پھیکا سا ہی تھا،اور یہی بات مریحہ نے محسوس کی تھی،البتہ ایان کے مطابق وہ اس کے ساتھ کافی خوش مزاجی سے مل رہی تھی۔
ایان پچھلے کچھ دن یونی میں غیر حاضر رہا تھا اور اس کی وجہ طبیعت کی خرابی بتائی تھی،جبکہ آج ڈیبیٹ والے روز اچانک یونی پہنچ گیا تھا۔
سٹیج سے اس کا نام پکارا گیا تو وہ تمام چہرے اس کی جانب گھومے اسے یقین دلا رہے تھے۔
میں؟میرا نام کہاں سے آگیا وہ ذرا سا اچک کر حیرت سے ادھر ادھر پاس بیٹھے لوگوں کو دیکھنے لگا جنہوں"
نے اس بات کی تصدیق کی
کچھ چہرے اس کے لئے ہمدردی اور افسوس لئے ہوئے تھے تو کچھ خوش،ایان ڈیبیٹ میں حاشر کے مقابل بیٹھنے والا تھا۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حاشر یونی ورسٹی کا ذہین ترین طالب علم مانا جاتا تھا اور یہاں سے پہلے بھی باہر ملک سے پڑھ کر آیا ہوا کئی ڈگریاں سنبھالے ہوئے تھا۔

شانِ بے نیازی سے سٹیج پر اپنی چیئر پر بیٹھا ایک ٹانگ پر ٹانگ رکھے فخر سے ہلا رہا تھا، اس کی انگریزی کا تو کوئی جواب تھا ہی نہیں، لوگ یونہی اس سے بات کرنے میں کتراتے تھے کے وہ جان بوجھ کر انگریزی کا لیول اتنا ہائی کر جاتا تھا کے عموماً بولنے اور سمجھنے والوں کو سر کھجانا پڑ جاتا۔

اور آج پہلی بار کسی کو اس کے سامنے بیٹھنا تھا اور وہ بد قسمت تھا ایان جس کی انگریزی سن کر انگریز بھی مشکل میں پڑ جاتے۔

میرا نام کس نے لکھوایا ہے اس مقابلے میں" وہ چہرے پر سختی لئے ساتھ بیٹھے سمیر سے پوچھنے لگا"

یار پتہ نہیں" وہ لاعلمی کا اظہار کندھے اچکا کر کرتے ایان کے بعد کنول کی جانب دیکھنے لگا جہاں اسے" جواب مل گیا تھا۔

پھر نظر مریحہ کی جانب اٹھیں جو اس وقت اسے ہی دیکھ رہی تھی، نظریں ملتے ہی اپنا چہرہ ہاتھوں میں گرا لیا تھا، کالے چمکتے بال چہرے کے دائیں بائیں جانب گرتے چلے گئے۔اس کے سفید چہرے پر گرتی کالی لٹیں، وہ جگہ سے اٹھتا اسے دیکھنے لگا، بھنویں، ماتھا، گال، ہونٹ، آنکھیں۔۔

اس چہرے کو وہ مرنے کے بعد بھی بھول جانے کا تصور نہیں کر سکتا تھا۔

پتہ نہیں یہ اس کا حسن تھا یہ ایان کا امتحان، وہ کسی انجانے عزم سے اٹھا تھا اور بلا جھجک قدم سٹیج کی جانب بڑھا دیئے تھے۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



(تین دن پہلے)

مریحہ تمہیں ایان کے لئے اتنا فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں" وہ کنول کے ساتھ یونی سے واپس گھر جا رہی تھی، ایان پچھلے 3 دن سے یونی ورسٹی سے غیر حاضر تھا، آج سمیر سے پتہ چلا کے وہ اپنے کسی ارجنٹ کام سے گاؤں واپس گیا ہے۔

ارے کون اسے لے کر فکر مند ہے بابا۔۔ میں تو بس تھکی ہوئی ہوں" مریحہ نے اس کی بات پر چونک کر دیکھا اور فوری تردید کی، در حقیقت وہ ایان کو ہی سوچ رہی تھی۔

پھر تم سمیر سے کیوں اتنا پوچھ رہی تھی اس کے بارے میں؟؟" کنول کی بات کو اس نے معمولی لیا تو اگلا " سوال جیسے پہلے سے ہی تیار تھا۔

نہیں میں تو ویسے ہی پوچھ رہی تھی۔۔۔" مریحہ جو اس سوال پر چونکی تھی، اسے اپنے اندر سے بھی یہی " سوال اٹھتا محسوس ہوا۔ سختی سے نفی میں سر ہلا دیا۔

تم نے آخر دیکھ ہی لیا!! ایان آ گیا نا اپنی اوقات پر، یہ شروع سے ہی تمہارے پیچھے تھا، میں نہ کہتی تھی یہ " تمہیں اپنے پیار کے جال میں پھنسانا چاہتا ہے، ویسے تو کوئی پوچھتا نہیں اسے، اور یہاں اس نے تمہیں اپنا شکار بنالیا" کنول کو ایان کے پروپوزل کی بات کھائے جا رہی تھی ساتھ اس کے اندر انتقام کی جلتی آگ جوش مارنے لگی تھی۔۔ گاڑی کی سٹیئرنگ پر مٹھیاں مظبوطی سے گاڑھ کر وہ دانت پیس رہی تھی۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریحہ کو ایک بار پھر کنول کا پرانا چہرہ نظر آنے لگا جو ایان سے معافی مانگنے سے پہلے ہوا کرتا تھا، یہ بات اسے حیرانی میں مبتلہ کر رہی تھی۔



منہ پر وہ ایان کے ساتھ جتنی میٹھی بنتی، پیچھے اس کے خلاف اتنے ہی منصوبے تیار کرتی رہتی۔

" نہیں کنول تم غلط سوچ رہی ہو، عورت کے اندر اللہ نے یہ حِس رکھی ہے کے وہ مرد کی اپنی جانب اٹھتی نگاہوں میں اپنے لئے ارادے جان لیتی ہے!

"اس مجھے کبھی غلط نظر سے نہیں دیکھا، نہ مجھ سے کبھی کوئی فضول بات یا خواہش ظاہر کی ہے، میں۔۔۔۔" ایک لمبی گہری اطمینان بھری سانس لے کر بولی

۔۔بس میں اپنا لائف پارٹنر جس ٹائپ کا چاہتی ہوں، وہ ویسا نہیں ورنہ مجھے اس میں کوئی خرابی نظر نہیں آتی" مریحہ بے ربط کھڑکی سے باہر نظریں ٹکائے بول رہی تھی۔۔

"اور عامر کے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا" کنول کے چہرے پر یہ سن کر یکایک چمک ابھر آئی، گاڑی کی سپیڈ مزید ہلکی ہوئی اور وہ پراسرار سی مسکراہٹ لئے مریحہ کا چہرہ دیکھنے لگی۔

"ہی از گڈ گائے۔۔۔بٹ۔۔" مریحہ کچھ سوچ کر بولتے بولتے رک گئی

"بٹ؟" کنول کے چہرے پر تشویش ظاہر ہونے لگی تھی۔

اب یہ کہیں اپنا پارسا پن نہ جھاڑنا شروع کر دے، آخر ہے نہ وہی ٹیپیکل مائنڈڈ گھریلو دیسی لڑکی اس نے دل میں سوچا جواب طلب نظریں مریحہ کی جانب گھمائیں۔

"کچھ نہیں، تم ڈرائیونگ پر دھیان دو، کہیں گاڑی ٹھوک مت دینا" مریحہ نے اس کی پُر تشویش نظروں کو



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھانپ کر دھیان سے گاڑی چلانے کی تاکید کی۔

"ارے بتاؤ بھئی، کیا بٹ؟؟ کیا کہہ رہی تھی عامر کے بارے میں" کنول نے جاننے کی جستجو میں مریحہ کی بات کو یکسر نظر انداز کر دیا

"وہ ایان کے بلکل برعکس ہے" مریحہ نے پراسرار مسکراہٹ لئے کہا تو کنول کے دل اور ارادوں پر جیسے چھریاں چل گئیں۔

"بلکل برعکس مطلب یہی نہ کے وہ ہینڈسم ہے، سیٹلڈ ہے، امیر ہے، اچھی فیملی سے ہے؟؟" کنول نے چالاکی سے مریحہ کے بات کا مطلب سمجھتے ہوئے مثبت پہلو پر زور دیا۔

"نہیں، جیسے ایان بلکل سادہ اور سمپل شریف سا ہے، اس میں سچائی ہے، اس کی آنکھوں میں عزت ہے۔۔۔" اس نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

"مریحہ بس بھی کرو یار، تم کب عقل کے ناخن لو گی؟، تمہیں اب بھی وہ صحیح لگتا ہے؟ خاندانی لڑکے ایسے لڑکیوں لڑکیوں کے پیچھے نہیں پھرتے کہ پھر موقع ملے تو چانس مار لیں، اور وہ تمہیں شریف لگتا ہے؟ اور سچائی۔۔ عزت۔۔ واٹ ربش!" حقارت سے بھرپور اس کا انداز مکمل نفرت آمیز تھا، مریحہ کی بات پر جل کر اونچی آواز میں بولی۔

"بات میں وزن پیدا کرنے کے لئے آواز کا اونچا ہونا ضروری نہیں، بات کا سچا ہونا ضروری ہے" مریحہ نے کنول کی بات پر بناء کوئی رد عمل ظاہر کئے اطمینان سے کہا۔

"واٹ دا ہیل۔۔ یہ تم کیا فلسفے جھاڑ رہی ہو" کنول مریحہ کی باتوں پر جھلا گئی، مگر اسے جلد ہی احساس ہو گیا"




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہ مریحہ کیا سوچ رہی ہے، اپنا غصہ چھپاتے اس نے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجالی

لگتا ہے ایان صاحب نے کوئی جادو کر دیا ہے میڈم پر" کنول نے اب کی بار بات کو مذاقاً چھیڑتے ہوئے "

ماحول کو متوازن کیا۔

ارے نہیں بھئی ایسی کوئی بات نہیں" مریحہ نے سرسری سا مسکرا کر جواب دیا"

چلو آج بتا ہی دو، اس رات کیا کیا ہوا تھا کمراٹ ویلے میں" کنول اب باقاعدہ مسکرا رہی تھی۔ "

افف ہو، تم تو نہ بس۔۔ کچھ بھی نہیں ہوا تھا، تم تو پیچھا ہی نہیں چھوڑتی اس بات کا، ایان پر تو تمہیں "

بھروسہ نہیں، تو کیا مجھ پر بھی نہیں؟ ایسا سمجھتی ہو مجھے؟" مریحہ خفگی دکھانے لگی

ارے بابا کچھ نہیں ہوا تو چھپاتی کیوں ہو، کبھی تفصیل سے بتایا ہی نہیں تم نے، آخر پوری رات بیٹھ کر شکل "

تو نہیں دیکھی ہو گی نا" کنول کو اس موضوع کو چھیڑنے کا جیسے بہانہ ڈھونڈ رہی تھی جبکہ مریحہ اس بارے

میں کوئی خاص بات نہیں کرتی، یہی وجہ تھی کے کنول کا تجسس بڑھتا جاتا۔

بتاؤ نہ یار۔۔ کچھ تو کیا ہو گا، کوئی کس۔۔۔ کوئی ہگ۔۔ کوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اھم اھم۔۔" کنول گاڑی"

کو دھیرے دھیرے ڈرائیو کرتے ہوئے چھیڑتے ہوئے مسکرا کر کھنکھارا۔۔

شٹ اپ کنول۔۔ کیا پاگل واگل تو نہیں ہو گئی تم۔۔۔" مریحہ کا موڈ یکایک اس بات پر بگڑا تو اس نے تیز "

نظر کنول پر ڈالتے کہا۔

ارے ارے۔۔ تم تو ناراض ہو گئی یار۔۔ میں تو ویسے ہی۔۔" کنول نے جھینپ کر مریحہ سے نظریں "

چرائیں، دل ہی دل میں اسے سخت غصہ آ رہا تھا، جس کو وہ کمال مہارت سے چہرے سے چھپائے ہوئی تھی۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا یو نو واٹ، اس ڈیبیٹ کامپٹیشن میں ایک دھماکہ ہونے والا ہے "کنول نے کچھ خاموشی کے پل" گزرنے کے بعد ماحول کو بہتر بنانے کی غرض سے بات کا آغاز کیا، اس کے انداز میں شرارت چھپی تھی تو چہرے پر عیاری۔



ڈیبیٹ میں؟ کیا ہوا کیسا دھماکہ "مریحہ نے حیرت سے پوچھا "

ایان کی بینڈ بجنے والی ہے، ہاہاہا" کنول نے فخر سے خود کو بلند کرتے ہوئے کہا۔۔ "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک سرشاری کے عالم میں چلتا قدم سٹیج کی جانب بڑھا رہا تھا۔ پورے حال کی نظریں اسی واحد شخص پر جمی تھیں جس کا مقابلہ یونی ورسٹی کے نامور طالب علم سے ہونے جا رہا تھا۔ جہاں کچھ چہروں پر اس کے لئے ہمدردی عیاں تھی وہیں کچھ اس کی ہونے والی ہار کو دیکھتے ہوئے چہک رہے تھے۔

"یہ تو گیا "

"آج تو اس کی بینڈ بج جائے گی "

"بیسٹ آف لک"

“Dear English, Rest in Piece”

اور نہ جانے ایسی کتنی ہی آوازیں اپنی کرسی سے اٹھ کر سٹیج تک پہنچنے کے دوران اسے اپنے اپنی عقب سے سنائی دیں۔ تمام باتوں کو نظر انداز کرتا وہ آف وائٹ شرٹ پر کاہی کلر کی پینٹ پہنے، بالوں کو سلیقے سے جیل سے سیٹ کئے ہوئے چہرہ پر اسرار مسکراہٹ سجائے سر اٹھا کر دھیمی سی باوقار چال چلتا ہوا سٹیج سے قریب



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوتا جا رہا تھا۔۔

حاشر آڈیٹوریم کے سٹیج پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے، آنکھوں میں غرور اور چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے ایان کی ہی جانب اسے آتا دیکھ تھا۔اس کی نگاہوں میں نامحسوس کن تپش تھی۔

سٹیج کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ایان کو وہ اوپر سے نیچے تک دیکھ رہا تھا، گویا اپنے شکار کا معائنہ کر رہا ہو، ہال میں کتنے ہی حاشر سے متاثر لوگ اب یونہی ایان کو اپنا شکار بنائے ہوئے تھے جن کی سوچ ان کے چہروں پر طنزیہ مسکراہٹ کی صورت میں عیاں تھی، پورے حال میں اگر چند لوگ ایان کے لئے اچھا سوچ رہے تھے تو یہ وہی لوگ تھے جو ایان اور حاشر کو یہ تو سرے سے جانتے ہی نہیں تھے یا پھر ایان کے اپنے دوستوں میں سے چند ایک۔

دونوں فریق اب آمنے سامنے بیٹھ چکے تھے اور ٹاپک دیا جانے والا تھا۔ایان غیر معمولی طور پر انتہا درجے کا اطمینان سمیٹے بیٹھا تھا جس کے برعکس حاشر مجمع میں موجود اپنے چاہنے اور جاننے والوں سے آنکھوں کا رابطہ کرتے داد وصول کئے جا رہا تھا۔

منتظم نے مائک پر آ کر جونہی ٹاپک دیا، مجمع میں ایک شور سا بلند ہوا اور ٹاپک لوگوں کو اتنا پسند آیا کے ایک بار صرف ٹاپر پر ہی تالیاں بج اٹھیں۔

Money is more important than love.

مریحہ آج تو بہت بہت مزہ آنے والا ہے۔۔دیکھا تم نے کیسا میں نے ایان کو حاشر کے سامنے لا کھڑا کیا""" کنول کی خوشی اس وقت دیدنی تھی، اس نے مریحہ کو جو ساتھ ہی بیٹھی تھی کہنی مار کر متوجہ کیا




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو یہ تھا تمہارا دھماکہ ؟"مریحہ کو اس بات کی کوئی خوشی نہیں ہوئی تھی۔منہ چڑھا کر نے پوچھا "

یس بے بی، کیسا لگا میرا سرپرائز؟"اس کی خوشی انتہا کو چھو رہی تھی جب اسے اپنے پلان میں ایک "

خصوصی مضمون بھی شامل ہو گیا۔

مریحہ اب تم دیکھنا، ایان "پیار "پر دلیلیں دیتا رہے اپنی ٹوٹی پھوٹی انگلش میں اور حاشر اسے کہاں سے "

کہاں پٹخ دیگا، یو سی ناؤ"کنول کا جذبات کے باعث بس نہیں چل رہا تھا وہ سب سے آگے کی نشست میں جا

بیٹھے، وہ نہایت خوش تھی اور بے صبری سے بحث شروع ہونے کے انتظار میں بیٹھی تھی، اسے ایان کے

چہرے سے سارا خون نچڑتا دکھ رہا تھا۔

قرارداد کا قاعدہ تھا کہ دونوں فریق ایک طرف کا مضمون چن کر اس پر اپنی بات کریں گے اور دلیلیں پیش

کریں گے۔مگر حاشر نے یہ چوائس ایان کو ہی دے دی تھی۔

تم جو چاہو چن لو، پیار یہ پیسا، ویسے تو مجھے آئیڈیا ہے تم پیسا ہی چنو گے کیوں کہ تمہیں اس کی زیادہ "

ضرورت ہے، لیکن میں یہ چوائس بھی تمہیں ہی دیتا ہوں"حاشر نے تکبر سے دھیمی آواز میں کہا اگرچہ اس

کا مقصد پورے مجمع کو سنا کر جتانا ہی تھا، جو کے مائک کے ذریعے پورا ہو گیا تھا۔

“I will speak on love”

میں پیار پر بات کروں گا"ایان نے اپنا فیصلہ سنایا جس پر حاشر نے معمولی سی حیرت کا مظاہرہ کیا اور ساتھ "

ہی پہلو بدلا۔

بحث کا آغاز حاشر کی طرف سے ہوا اور اس نے اپنے مخصوص انداز میں آغاز کرتے ہی انتہائی مشکل انگریزی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جملے اور ضرب المثال کا استعمال کرتے ہی اپنا پہلا تاثر بہت وزن دار دیا جس پر اس کی پہلی ہی بار میں واہ واہ ہو گئی۔ یہ سب شروع سے ہی ایان کے لئے مشکل سے مشکل تر ہوتا نظر آ رہا تھا۔



مریحہ دعاء کے انداز میں ہاتھ چہرے پر رکھے کہنیاں اپنے گھٹنوں سے ٹکا کر بیٹھی تھی، ساتھ بیٹھی کنول کے چہرے پر خوشی رواں تھی اور یوں ہی سمیر کے چہرے پر بھی۔

" کم آن ایان، سپیک اپ مین، کم آن، یو کین ڈو اٹ " سمیر اپنی کرسی پر کنول کے برابر میں ہی بیٹھا ایان کی ہمت باندھ رہا تھا گویا وہ اس کی آواز سن سکتا ہو، ساتھ ہی اپنا ہاتھ اپنی ران پر مار کر اپنے جزبات ظاہر کر رہا تھا۔

" ! تم کیوں اتنے جزباتی ہو رہے ہو، وہ کچھ نہیں کر پائے گا حاشر کے سامنے "

حاشر ہے وہ حاشر " کنول کو سمیر کے اس طرح ایان کی جانب جھکاؤ پر چڑ سی ہو گئی، اس نے تپ کر سمیر سے " کہا اور اسی لمحے حاشر نے سٹیج سے اپنی داد وصول کرنے کے بعد اگلی بات کہی

“ See the live example of money that I have enough of it to use with my studies and that I’m able to speak and talk and you, you are not even able to speak English properly”

دیکھو یہ ایک زندہ مثال ہے پیسے کی کے اس کے ذریعے میں پڑھ لکھ کر بول رہا ہوں، اور تم، تم اس قابل " بھی نہیں کے ٹھیک سے انگریزی بول سکو " پورے ماحول پر حاشر کی اس بات پر سناٹہ چھا گیا، علاوہ کچھ لوگوں کے جو اس کے بے جا حق میں تھے، یہ بات کسی کو پسند نہیں آئی تھی، البتہ اکثریت اس بات پر ایان



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی شرمندگی کو سمجھ رہی تھی،اورانہیں اس بات کااحساس تھاکے یہ غلط ہو گیا ہے۔

مریحہ اس وقت قدرے پریشان دِکھ رہی تھی، ہتھیلی سے ادھ چہرے کو ڈھانپے وہ عجیب سی کیفیت کا شکار تھی،شاید وہ ہمدردی تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔



“Let me remove your wishful thinking First Mr. Hashir that you are very good in speaking English and that you are perfect, allow me to notify you with your mistakes you have just made in your this very beginning”

پہلے تو میں تمہاری یہ خوش فہمی مٹادوں مسٹر حاشر کے تم انگریزی بولنے میں بہت اچھے ہو اور کامل ہو،" میں پہلے تمہیں تمہاری وہ غلطیاں دکھانا چاہتا ہوں جو تم نے ابھی ابھی اپنی شروعات میں کریں۔"حاشر کی بات پر ایان کی نظریں یوں اس کی جانب اٹھی تھیں کے وہ لرز کر رہ گیا،اپنے فخر اور علم کے نشے میں چور وہ ایان کو کسی چیونٹی کی مانند اس مقابلے میں مسل دینے کے ارادے سے شروع ہوا تھا مگر ایان نے جوں اپنی بات کا آغاز کیا وہ ششدر رہ گیا، منہ کھول کر ایان کی اگلی بات کا منتظر تھا۔اپنے علم اور شہرت کی جو بلند عمارت اس نے یونی ورسٹی میں پہلے دن سے کھڑی کر رکھی تھی آج مقابل کے ایک جملے پر ہل گئی تھی۔

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ایان کی جانب دیکھ رہا تھا۔

ایان۔۔"مریحہ کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ بے یقینی میں پھیلی تھی،اس کے کپکپاتے لبوں نے جیسے" ایان کا نام چھوا تھا۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بحث کے شروع میں ہی ایان نے اسے انگریزی گرامر اور عوامی زبان استعمال کرنے پر ٹوک کر اس کا انگریزی کا بھرم ختم کر دیا تھا، اب وہ مشکل انگریزی تو کیا اپنے ٹاپک پر بھی قدم نہیں ٹکا پا رہا تھا۔



"What if you have lots of love and respect from people, you have everyone around who loves you and you have no money! How will your love fill your stomach and how will you pay your bill with a Hug?

اگر تمہاری زندگی میں پیار ہی پیار ہو، آس پاس پیار ہی پیار اور عزت کرنے والے موجود ہوں، تم اپنا پیٹ" کیسے بھرو گے پھر، تم بل بھرنے کی بجائے گلے لگا سکتے ہو؟" ایان کی باتوں پر جہاں وہ لاجواب ہو رہا تھا وہیں اسے کسی ایسی بات اور ایسے سوال کی تلاش تھی جو سب کے دلوں میں ہو۔ حاشر نے یہ بات کہہ کر ایان کو ایک لمحہ سوچنے پر مجبور کر دیا۔

"Dear My Friend, the responsibility of filling your stomach isn't in one's hand but ALLAH. I have seen people owning no money but having their stomach filled when they go to sleep in night. And I have seen people having uncountable money but they are unable to eat. So this is My ALLAH who does the job not Money."



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرے پیارے دوست، پیٹ بھرنے کی ذمہ داری کسی اور کے ہاتھ میں نہیں یہ اللہ کے ہاتھ میں ہے، میں نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جن کے پاس ایک پیسہ نہیں پھر بھی رات کو سوتے ہیں تو پیٹ بھرا ہوتا ہے، اور میں نے وہ لوگ بھی دیکھے ہیں جن کے پاس اتنا پیسا ہے کے گن نہیں سکتے لیکن وہ کچھ کھا نہیں سکتے، تو یہ میرے اللہ کا کام ہے، پیسے کا نہیں۔"

"Money is a tool that you use to please yourself and comfort your life and when you reach at the certain level of comfort you seek for more. When it comes to love you have some relations in your life that's love you can never forget and say 'nothing was like that'

"پیسہ ایک آلے کی طرح ہے جس کا استعمال آپ خود کو خوش کرنے اور اپنی زندگی میں راحت کے لئے کرتے ہیں، اور جب آپ آرام یہ پیسے سے خریدی کسی بھی چیز کی ایک خاص منزل اور استعمال پر پہنچ جاتے ہیں تو آپ مزید یہ اس سے بہتر تلاش کرتے ہیں۔ جب کے پیار سے جڑے رشتے اور کچھ تعلقات آپ کو ایسی دلی خوشی دیتے ہیں جو آپ زندگی بھر بھلا نہیں سکتے"۔

"Perhaps some women here have met richer husbands, and they found everything they needed after marriage life but do they have time for each other?? Don't they realize



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

they have loved with money and not person? Not that rich people aren't good, but the bad thing about money is that they don't allow it to happen to anyone other than themselves.



"شاید کچھ خواتین یہاں ایسی ہوں جن کے شوہر بے پناہ امیر ہوں، اور انہیں ہر آسائش شادی کے بعد میسر ہوئی ہو؟ لیکن کیا ان لوگوں کے پاس ایک دوسرے کے لئے وقت ہوتا ہے؟ ایسا نہیں کے امیر لوگ اچھے نہیں ہوتے لیکن پیسے کی ایک بری بات یہ ہے کے وہ اپنے علاوہ کسی اور کا ہونے نہیں دیتا"

ایان نے پیسے کی ضرورت کو بھی مدِ نظر رکھتے ہوئے پیار کی اہمیت اس خوبصورتی سے بیان کی کے سننے والے عش عش کر اٹھے، اس کی باتیں دلیل سے بھرپور تھیں، مکمل بات، زندہ مثالوں کے ساتھ جس طریقے سے ایان نے بیان کی، مجمع میں موجود ہر ہر انسان تالیاں پیٹنے پر مجبور تھا۔

مریحہ اس وقت ہال میں موجود کتنی ہی لڑکیوں کی طرح اپنی سوچ کا موازنہ کر رہی تھی، اسے اپنا آپ ہی شرمندہ کر رہا تھا۔ ساتھ ہی اسے ایان کے اندر سے ابھرے اس انگریز پر حیرانگی تھی جو بہت خوبصورتی سے بات کر رہا تھا۔

قسمت کو آج شاید کچھ اور ہی منظور تھا، ایان کو انکار کئے زیادہ دن گزرے ہی نہیں تھے کے قسمت نے آج ایان کا ایسا روپ، اور قدرت نے ایسا ہی موضوع اسے دے کر بات کرنے پر مجبور کر دیا، رہی سہی کسر کنول نے کسی اور کا نام ایان کے نام سے تبدیل کر کے پوری کر دی جس پر ایان کو آج حاشر کے مقابل ہونے کا




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موقع ملا۔

بات جب شادی کے موضوع پر بیان ہوئی تو آنکھیں مریحہ کی بھی رک نہ سکیں، وہ بند باندھے جو بہت دیر سے شبنم سے قطروں کو روک رہی تھی اب آس پاس والوں سے چھپ چھپا کر ہتھیلی کی پشت سے تو کبھی ٹشو پیپر سے صاف کرنے پر مجبور تھی۔

ساتھ بیٹھی کنول کو تو شاید افسوس ہی اتنا تھا کے اسے کسی کی خبر نہ تھی، البتہ سمیر نے محسوس ضرور کر لیا تھا، آنکھ لفظوں پر چھلکی ہے۔

خود کو وہ آج بہت کم تر محسوس کر رہی تھی، جبکہ ایان کی جانب سے کی جانے والی ہر بات اسے محبت کی رو ایک کاوش ہی نظر آ رہی تھی۔

اس مجمع میں جہاں حاشر کو پسند کرنے والے بھی ایان کے حق میں تالیاں پیٹ رہے تھے وہیں کچھ ایسے بھی لوگ تھے جو حاشر کے سخت رویے کا شکار رہ چکے تھے اور آج اس کے مقابل ایان کی ایسی کامیابی پر بے پناہ سراہ رہے تھے۔ وہ مقام جو حاشر نے ان گنت تقاریر اور اپنی بے پناہ صلاحیتوں اور قابلیت کو ظاہر کر کے بنایا تھا، آج ایک ہی نشست میں مقابل گراتا چلا جا رہا تھا، وہ اتنا برا نہ ٹھہرتا، لیکن اس کا غرور اسے لے ڈوبا تھا۔

" یہ صحیح نہیں ہو رہا، سمیر یہ صحیح نہیں ہو رہا تم نے کچھ گڑبڑ کی ہے، ضرور اس کے پیچھے تمہارا ہاتھ ہے، "

کنول پوری بحث کے دوران سمیر کو نوٹ کرتی رہی اور جب ایان کا پلڑا حد سے بھاری ہو گیا، اس کی ہر بات پر بے پناہ پسندیدگی دیکھ کر کنول سے رہا نہیں گیا، وہ منہ چڑھا کر اپنی جگہ سے اٹھ کر جانے لگی۔

"کہاں جا رہی ہو کنول؟" اس کو جاتا دیکھ کر سمیر حیرانگی سے اس سے مخاطب ہوا"




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جہنم میں" وہ غصے سے پیر پٹخ کر قدم بڑھانے کو تھی کے سمیر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر واپس بٹھا دیا۔ "

ابھی تو شروعات ہے یہ، ابھی سے کہاں جا رہی ہو؟" سمیر نے اس کا ہاتھ تھام کر واپس کرسی پر بٹھاتے" طنزیہ کہا



یونی ورسٹی میں ہر طرف گہما گہمی کا سماں تھا، ہر جانب لڑکے لڑکیاں ادھر اُدھر آتے جاتے نظر آ رہے تھے، تقریب کچھ دیر پہلے ہی اختتام پزیر ہوئی تھی، کچھ لوگ آڈیٹوریم میں اب بھی جمع تھے تو آڈیٹوریم سے باہر نکلتے، کچھ حلقہ وار گفتگو کرتے نظر آ رہے تھے۔ جہاں نظر دوڑاؤ سٹوڈنٹ ہی سٹوڈنٹ۔

ایسے میں مریحہ کی متلاشی نظریں ہر جانب دوڑاتی یونی کے مختلف حصوں میں ادھر سے ادھر دراز قدم بڑھا رہی تھی، کبھی چہرے سے لٹوں کو ہٹاتی، کبھی ہینڈ بیگ اچکاتی کبھی کیفیٹیریا تو کبھی پارک، کبھی کلاس روم میں جھانکتی تو کبھی لائبریری مگر وہ صاحب تو جیسے یونی سٹار بن گئے تھے، کہیں دِکھنے کو ہی نہیں آتے۔

کہاں چلا گیا آخر۔۔۔، گھر تو نہیں گیا ہو گا۔۔" دل میں ندامت کا بوجھ لئے زبان سے بڑبڑاتی وہ ایان کو" پچھلے 20 منٹ سے ڈھونڈ رہی تھی، ایان سے بات کئے تین ہفتے گزر چکے تھے اور وہ تب ہی تھا جب ایان نے اس سے اپنی پسند کا اظہار کیا تھا۔ تھک کر بلا آخر ہار مان گئی، افسوس سے کندھے جھکائے کاریڈور میں آ رکی، روبرو مبارک باد دینے کا ارادہ ترک کر کے اس نے اب فون نکالا۔

آج بہت خوش ہیں کچھ لوگ۔۔" ابھی کاریڈور میں پلر کے ساتھ کھڑی اپنے فون میں نمبر نکال رہی تھی" کے مریحہ کی سماعت سے یہ آواز ٹکرائی۔

طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ لہراتے قدم اٹھاتی اس کے قریب پہنچی تھی۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم؟"سوالیہ نظریں اس کی جانب اٹھیں تو انگوٹھا موبائل پر ہی رک گیا۔"

کیا ہوا کنول"کنول کے اس عجیب جملے پر نظریں اس کے چہرے پر گاڑھیں جہاں خفگی کے ڈھیروں رنگ" نمایاں تھے۔

کچھ نہیں مائی ڈیئر فرائنڈ، تمہاری خوشی دیکھ رہی ہوں، جس طرح ایان نہیں تم یہ ڈیبیٹ جیتی ہو"کنول" آنکھوں سے کم سے کم رابطہ کرتے 'ڈیئر فرائنڈ' پر زور دیتے بولی۔

کنول، کیسی بات کر رہی ہو؟ وہ ہمارا گروپ میٹ ہے، اور اس نے بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ ہمیں خوش" ہونا چاہیئے"مریحہ جتاتے ہوئے جزبات سے سرشار بول رہی تھی۔

ہنہ، بڑی کامیابی؟ تم اسے بڑی کامیابی کہتی ہو؟ وہ۔۔ وہ دو ٹکے کا پیزہ ڈلیوری بوائے۔۔ دو چار جملے رٹے" رٹائے مار کے بڑا کوئی کامپٹیشن جیت گیا نہ جو خوش ہوں؟ اور مجھے پتہ ہے اس میں بھی سمیر کا ہاتھ ہے۔" کنول نے نفرت آمیز لہجے میں منہ چڑھا کر جواب دیا تو نظریں پیچھے کی جانب ایک حلقے پر تھیں جہاں ایان کو لڑکے لڑکیوں نے گھیر رکھا تھا۔

پیزہ ڈلیوری بوائے؟"کیا کہہ رہی ہو تم؟"مریحہ نے ناسمجھی سے سوال کیا"

اور ویسے بھی کوئی رٹے رٹائے جملے نہیں مارے اس نے، ٹاپک اسی وقت دیا گیا تھا اور ایان نے پورا پورا " ٹاپک کے حساب سے بولا ہے"کنول کے جواب سے قبل کنول کی بات کی تردید کرتے ہوئے بولا

ہاں وہ پیزہ ڈلیوری بوائے ہے، اور یہ بات میں نے تم لوگوں کے سامنے کبھی ظاہر نہیں کی، کیوں کے میں " لوگوں کی عزت رکھنا جانتی ہوں، اور تم جو اس کی اتنی فیور کر رہی ہو، اس کی وجہ بھی معلوم ہے مجھے"کنول




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نے بھنویں اچکا کر تحقیر آمیز لہجہ اپنایا تھا

کیا؟؟؟تم کہنا کیا چاہتی ہو کنول؟تم ایان تو ایان مجھ پر بھی الزام لگاؤ گی اب؟"مریحہ کے چہرے پر غصہ عیاں ہوا تو آواز بلند ہوئی تھی۔

" ہاں ہاں تم بھی، جانتی ہوں میں، تم بھی اس کے پیچھے دیوانی ہو، وہ تو پہلے ہی تھا اور وہ مجھے زہر لگتا ہے، کیوں کے اس نے میری انسلٹ کی ہے، میں اسے تو ہر گز نہیں چھوڑ ونگی، ساتھ اس کے ہمدرد بھی اب نہیں بچیں گے مجھ سے"کنول یہ کہتی غصے سے پیر پٹختی آگے بڑھی

" ہیلو، ہیلو، ایک منٹ ایک منٹ کنول۔۔۔"مریحہ نے حیرانگی سے اپنے سر کو نفی میں جنبش دے کر اپنی انگلیوں کو ہوا میں معلق کئے اسے رکنے کا اشارہ کیا، یوں کے اسے بات صحیح سمجھ ہی نہیں آئی، یہ سن نا سکی ہو۔۔

کنول اس کی بات پر رک کر تیور چڑھائے رکی تو ناک پھولا ہوا تھا

" دیکھو کنول، تم میری دوست ہو اور میں اس دوستی کی عزت کرتی ہوں، مگر اس کا یہ مطلب نہیں کے تمہارے جو منہ میں آئے گا تم کہہ کر چلتی بنو گی اور میں سنتی رہوں گی، میں اگر تمہاری ایک دوست کی حیثیت سے عزت دے رہی ہوں تو اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں کے تمہاری ہر الٹی سیدھی بات ہضم کر جاؤ نگی۔"کنول غصے سے لال پیلی ہوتی ہوا میں انگلی لہرائے اس سے کہہ رہی تھی

" ایک منٹ۔۔۔ایک منٹ۔۔۔گائز؟۔۔کیا ہوا"سمیرا اس انداز میں دونوں کو باتیں کرتا دیکھ کر دوڑتا ہوا آیا تھا، حیرانگی سے دونوں کے چہروں کو دیکھ کر دنگ رہ گیا۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہ تو میں اس کی دیوانی ہوں، نہ ہی اس نے مجھ سے کوئی دیوانہ پن ظاہر کیا ہے، اس نے اپنی پسند کا اظہار کیا ہے اور میں نے اسے انکار کیا ہے، از دیٹ کلئیر؟" مریحہ کھا جانے والی نظروں سے کنول کو دیکھتی پوچھ رہی تھی جبکہ سمیر کے سوال کو وہ یکسر نظر انداز کر چکی تھی جواب مریحہ کو اس انداز پر منہ کھولے گھور رہا تھا۔

" ویٹ۔۔ویٹ آمنٹ۔۔یہ تم کس سے اس انداز میں بات کر رہی ہو؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟تم جانتی بھی ہو میں کون ہوں؟اور تم جانتی بھی ہو تم کون ہو؟ہاں؟؟تم کس بات پر اتنا غصہ دکھا رہی ہو۔۔ صحیح تو کہا میں نے، وہ تمہارے پیچھے دم دباتا بھاگتا رہا ہے، اور اب تم اس کے پیچھے،

دونوں۔۔

" تم دونوں ایک ہی جیسے ہو، ہاں۔۔ہاں جاؤ اس سے عشق لڑاؤ تم۔۔تم دونوں کا معیار ایک ہی جیسا ہے" کنول زہر اگل رہی تھی، اس کا ہر لفظ کسی لاوے سے کم نہیں تھا جو مریحہ کو خود پر پگھلتا محسوس ہو رہا تھا۔

" کنول۔۔کنول۔۔پلیز۔۔کیا بول رہی ہو تم یہ۔۔۔ سمیر نے بگڑتے ہوئے حالات اور دونوں کے رویے دیکھ کر اب مزید رکنے سے پرہیز کرتے ہوئے کنول کو کاندھوں سے پکڑ کر دور لے گیا، وہیں مریحہ حیرت اور خون آشام نگاہوں سے اسے تکتی رہ گئی۔

ادھر پاس سے گزرتے سٹوڈنٹ اب رک رک کر انہیں دیکھنے لگے تھے۔

" سمیر چھوڑو مجھے، میں اس لڑکی کا دماغ صحیح کروں آج، یہ۔۔یہ دو ٹکے کی اوقات نہیں اس کی، اور مجھے باتیں سنا رہی ہے؟مجھے؟؟"

" کیا کیا نہیں کیا اس کے لئے میں نے، کتنا سپورٹ کرتی رہی ہوں اسے، مگر یہ غریب لوگ آخر ویسے ہی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رہیں گے۔۔ایک یہ غریب دوسرا وہ ایان، دونوں کو پتا نہیں کیوں ہم نے اپنے ساتھ گروپ میں جگہ دے دی، آخر آ گئے نہ یہ اپنی اوقات پر۔۔۔" سمیر کے گھسیٹنے پر وہ اس کے ساتھ بڑبڑاتی چلتی جا رہی تھی، غصے کے مارے اس کی اونچی آواز سب کو متوجہ کر رہی تھی۔

"ریلیکس، کنول ریلیکس، پلیز چپ ہو جاؤ ابھی۔۔۔چپ بس۔۔ ہم کرتے ہیں بات بعد میں ابھی تماشہ نہیں بناؤ" وہ کنول کو سمجھاتا بجھاتا دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھے اپنے ساتھ لے جا رہا تھا۔۔

"کیا ریلیکس یار۔۔ تم۔۔ تمہاری وجہ سے وہ کمینہ ہمارے گروپ میں آیا ہے سمیر۔ تمہاری وجہ سے ہی آج یہ سب ہو رہا ہے۔۔نہ تم اس دو ٹکے کے انسان کو لاتے نہ آج یہ نوبت آتی۔۔ایان کو تو میں چھوڑو نگی نہیں۔۔ سمیر تم دیکھ لینا، اور تمہیں بہت شوق ہے نہ اس کا ساتھ دینے کا، تم دیکھتے جاؤ اب۔۔۔میں کیسے اس کو مزہ چکھاتی ہوں"

"تم بھی جاؤ اور دو تم اس کا ساتھ۔۔ تمہیں بھی میں چھوڑو نگی نہیں" سمیر اسے لے کر ایک خالی کلاس میں داخل ہو چکا تھا، اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی زبان بے لگام گھوڑے کی طرح دوڑا رہی تھی۔

"کنول؟ ایک سیکنڈ۔۔ تمہیں کس بات کا اتنا غرور ہے؟ ہاں؟ تمہیں کیا لگتا ہے جس کے پاس دولت نہیں وہ انسان نہیں ہیں؟"

"کیا غریب لوگ تمہاری نظر میں دوستی کے لائق نہیں ہیں؟ "

"کس بات پر تمہیں اتنا فخر ہے ہاں؟ بولو؟؟ "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کبھی ایان، تو کبھی مریحہ۔۔ تمہارا جب دل چاہ رہا ہے جس کو دل چاہتا ہے بے عزت کرنے لگتی ہو آخر"

"کیوں؟ چاہتی کیا ہو تم؟

سمیر ہاتھوں کو ہوا میں لہراتا اس سے سوال پر سوال کر رہا تھا جسے وہ خالی خالی آنکھوں سے تک رہی تھی۔

میں ایان سے اپنی انسلٹ کا بدلہ لینا چاہتی ہوں بس!" وہ دوٹوک انداز میں بولی "

کونسی انسلٹ، کس بات کا بدلہ ہے یہ" سمیر اس کی بات پر ہکا بکا رہ گیا، جو اسے آج تک معلوم ہی نہ تھی۔"

اس نے میری کئی بار انسلٹ کی ہے، وہ دو کوڑی کا انسان صرف اس وجہ سے میرے سے بات کر سکتا ہے "

کے وہ تمہارا دوست ہے سمیر، ٹوور پر اس نے سب کے سامنے میری جو بے عزتی کی تھی، میں کبھی بھول ہی نہیں سکتی، اور میں اسے سب کے سامنے بے عزت کرونگی، اسے ابھی اندازہ نہیں اس کتے کا کس لڑکی سے

"پالا پڑا ہے

کنول اپنی شہادت کی انگلی آگے کئے سمیر کو دھمکانے کے انداز میں بول رہی تھی، اس کے ذہن میں اس وقت ڈیبیٹ کا پٹیشن کا منظر گھوم رہا تھا۔

ڈیبیٹ کا پٹیشن جیتنے پر ہال میں گونجتی تالیاں اسے اپنی تذلیل کا احساس دلاتی رہی تھیں، اسے ہر اس شخص سے نفرت محسوس ہو رہی تھی جو اس وقت ایان کی جیت پر خوش ہوا تھا، پورا ہال تالیوں کی گونج سے گویا اسے زمین میں دھنسا رہا تھا، منہ نیچے جھکائے بیٹھی وہ اپنے دانت پیس رہی تھی۔ اپنے ایک جانب سے سمیر کی تالیاں جہاں اسے ہتھوڑے کی مانند خود پر پڑتی محسوس ہو رہی تھیں ادھر دوسری طرف کرسی پر بیٹھی مریحہ کی خوشی سے اکڑی گردن اور چہرے پر بھرپور مسکان جسکے ساتھ وہ ایان کی جیت کو سراہ رہی تھی۔ تب ہی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے فیصلہ کر لیا تھا کے اب ایان کے ساتھ مریحہ سے بھی بدلہ لینا ہے۔ مریحہ کی عامر کے ساتھ تصاویر جہاں ایان کو اس سے بدزن کرنے کے لئے لی تھیں، وہ اب کسی اور استعمال میں لانے والی تھی۔



کنول "اس کی تمام باتیں سن کر سمیر نے تحمل سے اس کی طرف نظریں اٹھا کر اس کا نام پکارا"

"یہ جو میرا دوست ایان ہے نہ۔۔"

وہ جتاتے ہوئے تند لہجے میں بولنے پر آ چکا تھا۔

اسے تم لوگوں نے ابھی تک بہت ہی فائن۔۔۔ بلکہ فائنیسٹ روپ میں دیکھا ہے" وہ لمحے بھر کے لئے "

کہہ کر رکا آنکھوں میں انتہا کی گہرائی سمیٹے وہ آواز کو اوپر نیچے کرتے مانو کسی طوفان کا تعارف کروا رہا تھا۔

کنول کی آنکھیں حیرت سے پھیل رہی تھیں تو پیشانی پر نا سمجھی میں بل امڈ رہے تھے۔

"اور یہ۔۔ کیا کہا تھا۔۔"

"دو کوڑی کا انسان؟"

"دو کوڑی کا انسان کہہ رہی تھی نا"

یہ جسے تم 'دو کوڑی' کا انسان کہہ رہی ہو، یہ جس دن۔۔۔ اپنے آپ میں واپس آ گیا۔۔" سمیر یہ کہہ کر"

خاموش ہو گیا۔۔ چہرے پر انجان سی چمک دوڑ گئی

کیا۔۔" وہ نا سمجھی میں ماتھے پر شکن گہرے کئے سمیر کی جانب دیکھ رہی تھی "

جس دن اپنے آپ میں آ گیا۔۔۔۔۔" طنزیہ کہتا ہوا اپنا جملا ادھورا چھوڑ کر خاموش ہو گیا۔"

تم نے اس کی چھوٹی سی جھلک تو تب ہی دیکھی تھی جب یونی کے کچھ لڑکے تمہارے پیچھے پڑے "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھے۔۔۔"کچھ دیر خاموش رہ کر وہ دوبارہ بولا۔

"سو۔۔بی کیئر فل،ہو آر یو ڈیلنگ ودھ "



So, be careful who are you dealing with.

وہ،منہ کھولے سمیر کی باتیں سن رہی تھی،اور چہرے پر ابلتا ہو غصہ چہرے کے ہر اعضاہ سے امڈ رہا تھا۔۔سمیر ایک گہری خاموش کلاس میں یہ باتیں کرتا کنول کے بازو پر تھپک کر باہر چل پڑا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کنول کسی حسود کی طرح جلاپے میں ناک پھلاتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔قدم اب کچھ دور کھڑے حاشر کی طرف تھے جو اپنی زک پر ماتم کنعاں ایک کونے میں کھڑا سگریٹ پھونک رہا تھا۔یہ زک یہ مات دراصل کنول کی بھی اتنی ہی تھی جتنی حاشر کی اور اس کا ہر اٹھتا قدم اور مریحہ کے جملے کانوں میں گونجتے اس کے اندر عداوت کی آگ کو مزید بھڑکا رہے تھے۔

وہ جب حاشر کے قریب پہنچی تو وہ پشت اس کی طرف کیے سگریٹ کے ساتھ ساتھ خود بھی جل رہا تھا فرق صرف اتنا تھا کہ سگریٹ راکھ ہو کر زمین پر گر رہی تھی پر اس کا راکھ ہونا بظاہر نظر نہیں آرہا تھا۔

" اپ سیٹ ہونے کی ضرورت نہیں ہے،یہ پہلی بار ہوا ہے،اور آخری بھی۔"

کنول کی تیکھی سی زہر اگلتی آواز پر حاشر حیرت سے پلٹا اور پھر کنول کو حیرت انگیز نظروں سے دیکھا۔جن میں اس کی بات کی نا سمجھی کے آثار واضح رقم تھے۔

"میں ایان کی بات کر رہی ہوں"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی ناسمجھی کو دیکھتے ہوئے کنول نے وضاحت دی ۔ جس پر وہ اور حیرت میں مبتلا ہوا۔

"اوہ اچھا۔۔پر تم تو اس کی۔۔۔۔"



کنول نا مطبوعی سے ناک چڑھاتے ہوئے اس کی بات کے پورا ہونے سے پہلے ہی گویا ہوئی

" فرینڈ نہیں ہوں میں اس کی،انفیکٹ میں ایسے شخص کی فرینڈ بننا پسند بھی نہیں کرتی "

اس کے الفاظ اس کے اندر کے زک اور جلاپے کا منہ بولتا ثبوت تھے۔

" "میں سمجھا نہیں،وہ تو آپکے گروپ کا نا؟

حاشر اب بھی ناقابل یقین نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔کنول کی کچھ دن پہلے ایان پر ہونے والی عنایتوں سے کون نہیں واقف تھا۔

"ہاں گروپ کا ضرور ہے،مگر لیول کا نہیں"

کنول کے چہرے پر ناگواری عیاں تھی،حاشر اب بغور اس کے تیور جانچ رہا تھا۔

" آپ کیوں ایسا سب بول رہی ہیں اس کے بارے میں "

اگلا سوال پوچھا،اب وہ مکمل طور پر کنول کی طرف متوجہ تھا

کیوں کے یہ ان غریب لوگوں میں سے ہے جو اپنی اوقات بھول جاتے ہیں،ذرا بڑے لوگوں کی صحبت کیا" مل جائے،خود کو انہی میں گن لیتے ہیں،ان پر ذرا سا ترس کھا کر ساتھ کیا بٹھالو خود کو ہمارے برابر سمجھنے لگتے ہیں۔"

کنول گردن کو تان کر دانت پیستے ہوئے کہہ رہی تھی۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میں سمجھا نہیں تمہاری بات،اور یہ سب تم مجھے کیوں بتا رہی ہو"

حاشر نے سگریٹ کو انگلیوں کی گرفت سے آزاد کیا اور پاؤں کے نیچے رکھ کر پاؤں کو گھماتے ہوئے مسل ڈالا۔

"کیوں کے میں جانتی ہوں،اس وقت تم ایان کے لئے کیا سوچ رہے ہو۔۔۔۔"

کنول نے معنی خیزی سے کہا

"مطلب، کہنا کیا چاہ رہی ہو تم؟"

حاشر نے بھنویں اچکائے سوال کیا

"آج جو کچھ ہوا ہے،اس سے تمہارے اوپر سے ان بیٹ ایبل کی چھاپ مٹ گئی ہے، رائٹ؟اور تم یقیناً اس بات کو بھولنے والے تو ہو نہیں۔۔۔۔ مگر، ہم ساتھ مل کر کچھ ایسا کر سکتے ہیں کے تم اسے بری طرح بیٹ کر سکو گے، بلکہ نہ صرف بیٹ، بلکہ اپنی اس بار کی شکست کو اس کی شکست بنا سکتے ہو"

کنول نے کندھے اچکائے ، پر سوچ کہا

"ہاں وہ تو چاہتا ہوں اور ان شاءاللہ کروں گا بھی، ویسے مجھے ان باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ آئی نو ایم دی بیسٹ سٹوڈنٹ آف دس سیشن"

حاشر نے گھمنڈ سے گردن کو تانے تمسخرانہ مسکراہٹ سجائی

"یس آئی سٹرونگلی ایگری، پر ایان کی آج کی ڈیبیٹ اور جیت نے تمہیں ہلا دیا ہے اندر سے میں جانتی ہوں، اور اس ڈیبیٹ میں جس نے اس کا ساتھ دیا ہے اسے بھی۔۔۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کنول نے معنی خیز انداز میں کہا تو حاشر کا چہرہ ایک دم سے بے رونق ہوا۔ کنول اس کے چہرے کے بدلتے رنگ سے خوش ہوتی ہوئی رازدانہ انداز میں آگے بڑھی۔

مجھے اس سے بدلہ لینا ہے اور اگر تم بھی میرا ساتھ دو تو اسے ہم پوری طرح منہ کے بل پٹخ سکتے ہیں۔۔۔۔"

دیٹ پوور مین ودہز لیم ایکٹس۔

کنول نے استہزائیہ کہا، حاشر اس کی بات پر کچھ دیر پر سوچ اسے دیکھتا رہا پر گہری سانس باہر انڈیلتا سینے پر ہاتھ باندھ کر گویا ہوا۔

"ہمممم تو کرنا کیا ہوگا؟ "

" ؟"وہ میں تمہیں بتاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔سو۔۔فرینڈز

کنول نے بڑے وثوق سے ہاتھ آگے بڑھایا۔

"فرینڈز"

حاشر نے بھرپور انداز میں مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ کو تھام لیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سمیر فرطِ خوشی میں آگے بڑھا کمر سے دبوچ کر اسے اوپر اٹھالیا، اس وقت کئی لوگ اسے گھیرے کھڑے جیت پر مبارکباد دے رہے تھے۔

"ارے۔۔اتار۔۔اتاریاااار۔ سمیر ہاہاہا"

چھا گیا آج تو میری جان تُو چھا گیا۔۔" بمشکل وہ ایان کو اٹھائے گول گھوم رہا تھا، پاس کھڑے سب لوگوں "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کے چہروں پر خوشی عیاں تھی۔

دور کھڑی مریحہ یہ منظر دیکھ کر مسکرا رہی تھی، حقیقتاوہ جتنی ایان کی جیت سے خوش تھی، کنول کی باتوں سے اتنی ہی گہری چوٹ اس کے دل کو پہنچی تھی، اور آج وہ خود کو بہت اکیلا محسوس کر رہی تھی، جس کی اول وجہ ایان سے دوری تھی، یہ وہی دوری تھی جو مریحہ نے خود قائم کی تھی۔

اب کر لینی چاہئے بات۔۔بہت ہوا" وہ دل میں عزم کر چکی تھی، قدم ایان کی جانب اٹھ رہے تھے۔ "

ایان۔۔مریحہ۔۔" سمیر نے ایان کے عقب سے مریحہ کو آتا دیکھ دھیمے سے کہا۔ "

کہاں؟" ماتھے پر بل ڈال کر ایان نے پوچھا۔۔"

وہ، پیچھے سے ادھر ہی آ رہی ہے۔۔۔" سمیر نے ایان کی اوٹ سے ایک نظر مار کر مریحہ کو دیکھ کر بتایا۔ "

مبارک باد دینے آ رہی ہو گی اور کیا۔۔" ایان نے بے رخی اپناتے ہوئے کہا اور جلدی سے جیب سے "

سگریٹ کا پیکٹ نکال کر ایک سگریٹ سلگا لی۔۔

ہاہاہا۔۔ابے یار نا کر، جان بوجھ کے اس کے سامنے پی رہا ہے۔۔" سمیر اس کے اچانک سگریٹ جلانے پر "

بات کو سمجھتے ہوئے بولا

ہائے گائز۔۔۔" مریحہ نے چہکتے ہوئے قریب پہنچ کر ان کو مخاطب کیا۔ جس پر سمیر ایان کی اوٹ سے "

نکل کر مسکرایا" ہائے مریحہ" ایان نے سرسری سہ چہرہ پیچھے گھمایا اور واپس سمیر کی جانب پھیر لیا۔

سمیر کا یوں نظر انداز کرنا وہ اسے ایک لمحے کے لئے نہایت ناگوار گزرا، لیکن اگلے ہی لمحے وہ خود کو نارمل کر گئی، پچھلے کئی دنوں سے وہ بھی اسی طرح ایان کو نظر انداز کئے ہوئے تھی، البتہ ایان کچھ دن تو یونی سے آف



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رہا پھر جب آیا بھی تو خود سے کوئی بات نہیں کی۔

ہائے ایان۔۔" لہجے کو شائستہ کئے وہ ایان سے مخاطب ہوئی"

کانگریچولیشن آن یور" اسے متوجہ کر کے مبارک باد دے رہی تھی کے وہ پلٹا۔"

منہ میں سگریٹ دبائے ناک سے دھواں اڑاتا اس کا چہرہ جوں ہی مریحہ کی جانب گھوما، مریحہ کی منہ میں الفاظ اٹک گئے۔ وہ اپنی بات پوری کرنے سے پہلے ہی رک گئی۔

اس نے تو سگریٹ چھوڑ دی تھی نہ۔۔"دل میں سوچتی وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی "

آن یور؟"ایان نے جملہ دہرا کے مطلوبہ نظر اس کی آنکھوں میں ڈالی جس پر وہ ہچکا کر رہ گئی"

آئی مین۔۔ کونگریٹز آن یور۔۔۔آن دِس ونڈرفل وکٹری"وہ چن چن کر الفاظ ادا کرتی ایان کے چہرے پر" موجود سگریٹ اور دھواں اڑاتا اسے دیکھنے سے الجھ رہی تھی۔۔

او، تھینکس" وہ مسکرایا پھر ایک دم سنجیدہ ہو گیا جیسے اس کی مسکراہٹ کوئی گناہ ہو۔ "

مریحہ کے انداز سے صاف ظاہر تھا کے وہ مزید کچھ بات کرنے والی ہے۔

چل بڈی، پھر ملتے ہیں، مجھے کام ہے"مریحہ کی جانب سے مزید کوئی الفاظ وصول کرنے سے پہلے ہی وہ " سمیر کی طرف مڑا اور ہاتھ بڑھا کر بولا۔

سمیر ہاتھ ملاتے ہوئے اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا وہاں مریحہ کا منہ حیرت سے کھلا رہ گیا، دونوں اگلے لمحے اسے دھواں اڑاتے جاتا دیکھ رہے تھے۔

مکمل تاریک رات میں بھرپور روشن گراؤنڈ کے وسط----------




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے بال اٹھی ایک اونچائی تک پہنچ کر لمبا فاصلہ طے کرتے اب گراؤنڈ سے باہر کی جانب جاتی نظر آ رہی تھی، تماشائیوں کے شور کے ساتھ اب، گردنیں گھومتی اور نظریں بال کے تعاقب میں گراؤنڈ سے باہر کی جانب جا رہی تھیں۔ایک جشن کا سما تھا جبکہ گراؤنڈ میں تماشائیوں کے درمیان بیٹھے یہ دو وجود اپنی باتوں میں مگن تھے۔وہ دونوں سمیر کے گھر کے نزدیک ایک کرکٹ گراؤنڈ میں میچ دیکھ رہے تھے جہاں سمیر نے اسے بات کرنے کی غرض سے بلوایا تھا۔

" حاشر تیرے خلاف ہے، پھر وہ لڑکے جنہیں تم نے پیٹا، پھر عامر یعنی کنول کا کزن، کنول خود، پھر حاشر کے ساتھ گھومنے والے اس کے چمچے، پھر کنول نے اور بھی پتہ نہیں کس کس کو کھڑا کر لیا ہو گا جو ہمیں پتہ ہی نہیں۔۔۔تو اتنے مزے سے کہہ رہا ہے کچھ نہیں ہو گا؟؟؟؟"

سمیر انگلیوں پر نام گنتا ان تمام لوگوں کے بارے میں بتا رہا تھا جنہیں کنول اس کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش میں اپنے ساتھ ملا رہی تھی۔وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا کرسی سے ٹیک لگائے گراؤنڈ میں خالی نظروں سے گھور رہا تھا۔

"کنول تو اپنے ڈیبیٹ والے پلان کی ناکامی پر بپھر گئی ہے بری طرح، مگر میں اسے تیرے بارے میں بہت کچھ بول بچن کر کے ڈرا کر آیا ہوں" سمیر نے گراونڈ پر نظر ڈالی اور دوسری ایان کے چہرے پر جہاں بدستور سناٹہ تھا۔

سمیر نے ایک گہری سانس لی اور موبائل میں ایک ویڈیو کھول کر ایان کے سامنے کی۔ویڈیو دور سے بنائی گئی تھی مگر اس میں کنول، حاشر کے ساتھ رازداری سے باتیں کرتی واضح تھی۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یعنی وہ میرے ڈیبیٹ جیت جانے کو بھی اپنی ہار تسلیم کر رہی ہے؟ کیوں کہ اس نے ڈیبیٹ میں حاشر کے خلاف میرا نام درج کروادیا تھا؟"

ہاں بلکل "وہ فکر مند تھا"

اور مریحہ سے بھی لڑائی کی، پھر تجھے بھی باتیں سنائیں، پھر حاشر کے ساتھ کچھ ڈسکس کر رہی تھی، پھر وہ لڑکوں سے بھی ملی۔۔۔؟" کچھ لمحے یوں ہی پر سوچ انداز میں غیر مرئی نقطے پر نظر جمائے رکھنے کے بعد ایان سوچتے ہوئے سمیر سے اسی کی باتوں کی تصدیق کر رہا تھا۔

ہمم کیا سوچ رہی ہے یہ آخر۔۔۔ کیا کرنے جا رہی ہے۔۔۔" ایان زیرِ لب بول رہا تھا"

" ہاں نہ، کچھ بڑا پلان کر رہی ہے "

مسئلہ یہ ہے، مریحہ کے ساتھ کوئی گیم نہ کر جائے۔۔۔" ایان نے ماتھے پر شکن لئے پر سوچ انداز میں بول رہا تھا

اور مجھے بھی دھمکی لگادی ہے کے مجھے بھی نہیں چھوڑے گی، ڈر لگ رہا ہے ایان مجھے۔۔۔" سمیر طنزیہ کہا"

اور ایان کا بازو تھام کر اس کو اپنے سینے سے لگا کر مصنوعی خوف سے بچنے کے انداز میں ایان کے سینے میں چھپنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

دونوں کا قہقہ بلند ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے" حاشر نوٹس میں سر دیئے لائبریری میں بیٹھا تھا، گہری نگاہ اس پر ڈالی۔"




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یونی ورسٹی کے اتنے عرصے میں بمشکل کبھی کنول سے اس کی بات ہوئی تھی مگر جب سے 'ایان-حاشر' جنگ چھڑی تھی وہ ہر دوسرے موقع پر حاشر کے ساتھ موجود ہوتی تو کبھی یونی کے بعد اس کے ساتھ ہو ٹلنگ کرتی۔یوں اس کی بے چینی اور ایان سے بدلے کی آگ کا اندازہ وہ خوب لگا چکا تھا۔

ہاں کنول، کیا اپڈیٹ ہے؟"وہ کنول کے لئے کرسی پیچھے کر کے اپنے قریب کھینچتے ہوئے بولا"

حاشر میں نے پتہ لگوالیا ہے، وہ کچھ بھی نہیں بس اپنے محلے کا 'بھائی' ٹائپ کا لڑکا ہے اور سب اس سے یوں" ڈرتے ہیں کے وہ مار دھاڑ میں بہت آگے آگے رہتا ہے، لیکن ہم اس کا ایسا بندوبست کریں گے کے ساری بھائی گیری نکل جائے گی"کنول نے رازداری سے حاشر کو ایان کے بارے میں آگاہ کیا، یہ تمام تفصیل وہ کالج کے ایک لڑکے کو ایان کے پیچھے لگا کر حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی تھی۔

کھڑی کیوں ہو؟ بیٹھو نا، کیا صرف ایان کی ڈیٹیلز دینے آئی ہو؟"وہ کرسی پر نظر ڈال کر ایک نظر کھڑے" کھڑے جزبات میں بتاتی کنول کی جانب دیکھ کر بولا۔

وہ بلا جھجک ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

وہ رہتا کہاں ہے اور کس ٹائپ کی فیملی سے ہے؟"حاشر نے مزید تفصیل جاننا چاہی "

پتہ نہیں کسی چھوٹی موٹی جگہ پر رہتا ہے، مجھے نام بتایا تھا اس لڑکے نے مگر مجھے نام بھی نہیں یاد بس لیکن " اتنا پتا ہے وہ کوئی عجیب سے علاقے میں رہتا ہے، اور تو اور وہ کوئی خاص فیملی سے نہیں اینوئی کسی لوور کلاس "سے ہے

پھر تو سمجھو کام ہو گیا، اس سے ایسا بدلہ لینگے کے وہ تو کیا اس کی نسلیں یاد رکھیں گی"حاشر نے معنی خیز "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انداز میں کہااور گہری نگاہ کنول کے اوپر ڈالی جواس وقت حاشر کے اتنا قریب بیٹھی تھی کے کرسی پر دونوں کے گھٹنے آپس میں ٹکرا رہے تھے۔۔



تھینک یو سووووو مچ حاشر۔۔تم سے مجھے اتنی امید نہ تھی مگر تم سب سے بڑھ کر نکلے "کنول نے تشکر" بھری آنکھوں سے مسکرا کر دیکھا،جواباً حاشر کی مسکراہٹ بھی گہری ہوئی

تو۔۔ سمیر؟وہ تمہارا ساتھ نہیں دے رہا؟"حاشر نے کنول کی آنکھوں میں جھانک کر پوچھا "

وہ۔۔۔وہ تو بس۔۔کیا بتاؤں۔۔۔"کنول نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا "

نو پرابلم ڈیئر،میں ہوں نہ اب، تمہیں کوئی فکر کرنے کی ضرورت نہیں"کنول کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں "

لے کر اس کی آنکھوں میں جھانک کر دیکھا جہاں ایک اعتماد کی روشنی پھوٹتی نظر آئی اور یوں اس نے کنول کے ہاتھوں پر گرفت مظبوط کر کے بھرپور اعتبار جتایا

جواباً کنول کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ امڈ آئی تو اس کی ہتھیلی کی پشت کو اپنے ہونٹوں تک لے آیا اور چوم "کر اپنی گود میں رکھتے ہوئے گویا ہوا"اینی تھنگ فار یو ڈیئر

کنول کی نظر میں یکایک سمیر کا چہرہ گھوم گیا جو یہ تمام حق محفوظ کئے ہوئے تھا۔

ایان سے دشمنی اور سمیر سے اس کا ساتھ دینے کے جرم میں وہ سمیر سے بات تقریباً ختم ہی کر چکی تھی اور یوں اب وہ حاشر کے قریب ہوتی جا رہی تھی،جہاں سے اسے مثبت جواب آ رہا تھا۔

حاشر کا تعلق بھی ایک امیر گھرانے سے تھا جس کا علم کنول کو اس سے تعلق قائم کر کے ہوا تھا اگرچے اسے کبھی اس سے پہلے اتنا زیادہ نوٹ ہی نہیں کیا تھا مگر اب دونوں کافی حد تک قریب ہو گئے تھے۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک بات یاد رکھنا ایان احمد! بلی کا بچہ کبھی بھی شیر کی اولاد نہیں بن سکتا۔۔۔ کیونکہ اس کے مقدر میں عمر بھر گلی کوچوں میں پھرنا لکھا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جنگل کا راجا بننا نہیں!"

"سمجھے تم" کلاس ختم ہونے کے بعد وہ تیز قدم چلتا پارکنگ کی طرف بڑھ رہا تھا کے اپنے عقب سے ابھری آواز پر رکا۔

چابی کو ہاتھ میں تھامے وہ کنول کی بات سن کر مسکرایا اور بہت تحمل سے پلٹ کر اس کی جانب سینے پر ہاتھ باندھ کر دیکھنے لگا

"لگتا ہے، اپنی ہار کے ساتھ ساتھ حاشر کی ہار بھی برداشت نہیں ہوئی، جب ہی غصے کا یہ عالم ہے، ریلیکس۔۔ ایک چھوٹی سی ڈیبیٹ ہی تو ہارا ہے تمہارا 'نیا دوست' اس میں اتنا پریشان ہونے کی کیا بات ہے"

ایان نے تمسخر سے سر جھٹک کر کہا تو کنول کو ذلت آندھی اپنی جانب چلتی محسوس ہوئی۔

"پریشان؟ ہنہ"

"سمیر کی مدد سے یہ کامپیٹیشن جیت کر تم خود کو کیا سمجھ بیٹھے ہو؟ ابھی تو یہ کھیل شروع ہوا ہے۔۔۔" فخر سے کہتی گردن اٹھا کر وہ اپنے ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے بولی

"ہاہاہا۔۔ کھیل تو تم بہت پہلے سے شروع کر چکی ہو، وہ تو میں اب میدان میں اترا ہوں" ایان کی ہنسی میں جواباً سکون جھلکا تھا۔

"کھلاڑی تو تم بہت پہلے سے بنے ہوئے ہو، تب ہی مریحہ جیسی بیوقوف لڑکی کو اپنے جال میں پھنسا چکے





CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہو۔۔۔"کڑے تیور لئے وہ پُر طنز لہجے میں بولی، لہجے میں نفرت جھلک رہی تھی تو نظریں ایان کے وجود پر اوپر سے نیچے تک گزاری تھیں۔

"نہ نہ نہ نہ، ایسا نہیں۔ایسا نہیں ہے۔مریحہ میری پسند ہے اور اپنی پسند کو پانے کے لئے میں نے نہ کوئی غلط قدم اٹھایا نہ کوغلط راستہ اپنایا، میں نے وہی کیا جو مجھے کرنا چاہیئے تھا، اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا تو یہ اس کی مرضی اور چوائس ہے جسے میں نے قبول کر لیا ہے"کنول کی بات پر انگلی اور سر نفی میں ساتھ ساتھ ہلاتے ایان نے انکار کیا اور قدم بڑھا کر ایک چکر کنول کے گرد گھومتے جواب دیا

"پسند تو تمہیں بہت کچھ ہے، کہیں حسن تو کہیں دولت۔۔۔"کنول نے دولت پر زور دیتے ہوئے ایک قدم بڑھا کر حقارت سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا

"مگر تم دیکھنا، میں تمہیں کہاں لا کر پھینکوں گی تم اٹھ بھی نہیں پاؤ گے"مریحہ نے دانت پیس کر انگلی ہوا میں ایان کے چہرے کے بلکل سامنے کر کے کہا

"اچھی بات ہے۔۔اچھی بات ہے۔"ایان نے رک کر قہقہ لگایا۔۔

"تو پھر لومڑی کو اس کی چالیں چلنے دیتے ہیں، کے جنگل پر راج تو بہر حال لومڑی بھی نہیں کر سکتی۔"انتہائی طنزیہ لہجے میں کہنے کے بعد وہ پلٹا اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لفٹ آفس کے آٹھویں فلور پر آ کر رکی، مریحہ کسی نئی اور انجان جگہ کی مانند دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی رسیپشن پر پہنچی اور ایان کا پتہ پوچھا۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایان۔۔وہ تو پچھلے چار دن سے نہیں آرہے،ان کی جگہ یہاں دوسرا بندا موجود ہے،آپ ان سے ڈاکومنٹس" بھجوادیں،کہاں بھجوانے ہیں؟"رسیپشنسٹ نے ایان کا بتا کر مریحہ کے ہاتھ میں ڈاکومنٹس کی جانب دیکھتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر کہا۔

وہ نہیں آرہے؟"مریحہ کی آنکھیں حیرت سے قدرے کشادہ ہوئیں تو پریشانی کے بل ماتھے پر جگہ کر " گئے۔

کچھ معلوم ہے کیوں نہیں آرہے؟"اپنے سوال پر دوسرا سوال بے ساختہ پوچھ ڈالا،اس کی مسکراہٹ " غائب ہوچکی تھی۔

جی ان کا دوسرے ڈپارٹمنٹ میں ٹرانسفر ہوا ہے اور وہ دوسرے آفس میں بیٹھ رہے ہیں"مریحہ کے " سوال اور تشویش کو جان گئی تھی،حیرت سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے جواب دیا،گویا آنکھوں سے یہ سب پوچھنے کی وجہ معلوم کررہی ہو۔

اوہ اچھا۔۔ٹرانسفر ہوگیا ہے اس کے انداز پر مریحہ خود کو فوری طور پر نارمل کرتی مسکرا کر بولی۔"

جی"مشتبہ نظروں سے مریحہ کو دیکھتی بولی"

اوکے تھینکس"مریحہ شکریہ کہتی افسردگی سے پلٹ گئی۔ "

"کچھ سوچ کر پھر موبائل نکالا اور ایان کے نمبر پر میسج کیا"مجھے تم سے ملنا ہے،ابھی میسج اگلے ہی لمحے ریڈ ہوگیا تھا،مگر جواب کے کوئی آثار نہ تھے،وہ دھیمے دھیمے قدم آٹھاتی لفٹ کی جانب چل پڑی۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نظریں موبائل پر مرکوز تھیں تو سکرین پر ایان کا نام اور تصویر۔

لفٹ کا بٹن دبا کر وہ انتظار میں کھڑی تھی، سوچوں میں گم، اگلا میسج کرنے کا سوچ رہی تھی

ایک مان سا تھا کہ وہ فوراً اس سے ملنے کی رضامندی ظاہر کرے گا، وہ جو اس سے ملنے کے لئے بیتاب رہتا تھا، جو ہر مشکل میں اس کے ساتھ ہر پل کھڑا رہتا تھا، وہ جو اس کے میسج پر فوراً کال کرتا اور منٹوں میں حاضر ہو جاتا ، وہ جو 10 لوگوں کے بیچ مریحہ کی پکار پر سب سے سلسلہ کلام منقطع کر دیتا تھا، وہ جو پورے یونی گروپ میں سب کی مسکراہٹوں کے بیچ مریحہ کا چہرہ دیکھنے تک اپنی مسکراہٹ روکے رکھتا، وہ جو غیر ارادی طور پر کہیں نظر پڑ جانے پر واپس پلٹ کر ضرور دیکھتا، اس کی مسکراہٹ اس کے ساتھ گزرا ہر لمحہ وہ یاد کر رہی تھی کے موبائل سکرین پر اس کی آنکھ سے روٹھا قطرہ آن پڑا اور عین اسی لمحے لفٹ کی آمد پر بیپ بجی۔

وہ غیر ارادی طور لفٹ کے کھلتے ہی قدم آگے بڑھاتے نظریں اٹھانے لگی کے سامنے سے کوئی شخص لفٹ سے باہر نکلتا محسوس ہوا

اس نے ایک لمحہ رک کر نظریں اوپر کو اٹھائیں۔

اس لمحے اس کا اگلا قدم وہیں منجمد ہو گیا۔

کوٹ پینٹ پر ٹائی لگائے اعلیٰ قسم کا پرفیوم جس کی خوشبو مریحہ کے ناک سے ہوتی اندر تک اتری تھی وہ شخص سامنے موجود تھا، مریحہ کو دیکھ کر وہ بھی ایک دم ٹھٹک گیا، پھر اگلے ہی لمحے چہرے پر مسکان دوڑا دی۔

آپ پ پ پ؟ یہاں؟؟؟" حیرت سے مریحہ کے منہ سے نکلا تو انگلی ہوا میں معلق رہ گئی۔"




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆مریحہ گھر آئی تو دل کی عجیب حالت ہو رہی تھی،ایان یونی ورسٹی میں بھی غیر حاضر تھا،آفس سے ایان کے ٹرانسفر کی خبر نے اسے بے چین کر دیا تھا۔آفس میں عامر کی آمد اور ایاز آدمانی صاحب سے ملاقات کی وجہ وہ سمجھنے سے قاصر تھی، جلدی کی وجہ سے نہ ہی کوئی خاص بات عامر نے خود اسے بتائی تھی،نہ ہی اسے خود اب عامر سے کچھ زیادہ پوچھ گچھ کرنے کا شوق۔

وہ اپنے روم میں مدھم لائٹ کی روشنی میں بیٹھی سوچ وبچار میں تھی کے موبائل کا خیال آتے ہی اپنے بیگ کی جانب لپکی۔

اگلے لمحے وہ اپنے بیڈ پر دوزانو بیٹھے ایان کا نمبر ڈائل کر رہی تھی۔مگر اس کی حیرت کی انتہاء نہ رہی جب ایان کا فون بند پایا۔

اسے اپنے پاس سے سب کچھ دور ہوتا محسوس ہونے لگا۔

مریحہ کو اس وقت خود پر شدید غصہ آرہا تھا جس کی وجہ سمجھنے سے وہ قاصر تھی،البتہ جو وجہ وہ محسوس کر پائی تھی وہ ایان کی ناراضگی نہ تھی بلکہ اس کا یوں غائب ہو جانا تھا۔جس کی ذمہ دار وہ خود کو ہی ٹھہرا رہی تھی۔

ایک بار پھر فون اٹھا کر سمیر کا نمبر ڈائل کیا۔

ہیلو مریحہ "دوسری طرف سے کال اٹھاتے ہی آواز آئی۔"

یہ ایان کہاں ہے؟اس کا نمبر بھی بند ہے "لہجے میں اضطراب عیاں تھا،سمیر کے کال اٹھاتے ہی بنا کسی " سلام دعا کے پوچھا۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یار وہ پتا نہیں کہاں ہے، میرا ابھی رابطہ نہیں ہو پایا" دوسری جانب جواب یوں ملا جیسے اس جانب بھی یہی پریشانی ہو، سمیر کا جواب سن کر مریحہ کے کندھے ڈھلک گئے۔



اوکے "کہہ کر کال منقطع کر دی۔"

نظریں ایک بار پھر واٹس ایپ پر موجود ایان کی ڈسپلے پک پر اٹک گئیں جسے وہ پر سوچ سی دیکھ رہی تھی۔

اگلے لمحے واٹس ایپ پر ایان کے نمبر پر کال جا رہی تھی، چونکہ مریحہ کا وہ میسج جو اس نے آفس سے واٹس ایپ پر کیا تھا، ایان نے دیکھا تھا۔

کال مسلسل جا رہی تھی لیکن دوسری جانب سے جواب کے کوئی آثار نہ تھے۔ مریحہ کا سر ڈھلک کر بیڈ کے سرہانے سے لگ گیا، وہ پھیکی پڑ گئی۔

اسے خود پر شدید سے شدید تر غصہ آ رہا تھا اور ساتھ ہی کنول پر بھی جس نے ایان سے دور کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔

کچھ وقفے کے بعد ایک بار پھر واٹس ایپ پر کال ملائی مگر اس بار اس کی حیرت کی انتہاء نہ رہی جب دوسری جانب بیل بھی نہیں جا رہی تھی۔

اس کا مطلب ہے اس نے انٹرنیٹ آف کر دیا ہے" حیرت سے موبائل اسکرین کو دیکھ کر وہ افسوس کے مارے اس نے کندھے اچکائے اور چہرہ ہتھیلیوں کے پیالے میں گرا دیا۔

ایان کے ساتھ گزرا وقت کسی فلم کی طرح آنکھ کے پردے پر چلنے لگا، کبھی نچلے لبوں کو افسوس سے اچکاتی۔ کبھی ندامت سے گردن کو نفی کی صورت ہلاتی تو کبھی گہری سانس بھر کر خارج کرتی۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنا آپ اسے ندامت اور افسوس کی گہرائیوں میں ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا۔

تب اسے ایان کے پروپوزل اور اس کے الفاظ تخیل میں سنائی دیئے اور اس کے چہرے پر انجان سی مسکان ابھر آئی، یوں جیسے دل میں کچھ ڈوب کے ابھرا ہو۔



☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یار کہاں ہے تو، کب واپسی ہے؟" سمیر کی چھٹی بیل پر اس نے کال ریسیو کی موبائل کو کان سے لگا کر" کندھے سے ٹکایا اور ہاتھ میں موجود فائل پر پین دوبارہ چلاتے ہوئے مصروف سے انداز میں 'ہیلو' کیا

آج رات کی ہی فلائٹ ہے، بس تھوڑا ارینجمنٹ فائنل ہو جائے، کیوں؟ سب خیر ہے نہ؟" فون پر ایان کی" آواز ابھری ساتھ ہی تشویش بھی

خیر ہی تو نہیں ہے" سمیر نے معنی خیزی سے کہا، ہاتھ اب تھم گیا تھا۔ "

مطلب؟ کیا ہوا" ایان کا لہجہ بھیگنے لگا تھا، فائل بند کر کے موبائل کو ہاتھ میں تھام لیا"

ارے تو پریشان مت ہو، ایسی کوئی بات نہیں ہے، وہ بس مریحہ کی کال آئی تھی، کافی پریشان لگ رہی تھی،" تیرا پوچھ رہی تھی" سمیر نے اس کے لہجے کو بھانپتے ہوئے تسلی دی

کیا کہا تو نے؟" وہ فون کو کان پر درست کر کے لگاتا غور سے سننے کی کوشش کر رہا تھا "

کیا کہتا؟ کے تم سے دور بھاگ رہا ہے؟" سمیر نے چھیڑتے ہوئے ہنس کر کہا"

ہاہاہا، نہیں یہ تو تُو نے نہیں کہا ہو گا یقیناً" دوسری جانب سے ایان کا لہجہ قاعدے میں آیا تو ہنسی ابھری"

میں نے کہہ دیا مجھے نہیں پتا اس کا، کانٹیکٹ نہیں ہوا؟" سمیر کی طرف سے جواب ملنے پر وہ مطمئن سا نظر "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آرہا تھا

صحیح کیا! میرے پاس بھی کال آرہی تھی" ایان نے ساتھ کھڑے آدمی کو ہاتھ کے اشارے سے انتظار کا کہا"



اور فون پر بات کرتے ہوئے ایک طرف چلنے لگا

تیرے پاس؟ کیسے؟ تیرا یہ دبئی کا نمبر اس کے پاس کہاں سے آیا؟" سمیر یہ بات سن کر حیران ہو گیا"

ارے نہیں، واٹس ایپ پر کال کر رہی تھی، میں نے کال پک نہیں کی، پھر نیٹ آف کر دیا" اب کی بار "

ایان کی آواز کچھ صاف اور کھل کر آئی تھی، وہ ساتھ کھڑے بندوں سے دور ہو کر بات کر رہا تھا

بڑا ظالم ہے تو قسم سے یار" سمیر نے افسوس سے گردن ہلاتے کہا"

ظالم نہیں ہوں یار یقین مان، دل ڈوبنے لگتا ہے جب اسے اگنور کرتا ہوں، مگر شاید یہی راستہ منزل کو لے"

جائے گا" ایان نے صوفے پر بیٹھ کر کمر ٹکاتے ہوئے پر سکون ہو کر کہا، نظریں سامنے ہدایت دیتے وقار پر

لگی ہوئی تھیں جو اس میٹنگ اور ایگزیبیشن کی تیاری کے سلسلے میں ایان کے ساتھ دبئی آیا تھا۔

ایان کی کمپنی ایک ایگزیبیشن منعقد کروا رہی تھی جس میں ایک ہفتے پہلے جگہ اور اس مقام کی ارینجمنٹ کے

لئے کچھ لوگ دبئی آئے تھے، سب الگ الگ کاموں اور انتظامات کے لئے مخصوص تھے، ایان بھی اس

وقت اسی سلسلے میں موجود کاموں میں مصروف تھا۔

"منزل؟ کونسی"

منزل۔۔اقرار والی یا پھر انکار والی منزل" سمیر اب اسے چھیڑنے کے موڈ میں لگ رہا تھا، جب ایان محض"

مریحہ کے ذکر پر بات کرنے پر راضی ہوا تھا۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

منزل تو مل چکی ہے آلریڈی انکار والی" سمیر نے اگلی بات خود کہہ دی جسے وہ ایان کے لئے مایوسی کا باعث مانتا تھا۔

"وہ منزل نہیں تھی، وہ منزل سے پہلے ایک موڑ تھا، جہاں سے آگے دو راستے نکلتے ہیں، ایک حقیقی 'اقرار' کا ایک حقیقی 'انکار' کا، اب دیکھنا یہ ہے وہ کس راستے پر ملتی ہے، جس راستے پر پہنچے گی میں قبول کرونگا۔" ایان نے گہری سانس لی پھر سوچ کر بولا، اب وہ ارد گرد کام کرتے لوگوں کو جائزہ لے رہا تھا، شاید اس موقع پر وہ سلسلہ کلام منقطع کرنا چاہ رہا تھا۔

"اگر وہ راستہ 'انکار' کا ہوا تو؟ تُو کہیں دیوداس تو نہیں بن جائے گا؟" سمیر نے ایک بار پھر مزاق میں سوال کیا جس سے اس کے چہرے پر ہنسی ابل آئی۔

مصروفیت کے بناء پر وہ بہت تھکا ہوا لگ رہا تھا۔

"نہیں 'انکار' کا راستہ اسے اس کی دل کی گلی میں بند ہی ملے گا، یہ تیرے بھائی کا اپنے پیار پر غرور ہے" ایان نے آنکھیں بند کر کے ایک گہری سانس کھینچی اور یوں واپس کھول کر سانس خارج کرتے کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تم یہاں بیٹھے ہو حاشر، میں تمہیں کب سے پوری یونی ورسٹی میں ڈھونڈ رہی ہوں، کیا کر رہے ہو اکیلے یہاں" کنول تیز قدم چلتے لائبریری میں داخل ہوئی اور حاشر کو یہاں کتابوں میں مصروف پا کر ارد گرد دیکھا مگر اس وقت لائبریری میں حاشر کے علاوہ کوئی موجود نہیں تھا۔

"تو ایک کال کر لیتی، بیلنس نہیں ہے کیا؟" کتابوں سے سر اٹھا کر سرسری نظر مریحہ کی طرف ڈالی اور لا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پرواہی سے جواب دیا

"اواوو ہیلو۔۔۔یہ جو تمہارا بیکار سانیٹ ورک ہے نہ اس کے سگنل لائبریری میں نہیں آتے، تم بھول گئے یہ بات" حاشر کے کندھے پر چار انگلیوں سے ٹھونک کر اسے ہلاتے ہوئے کہا، جس پر وہ مسکرا کر نظریں کنول کی جانب اٹھائیں، اور کتاب کو بند کر کے خود بھی کھڑا ہو گیا

"تب تو تمہیں بند سگنل پاتے ہی فوراً لائبریری میں آجانا چاہیئے تھا، تمہیں پتا تو ہے میں ادھر وقت گزارتا ہوں" حاشر اپنے ہاتھوں کو سینے پر باندھتے مسکرا کر کہہ رہا تھا

"یار ایک تو تم بہت دماغ لگاتے ہو، ایک معمولی سی بات کا بھی تم کوئی نا کوئی لاجیکل ایسپیکٹ ڈھونڈ لاتے ہو، خیر دفع کرو، یہ بتاؤ تم نے کچھ پلان کیا؟" حاشر کے جواب پر وہ چڑ سی گئی، اپنی ایڑھی کو زمین پر پٹخ کر مصنوعی خفگی اپناتے بولی، جبکہ مقابل ہنوز مسکراتے چہرے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"ہاں اس کی گاڑی کو ٹارگٹ کرنا ہے، لیکن، وہ آج کل آ کیوں نہیں رہا، کچھ پتا چلا؟"

"نہیں یار، وہ سمیر سے ہی پتا چل سکتا ہے، لیکن اس سے میں بات کر ہی نہیں رہی" کنول نے منہ چڑھا کر بولا اور افسوس سے سر کو جنبش دی

"تو مریحہ سے پوچھ لو" حاشر اب اسے ہر بات کا حل وہ دے رہا تھا جس پر وہ جانتا تھا کنول راضی ہی نہیں ہو گی

"مریحہ سے تو میں بات کرنا پسند نا کروں، اوہاں، تم نے اس کی عامر کے ساتھ والی تصاویر سنبھالی ہوئی ہیں نہ؟ جب میں کہوں، وائرل کر دینا، میک شیور، یونی کے ہر موبائل تک وہ تصویریں پہنچنی چاہیئے"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچانک یاد آنے پر وہ حاشر کے سامنے آکر سوال کرنے لگی۔

"ہاں ہاں، رکھی ہوئی ہیں، ویسے ڈارلنگ یہ تم غلط کر رہی ہو، مالی نقصان تک تو ٹھیک تھا مگر یہ۔۔۔۔" حاشر اب افسوس سے گردن کو نفی میں ہلاتے کہہ رہا تھا۔



"ایوری تھنگ از فیئر۔۔۔۔" کنول نے قریب ہو کر حاشر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ادھورا جملا چھوڑا یوں اس کے دائیں کندھے پر اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر گھومی اور اس کے پیچھے آ کھڑی ہوئی۔

"اپنے ہونٹوں کو حاشر کے کانوں کے بلکل قریب لا کر سرگوشی میں جملا مکمل کیا۔ جس میں 'لو' پر زور زیادہ ہی معلوم ہو رہا تھا۔

وہ کہہ کر پیچھے ہٹی تو حاشر پیچھے کی جانب گھوم کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے کندھے سے اس کا ہاتھ اٹھاتا اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر گویا ہوا۔۔

"ڈارلنگ، ویسے مجھے تو تمہارا یہ 'لو' صرف اور صرف 'وار' جیتنے کے لئے نظر آتا ہے"

"وار جیت جائیں پھر اپنی 'لو' سیلبریشن بھی کریں گے" کنول نے حاشر کے ہاتھوں کو تھپکتے مسکرا کر معنی خیز جواب دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اوہ، ہائے ے ے، مس مریحہ۔۔ کیسی ہیں آپ" کنول کا سامنہ کوریڈور میں سامنے سے آتی مریحہ سے ہو رہا تھا جس کو عین سامنے آکر روکتے ہوئے کنول نے طنزیہ لہجے میں پوچھا

"یونو، ابھی ہم آپ ہی کا ذکر کر رہے تھے"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ کے پاس ٹائم جو بہت ہے، کچھ نا کچھ تو کرنا ہے نہ اسے گزارنے کے لئے "مریحہ نے منہ چڑھا کر " ایک جانب سے نکلنے کی غرض سے قدم بڑھاتے کہا۔

ایکسکیوزمی۔۔یہ اتنا غرور کہاں سے آگیا ہے تم میں؟آج کل ڈی کلاس عوام بہت زبان چلاتی نظر آرہی " ہے۔"وہ مریحہ کے سامنے دوبارہ آکر راستہ روکتے بولی۔

جس دن تم اپنی امیری کی چھت سے باہر آؤ گی کنول، تمہیں عوام بہت کچھ کرتی نظر آئے گی، تمہیں " انسانیت نظر آئے گی، تمہیں محبت کرنے والے نظر آئینگے، تمہیں دل کی تسکین ملے گی "مریحہ نے نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور افسوس سے سر کو ہوا میں جنبش دیتی گویا ہوئی۔

اوبس بس۔۔شروع ہی ہو جاتی ہو تم تو۔۔انسانیت، تسکین، محبت بلاء بلاء، کیا تم لوگوں کے پاس اور کوئی " بات نہیں ہوتی "وہ بھنا کر اپنے سامنے کھڑی کچھ عرصہ پہلے تک کی بیسٹ فرینڈ سے بولی۔

کیا تم لوگوں کے پاس اور کوئی بات نہیں ہوتی، پیسہ، روپیہ، دولت، امیری کے علاوہ "وہ کنول کی بات پر " اسی کے لہجے میں تواتر سے جواب دے رہی تھی

ظاہر ہے جس کے پاس جو چیز ہو گی وہ اسی کی بات کرے گا، اب تم اور ایان جیسے لوگ پیسے کی چاہت ہی " کر سکتے ہیں اس کو خرچ کرنا تو تم لوگوں کے بس میں ہے نہیں، بس ہم جیسوں کو دوست بنا کر کچھ کھا پی لیتے ہو، گھوم پھر لیتے ہو۔۔"کنول حقارت کی آخری سیڑھی پر کھڑی منہ سے زہر اگل رہی تھی

صحیح کہا تم نے، جس کے پاس جو چیز ہوتی ہے، وہ اسی کی بات کر سکتا ہے، اور نفرت پھیلانے میں تو تمہارا" کوئی ثانی نہیں "مریحہ طنزیہ ہنسی ہنستے مقابل کو کسی خاطر میں نالاتے جواب دے رہی تھی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہنہہ یہ انسانیت، محبت وغیرہ سب کچھ آجاتا ہے، پیسہ ہونا چاہئے انسان کے پاس، پیسہ، یونو 'منی'۔۔۔ منی "
"از ایوری تھنگ

پھر تم جیسے لوگ، اور جسے تم محبت، انسانیت کہہ رہی ہو سب مل جاتا ہے سب آگے پیچھے گھومتے ہیں""

مریحہ کو اوپر سے نیچے تک نفرت سے دیکھ کر بولی۔

ان کی اس طرح کھلم کھلا بحث پر اب لوگ آس پاس رکنے لگے تھے۔

نہ تو پیسے سے انسانیت ملتی ہے، نہ محبت، بلکہ ان چیزوں کے نام پر محض دکھاوا کرنا جانتے ہو تم، جس کی "
حیثیت ٹکے کے برابر بھی نہیں، اور جسے تم محبت کہہ رہی ہو، وہ تمہارے ٹائپ کے لوگوں کے نزدیک
جسموں کا پیار ہوتا ہے، جو آج کسی کے ساتھ تو کل کسی اور کے ساتھ، اور سنا ہے آج کل یونی ورسٹی کے ایک
نامور سٹوڈنٹ کو پکڑا ہوا ہے تم نے "مریحہ نے دوبدو جواب دیا

ارے واہ، بڑی اپڈیٹڈ ہو تم تو، دیکھ لو، پیسہ ہے تو بیسٹ سٹوڈنٹ میرے ساتھ ہے، اور تمہارے ساتھ؟ ہا "
"ہاہا، تمہارے ساتھ ورسٹ سٹوڈنٹ، یہ ہوتا ہے فرق

"بلکہ اس ورسٹ کو بھی تم نے کسی بیسٹ کی تلاش میں چھوڑ دیا اور اس سے بھی گئی، ہاہاہاہا "

کنول گالوں کو اچک کر طنزیہ سر کو ہلاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

یونو کنول، مجھ سے لائف میں ایک بہت بڑی غلطی ہوئی ہے اور وہ غلطی یہ ہے کے میں نے تم جیسی چھوٹی "
سوچ والی لڑکی سے دوستی کی اور اس پر اندھا اعتماد کیا۔ اور اگر 'بیسٹ اور ورسٹ' کی پیمائش دولت سے ہوتی
ہے تو ہم ورسٹ ہی سہی، ویسے بھی تم میں ہے کیا، اگر روڈ پر کھڑی کسی مانگنے والی کو میں تم جیسے کپڑے پہنا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دوں، میک اپ کر دوں تو تم سے اچھی نظر آئے گی۔۔"مریحہ کی نظریں زمین سے اٹھتی چہرے کی طرف بڑھیں جہاں غرور پیشانی پر ناچتا نظر آ رہا تھا۔



خیر راستہ چھوڑو میرا۔۔۔بائے"وہ کہتی راستہ بنا کر تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھ گئی۔ "

کنول وہیں کاریڈور میں کھڑی رہ گئی، بلکل ساکت، نظریں مریحہ کی پشت پر جاتے ہوئے ٹکی رہ گئیں۔

ساری دنیا وہاں رک گئی تھی۔اسی کوریڈور میں۔ایسا لگتا تھا آتے جاتے لوگ اپنی جگہوں پر نمک کے مجسم بن گئے ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عامر، مجھے تم سے ملنا ہے ابھی اسی وقت "وہ اپنے کمرے میں موجود ٹریڈ مل پر رننگ کر رہا تھا، کانوں میں " ایئر فون پر میوزک چل رہا تھا، ہاتھ چٹکیاں بجا کر میوزک کو انجوائے کر رہے تھے، کنول کی کال ریسیو کر کے گہری سانس لیتے ہیلو کیا کے دوسری طرف سے آواز آئی۔

اچانک؟ کیا ہوا؟"سٹاپ کا بٹن دبا کر وہ مشین سے نیچے اترا"

بس، ابھی ملنا ہے، کہاں ہو تم، سانس کیوں پھولی ہوئی ہے؟"کنول کی آواز سے پریشانی اور غصے کی واضح" علامات کو جانچتے وہ فوراً کنول کے طرف جانے پر راضی ہو گیا تھا، معاملہ یقیناً مریحہ سے متعلق ہو گا اس بات کا بھی اسے پورا یقین تھا

ایکسر سائز کر رہا تھا، آتا ہوں"کہہ کر کال منقطع کی اور فوراً واش روم کی طرف بڑھ گیا "

کیا ہوا بھئی، ایسے کیوں اچانک بلوایا ہے"کافی عجلت میں وہ ٹرائوزر پر ٹی شرٹ پہنے جلد ہی آ گیا تھا۔ "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم کسی کام کے نہیں ہو، میں نے تمہیں ایک کام دیا اور تم ابھی تک اس سے دو چار ملاقاتیں بھی نہیں کر پائے" اس کے کمرے میں داخل ہونے کی دیر تھی کے کنول اس پر برس پڑی، وہ حیران وہ پریشان اندر داخل ہوتے ہی رک گیا، دروازہ بند کر کے کنول کو پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا

" کنول بتایا تو تھا تمہیں، وہ اُس ٹائپ کی نہیں ہے اور میرے پاس ایک سیدھی سادھی لڑکی کو بگاڑنے کا وقت نہیں ہے" وہ تحمل سے جواب دیتا اپنے ٹراؤزر کی جیب میں ہاتھ ڈالے کنول کی طرف آیا تھا۔

" کس ٹائپ کی نہیں ہے؟" کنول نے نا سمجھی میں انگلیاں ہاتھ میں بلند کیں اور سوال کیا

" اس ٹائپ کی" عامر نے کنول کو قریب کھینچا اور کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال مصنوعی سنجیدگی اپناتے کہا، کنول بنا کسی حیرت اور مذمت کے ایک پل کو رک کر عامر کو چہرے سے سینے تک یوں دیکھ رہی تھی جیسے وہ اس وقت عامر سے اس رویہ کی توقع نہیں کر رہی تھی۔ وہ اس وقت عامر سے جڑی کھڑی تھی۔

عامر کچھ لمحے یوں ہی اسے تھامے اپنے ساتھ لگا کر کھڑا رہا، پھر اچانک ہنسی اجانے پر منہ پر ہاتھ رکھ کر پیچھے ہٹا مانو کسی کی اداکاری میں نقل کر کے دکھا رہا ہو۔

" تم کسی کام کے نہیں ہو" وہ عامر کے سینے پر مکا مارتے ہوئے خفگی سے پیچھے ہٹ کر بولی

" میں تو کوشش میں لگا ہوا ہوں، ہلکی پھلکی فون پر واٹس ایپ پر بات بھی ہو ہی جاتی ہے، مگر ملنے جلنے والا چکر نہیں ہو پا رہا" اب کی بار وہ سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گیا تھا

" تم اس کے گھر اپنا رشتہ بھیجو" کنول پریشان اور پر سوچ انداز میں کمرے میں ٹہلنے لگی، یوں اچانک کچھ یاد




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آنے پر رک کر عامر کی طرف متوجہ ہوئی۔

کنول کی بات پر عامر کا چہرہ 'فق' ہو گیا اور یہی لفظ انگریزی میں اس کی زبان سے جاری ہوا۔



Have you gone mad?

وہ حیرانی سے اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا۔

" ہاں، تم اس کے گھر اپنا رشتہ بھیجو" عامر کی حیرانگی کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ ایک بار پھر اپنی بات دہرا رہی تھی۔

" کنول تم پاگل واگل تو نہیں ہو گئی، تم اس لڑکی کو پھنسوانا چاہتی ہو یا اس سے شادی کر کے مجھے؟" عامر اب بیڈ سے کھڑا ہو گیا تھا۔

شادی کرنے کا کون کہہ رہا ہے، رشتہ بھیجو بس" کنول نے دوٹوک حکم دیا"

" رشتہ؟ مگر کیوں؟" عامر الجھا ہوا ماتھے پر شکن لئے گویا ہوا

" کیوں کے مجھے اس سے بدلہ لینا ہے، اور ایسا بدلہ لینا ہے کے وہ دو کوڑی کی اوقات والی لڑکی کبھی کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے" کنول نے پلٹ کر عامر کے مقابل کھڑے ہوتے ہوئے جواب دیا

" نو نو نو، کنول تم غلط کر رہی ہو، یہ بلکل غلط کر رہی ہو تم" عامر اس کی بات پر بلکل راضی نہیں تھا صاف انکار کرتے ہوئے بولا

" میں کچھ غلط نہیں کر رہی، تم بس ماما سے بات کرو اور اس کے گھر رشتہ بھیجو اپنا" کنول اپنی بات پر بضد تھی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ میں نہیں کر سکتا وہ بھی صرف تمہاری ضد کی خاطر، نو، نووے" عامر نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے "
جواب دیا

تمہیں کرنا صرف یہ ہے کے اس کے گھر رشتہ بھیجو، پھر اگر ہاں ہو جاتی ہے، تو وہ آفیشلی تمہاری منگیتر " ہے، اور ہاں ہو ہی جائے گی، کیوں کے وہ دولت کی بھوکی ہے، اسے بہت شوق ہے نہ امیر بننے کا تو وہ کبھی منع نہیں کرے گی، اور منگنی کے بعد تم اپنی مرضی سے جو چاہو منوا سکتے ہو، ویسے بھی اس ٹائپ کی سیدھی لڑکیاں آسانی سے شادی کے نام پر ہر بات کے لئے راضی ہو جاتی ہیں، تم بس اس سے ٹیمپرری منگنی کرو اور اس کے بعد مجھے اس کی 'نیوڈز' ارینج کر کے دو" کنول غصے اور بدلے کی آگ میں جلتے ہوئے ہر قدم اٹھانے پر تیار تھی، وہ کسی بات کی بھی فکر نہ کرتے ہوئے ہر ممکن راہ سے ایان اور مریحہ کی بربادی چاہتی تھی، یہی سوچ لئے وہ عامر سے یہ انوکھی فرمائش کر رہی تھی۔ ایک کھلے ماحول جس میں وہ رہی تھی اس کا گہرا اثر اس کے دل و دماغ پر ہمیشہ رہا تھا۔

کنول؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟ تمہیں پتا ہے یہ سب تم کس سے کہہ رہی ہو؟" کنول کی بات سن کر عامر کا" پارا ایک دم چڑھ گیا، وہ غصے میں اپنی آواز اونچی کرتے ہوئے بولا

ہاں پتہ ہے، عامر رضا سے کہہ رہی ہوں، جوان کاموں میں بہت ماہر ہے، تمہیں کیا لگتا ہے، میں تمہیں " نہیں جانتی، مجھے نہیں پتا تمہاری حرکتیں، تم مجھ سے جس انداز میں فلرٹ کرتے ہو، میں تمہیں سمجھتی نہیں کیا؟" کنول پر سکون انداز میں معنی خیزی سے عامر کو جتا رہی تھی

مجھے تمہارے سکینڈلز کا پتہ ہے، اور میرے پاس تمہاری گرل فرینڈز کے ساتھ کچھ خاص ویڈیو بھی "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موجود ہے"عامر کے انکار پر اب وہ دوسرا طریقہ آزمانے پر آچکی تھی

اچھا۔۔۔تم مجھے بلیک میل کر رہی ہو؟تم مجھے میری ویڈیو اور میرے افیئر کا ریفرنس دے کر ڈرا رہی " ہو؟"عامر اس کی بات سن کر اب بگڑ گیا

یہ لو میرا موبائل، نکالو اس میں سے ڈیٹا،اور بتاؤ کس کو بتانا ہے! جاؤ بتاؤ۔"عامر نے جیب سے اپنا " موبائل فون نکالا اور برہمی سے اس کے آگے کرتے ہوئے بولا

تم کیا سمجھتی ہو، تم لندن میں کس کے ساتھ اپارٹمنٹ شیئر کرتی رہی ہو، کتنے بوائے فرینڈ بنائے ہیں، کیا " "کیا کر چکی ہو، مجھے اس کا نہیں پتہ؟

اوہ کم آن عامر۔۔۔میں تمہیں کوئی دھمکی وغیرہ نہیں دے رہی، بٹ آئی نیڈ دس ٹو بی ڈن"عامر کے لا " پرواہ رویے پر اور اس کے اپنے راز افشاں کرنے پر اب وہ نرم پڑتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

اس لڑکی نے میری اچھی خاصی بے عزتی کی ہے،اور میں اس کا بدلہ لونگی،ایسا بدلہ لونگی کے وہ یاد رکھے " "گی

تو تم بدلہ لو، مجھے کیوں بیچ میں گھسیٹ رہی ہو؟"عامر نے اس کے ارادے سے ہاتھ اٹھاتے ہوئے سوال " کیا

کیوں کہ تم سے بہت امپریس ہے وہ،اس لیئے، پلیز عامر، مجھے تمہاری مدد چاہیئے اس وقت"وہ عامر کے " ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں تھام کر عاجزی اپنانے لگی۔

کنول، میں یہ کام نہیں کر سکتا، خاص کر اس جیسی شریف لڑکی کے ساتھ، آئی ایم سوری"عامر نے افسردہ "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سامنہ بنا کر آبرو کے درمیاں انگلیوں سے مساج کرتے ہوئے انکار کیا۔

اس وقت مریحہ کا معصوم سا چہرہ اس کے سامنے گھوم گیا ساتھ ہی وہ فرمائش بھی جو کنول مریحہ کے لئے کر رہی تھی۔

مائے فٹ، ایک تو اس لڑکی میں سب کو ایسا کیا دکھ جاتا ہے کے ساری ہمدردیاں اس کے ساتھ ہو جاتی ہیں،"

"آئی ہیٹ دس گرل ناؤ، آئی ٹرولی ہیٹ مریحہ، میں اس کی کتے والی کرونگی تم دیکھنا۔

تم میرا ساتھ دو گے؟ ہاں یا نہیں؟" کنول اب پیر پٹخ کر غصے میں آنکھیں نکال کر کھڑی سوال کر رہی "

تھی۔

اوکے میں دیکھتا ہوں۔۔۔ لیکن یہ نیوڈ پکس والا چکر ہر گز نہیں۔۔" عامر نے کنول کے ضد پر کچھ سوچ کر"

چہرہ نیچے جھکا لیا پھر افسوس میں ڈوبا ہوا پلنگ پر ڈھے گیا۔

اوکے تو پھر تم ایسا کرو، اس کے گھر رشتہ بھیجو، منگنی کرو، اور جب میں کہوں، جس موقع پر کہوں، وہاں "

تمہیں توڑنی ہو گی منگنی، اوکے؟" کنول کے چہرے پر عیاری اور گہری مسکراہٹ امڈ آئی

ہمم۔۔" کچھ سوچ کر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"جی سر، آپ نے بلایا مجھے؟"

مریحہ اصغر درید کے آفس کے دروازے پر ہلکی سی دستک کے بعد دروازہ کھولتے ہی مؤدب لہجے میں پوچھا۔

وہ سامنے لگے میز کے پیچھے کرسی پر براجمان تھے۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریحہ، آپ کا پاسپورٹ ریڈی ہے" اصغر درید نے کریڈل پر فون رکھ نظریں مریحہ کی جانب اٹھائیں۔"

"پاسپورٹ۔۔۔۔جی سر بنا ہوا ہے "

مریحہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا، اور کچھ لکیریں کسی سوچ کی صورت ماتھے پر امڈ آئیں۔

"اوکے، کل آپ اپنا پاسپورٹ لے آئیں، دبئی ایونٹ میں آپ بھی جا رہی ہیں "

اصغر درید مسکرائے تھے اور اب بغور مریحہ کی طرف خوشی سے دیکھ رہے تھے پر وہاں حیرت تھی

"سر وہ تو اگلے ہفتے ہے نہ؟ "

حیرت سے پیشانی پر شکن ڈالے پوچھا

"جی، کیوں کوئی مسئلہ ہے؟ "

اصغر درید کو اس کی طرف سے خوشگوار حیرت کے رد عمل کی توقع تھی پر اس کے چہرے پر کوئی خوشی نا دیکھتے ہوئے سوال کیا

"نہیں سر۔۔ایسی کوئی بات نہیں۔۔ "

مریحہ نے جلدی سے تردید کی، پر لہجہ ابھی بھی پھیکا سا تھا۔

"وہ۔۔ سر آفس سے اور کون کون جا رہا ہے؟ "

پر سوچ انداز میں اگلا سوال کیا، دل میں نا جانے کیوں عجیب سی خواہش پیدا ہو رہی تھی جس کی اسے ابھی خود بھی نہیں سمجھ تھی کسی بھی بات کی خوشی محسوس نہیں ہوتی تھی عجیب سی بے کلی کا شکار تھی۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تقریباً 18 لوگوں کا نام نومینیٹ ہوا ہے جس میں آپ بھی شامل ہیں "

اصغر درید نے ایک نظر سامنے پڑی فائل پر ڈالتے ہوئے جواب دیا جس ہر شائد ان تمام لوگوں کے نام درج تھے جو اس ٹور پر جا رہے تھے ۔

اوہ اچھا۔۔۔"وہ کچھ اور پوچھنا چاہتی تھی لیکن زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔ "

جی، آپ کل لے آئیں پاسپورٹ میں آپکا پروسیسس میں ڈلوا دونگا"اصغر صاحب نے مصروف سے انداز میں بتاتے ہوئے اپنی کرسی چھوڑی، وہ کسی کام سے روم سے باہر جانے کے ارادے سے کھڑے ہوئے تھے

"ٹھیک ہے سر"

آہستگی سے کہتے ہوئے واپس مڑی قدم آفس سے باہر جا رہے تھے تو دماغ الجھا ہوا تھا جو اپنے اندر اس خوشی کا متلاشی تھا جو اسے اس وقت ہونی چاہیے تھی ۔پچھلی بار بھی اس کی کتنی ہی دبئ جانے کی خواہش تھی جسے آدمانی صاحب نے رد کر دیا تھا اور اب جب ایسا جانے کا موقع آن پہنچا تھا اسے وہ خوشی محسوس نہیں ہو رہی تھی جو ہونی چاہیے تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایان۔۔"مریحہ نے اونچی آواز میں کلاس سے باہر جاتے ایان کو پکارا"

کلاس روم سے باہر نکلتے ہی وہ عجلت میں اپنی کتابیں سمیٹے اس کے پیچھے چل دی، وہ کاریڈور سے ہوتا ہوا اب پارکنگ کی جانب بڑھ رہا تھا

گردن گھما کر سرسری سا پیچھے دیکھا اور مریحہ کو وہاں پا کر رک گیا۔چہرے پر حد درجہ سنجیدگی آویزاں تھی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔

ایان۔۔بات ہو سکتی ہے دو منٹ؟۔۔پلیز" پھولے سانس کے ساتھ وہ اپنے اور ایان کے درمیان کا فاصلہ "
ختم کرتی وہاں پہنچی اور ہچکچاتے ہوئے دھیمے قدم لیتی آگے بڑھی، چہرہ شرمندگی کی غزل کہہ رہا تھا تو نگاہیں
خفت سے جھک اور اٹھ رہی تھیں۔

دو منٹ۔۔" وہ گھڑی میں ٹائم دیکھ کر اپنی انگلی گھڑی کے شیشے پر ٹیپ کرتے بولا "
لہجہ انتہائی روکھا تھا اور انداز بھی اس سے برعکس نہیں تھا۔مریحہ کے دل میں عجیب سی ٹیس اٹھی، ایان کا یہ
لاپرواہ سا روکھا انداز جو بات وہ کرنے جا رہی تھی اس کے لئے مشکل کر رہا تھا۔
"کیا ایسا ممکن نہیں کے ہم وقت میں پیچھے چلے جائیں۔۔پہلے کی طرح ہی بات کریں"
بڑے ملائم سے لہجے میں التجا ہی تو کی تھی اس نے سامنے کھڑے اُس شخص سے جو پتا نہیں کیوں آجکل
حواسوں پر سوار تھا۔اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے وہ صرف ایان کو سوچنے لگی تھی۔
دو منٹ کا تم نے مجھ سے وقت لیا ہے۔۔دو منٹ پیچھے چلی جاؤ، ہم کلاس روم میں تھے، وہاں تو میں نے تم "
سے کوئی بات تک نہیں کی؟" سنجیدگی کی حدوں کو چھوتا وہ مصنوعی نا سمجھی برت رہا تھا۔چہرے پر سختی تھی تو
آنکھیں کسی بھی چمک سے عاری تھیں۔
ایان میں جانتی ہوں تم مجھ سے ناراض ہو، اور میں تم سے معافی مانگنے کی بہت کوشش کر چکی ہوں، تم "
اتنے دنوں بعد یونی آئے ہو، فون بھی بند آرہا تھا، شاید تم پاکستان سے باہر تھے۔۔واٹس ایپ پر بھی تم بات
"نہیں کر رہے، آفس میں بھی تمہارا معلوم کیا مگر۔۔۔۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بے چین سی اپنی ساری بے تابی اس پر ظاہر کر رہی تھی، نا جانے کیوں دل چاہتا تھا وہ تڑپ جائے اور پھر سے آنکھیں بچھادے اس کی راہوں میں مگر وہ تو انتہا کا سنگدل ، بت بنا کھڑا بناء کوئی احساس کئے کھڑا تھا۔

وہ مسکراتا کبھی یک دم سنجیدہ ہونے والا لڑکا اسے بہت عزیز ہو گیا تھا، ہر ہر روپ میں دل موہ لینے والا بن گیا تھا۔

"ایک منٹ پندرہ سیکنڈ "

ایک نظر گھڑی پر ڈالے ہنوز لاپرواہی برتی

ایان۔۔پلیز۔۔میں اپنے کیئے پر شرمندہ ہوں۔۔میں تمہیں سمجھ ہی نہ سکی۔۔میں سب کچھ ویسا ہی چاہتی "ہوں جیسا ہمارے درمیان تھا

روہانسے لہجے میں کہتی اس کے اور قریب ہوئی تو وہ بڑے انداز میں پیچھا ہوا مریحہ کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے

"ہمارے درمیان اب بھی ویسا ہی ہے جیسا شروع شروع میں تھا۔۔تم کیا چاہتی ہو؟"

آبرو چڑھائے سوال کیا

ایان میں بلکل شروع کی بات نہیں کر رہی، تب ہم جانتے بھی نہیں تھے ایک دوسرے کو، میں ریسینٹ "بات کر رہی ہوں




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریحہ نے پلکیں گرا کر اٹھائیں ایان کی بے نیازی پر کندھے ڈھلک گئے، خود کو سنبھالنا مشکل تھا، اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ابھی ایان کا ہاتھ تھام کر التجاء کر بیٹھے گی، دماغ دل کو بری طرح لتاڑ رہا تھا وہ یہ سب کیا کر رہی ہے پر ایسا لگ رہا تھا جیسے سارے اختیارات اب دل سنبھالے ہوئے ہے۔

دو منٹ ہو گئے، بائے" بایاں ہاتھ اٹھایا اور ٹائم دیکھ کر وہ کہتا ہوا لاپرواہی سے پلٹا اور جانے کے لئے قدم" اٹھا دیئے

ایان۔۔"اس آواز پر اس کے قدم وہیں جم گئے، نظر سامنے سے زمین کی جانب گری پھر وہیں سے اٹھ کر " سیدھی اپنے بازو کی پر آئی جہاں مریحہ کا ہاتھ موجود تھا، حیرانگی سے نگاہ کو مریحہ کے ہاتھوں سے چلاتا چہرے تک لے گیا اور ساتھ ہی خود پلٹا اس کی جرات پر ششدر رہ گیا۔۔

کبھی حیرانی سے اپنے بازو کو تھامے مریحہ کے ہاتھ کی جانب دیکھتا تو کبھی اس کے دنیا جہاں کی التجاء سمائے چہرے کو۔

مریحہ کی نگاہیں اس کی نگاہ کے تعاقب میں اپنے ہاتھ پر پڑیں تو چہرے پر ایک رنگ آیا، ایک گیا۔اس نے شرمندگی سے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا اور نظریں جھکا کر بولی

"مجھے معاف نہیں کرو گے؟"

سرگوشی تھی جس میں بہت کچھ عیاں تھا

"کس بات کی معافی مانگ رہی ہو"

وہی سخت لہجہ




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ایان پلیز۔۔۔ختم کرو، یہ روڈ بیہیویئر۔۔"

مریحہ اب رونے کے قریب تھے

"میں کوئی روڈ نہیں، بلکل نارمل بات کر رہا ہوں۔۔"

زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہا

"پلیز ایان ایسے مت کرو میرے ساتھ، مجھے تمہاری سخت ضرورت ہے، تمہاری خاطر کنول سے بھی جھگڑ بیٹھی ہوں وہ تمہارے ساتھ ساتھ میرے بھی پیچھے پڑ گئی ہے""""

کنول نے بچارگی سے اسے اپنی پریشانی کے بارے میں بتایا اور امید یہ تھی کہ وہ ہر بار کی طرح اس بار بھی اس کی پریشانی پر تڑپ جائے گا ایسے جیسے یہ اس کی اپنی ہر پریشانی ہوتی تھی

"کس نے کہا تھا اس کے ساتھ الجھو؟ ٹھیک تو چل رہا تھا سب کچھ، تم اس کے ساتھ ٹھیک تھی وہ تمہارے ساتھ ٹھیک تھی، تم دونوں مل کر میرے خلاف ٹھیک ٹھاک تھیں۔۔"

طنزیہ لہجے میں کہتے اس نے 'میرے خلاف' پر زور دیا۔ وہ لاپرواہی برت رہا تھا جیسے کہہ رہا ہو تو بی بی میں کیا کروں، مریحہ کا دل ڈوب کر ابھرا۔

مریحہ کا چہرہ بدستور جھکا رہا

"وہ تمہارے ساتھ ٹھیک تھی نا!! تمہیں میرے خلاف بھڑکاتی بھی رہتی تھی، تم اس کی باتوں پر عمل بھی کر لیتی تھی۔۔ ٹھیک ہی تو تھا سب کچھ" """

اب کی بار اس کا لہجہ تھوڑا تلخ ہوا تو مریحہ نے چونک کر جھکی نگاہیں اٹھائیں



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئی ایم سوری ایان، میں غلط تھی، میں شروع سے غلط تھی، مجھے نہیں اندازہ تھا کے کنول تمہارے ساتھ " "
"جنگ کر رہی ہے



اضطراب کی کیفیت میں کہا

کنول کیا چاہتی ہے، یہ اس کا مسئلہ ہے، تم کیا چاہتی ہو، یہ تمہارا مسئلہ ہے، اور آئندہ ان بیکار کی باتوں کے " "
لئے میرا قیمتی وقت ضائع مت کرنا، بائے "وہ یہ کہہ کر آگے بڑھ گیا۔ وہ کیا وہی ایان تھا۔ نہیں وہ نہیں تھا۔
دل کو کوئی مٹھی میں پکڑے کھڑا تھا اور دبوچ رہا تھا آنکھوں میں جلن کا احساس تھا
چند قدم بڑھا کر وہ واپس پلٹا اور مریحہ کی نم آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا
اور ہاں۔۔ تمہیں ایک فری ایڈوائس دیتا چلوں۔۔ اپنی آنکھیں اور کان کھلے رکھنا" یہ کہہ کر وہ رکا نہیں۔"
مریحہ اس کو تب تک دیکھتی رہی جب تک وہ نگاہوں سے اوجھل نہ ہو گیا، اور اس کے جملے کے مفہوم کو
ڈھونڈنے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یونی ورسٹی کے داخلی دروازے پر غیر معمولی رش تھا، ہجوم میں سے جگہ بناتا وہ بلکل داخلے کے قریب ہی تھا
کے لڑکیوں کا ایک ٹولا اس کی گاڑی کے آڑے آ گیا۔ وہ غور سے اس رش میں لوگوں کو اور ان کے ہاتھوں
میں موجود احتجاجی اشتہارات پر غور کرتا دھیمے دھیمے گاڑی بڑھا رہا تھا مگر اب اس کا راستہ مکمل بلاک کر دیا گیا
تھا۔

پچھلے کچھ روز سے یونی ورسٹی میں موجود خواتین کا ایک خاص طبقہ "عورتوں کے حقوق" کے لئے آواز بلند



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کر رہا تھا، یہ بات ایان کے کان تک بھی آچکی تھی لیکن اس سے پہلے اتنا غور کرنے کا موقع نہیں ملا تھا۔

آج چونکہ لوگ باقاعدہ احتجاج کر رہے تھے، اور کچھ لڑکیاں اس کی گاڑی کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھیں، ایان نے ان کے ہاتھوں میں موجود بینرز کو پڑھنا شروع کیا اور اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب کچھ عجیب قسم کی باتیں ان احتجاجی اشتہارات پر لکھی نظر آئیں۔

ابھی وہ ان ہی پر غور کر رہا تھا کے گاڑی کے عین سامنے آئی چند لڑکیوں میں سے ایک نے رخ موڑ کر ایان کی گاڑی کا سامنا کیا اور ہاتھ میں پکڑے بینر کو کچھ نیچے کر کے بلکل گاڑی کے اس طرح سامنے کیا گویا وہ اسے ہی

"پڑھانا چاہ رہی ہو۔" نظر تیری گندی پردہ میں کروں

کنول کو پہچاننے میں ایان کو لمحہ بھر بھی نہ لگا۔

اب وہ ساتھ موجود دوسرے پلے کارڈز پر غور کر رہا تھا جن میں کچھ تو واقعی حکومت، عوام اور معاشرے کے لیئے توجہ طلب تھے ساتھ ہی کچھ انتہائی غیر اخلاقی باتیں بھی لکھی گئی تھیں۔

"کھانا گرم کر دونگی، بستر خود گرم کرو "

"اپنا ٹائم آ گیا"

"میری بہن جو بھی پہنے تمہاری رائے کس نے مانگی؟"

"اگر دوپٹہ اتنا پسند ہے تو آنکھوں پر باندھ لو"

"میں لالی پاپ نہیں عورت ہوں"

"ہم بے شرم ہی صحیح"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرا جسم میری مرضی" وغیرہ جیسے نعرے درج تھے۔"

ایان حیرت زدہ ان لوگوں کو دیکھ رہا تھا جو حلیے سے تمام کی تمام اپر کلاس کی لڑکیاں معلوم ہوتی تھیں، جبکہ ان بینرز پر درج باتیں کوئی بھی ایسی نہ تھیں جن کا مسئلہ ان جیسی لڑکیوں کو درپیش ہو، بلکہ اصل عورت کے حقوق تو کہیں شاید ہی منظرِ عام پر موجود ہوں۔ آخر میں اس کی نظر کنول پر پڑی جو اب اس کی جانب پیٹھ کئے ارادی طور پر راستہ روکے ہوئے تھی، اس کے ساتھ اس وقت کچھ اور لڑکیاں بھی کھڑی تھیں جو ایان کا حال اپنی آنکھوں سے دیکھ کر کنول کو بتاتی جا رہی تھیں۔

" ایکسکیوزمی۔۔ یہ راستہ چھوڑیں گے آپ لوگ پلیز" ایان نے گاڑی سے گردن نکال کر آواز لگائی جس پر وہ لوگ منہ پھیر کر مکمل نظر انداز کر کے اپنے نعرے بازی میں لگ گئیں۔

" السلام و علیکم، کیا میں جان سکتا ہوں یہ گاڑی کا راستہ روکنے کی کیا وجہ ہے" گاڑی سے نکل کر وہ اب پانچ لڑکیوں کے گروپ کے پاس پہنچا جو باقی مظاہرین سے الگ تھلگ ایان کی گاڑی کے سامنے خصوصی احتجاج کر رہی تھیں۔

" آپ دیکھ نہیں رہے ہم عورتوں کے حقوق کے لئے آواز بلند کر رہے ہیں" گروپ میں ایک لڑکی نے کمر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا

" کھانا گرم کر دونگی، بستر خود گرم کرو" اس کے ہاتھ میں موجود بینر پر ایان نے نظر ڈالی اور طنزیہ مسکراہٹ ابھرتے چہرے سے باقی تمام کے ہاتھوں میں بینرز کی جانب دیکھا۔

" میڈم، آپ دھوپ میں کھڑی ہوئی ہیں، چلیں وہ تو آپ کی مرضی، لیکن یہ جو آپ لوگ گاڑی کا راستہ



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روک کر تنگ کر رہی ہیں اس سے گاڑی کا انجن بھی گرم ہو رہا ہے اور میرا دماغ بھی "ایان نے تحمل سے کہا

گاڑی پرانی اور کھٹارا ہو تو انجن بات بے بات گرم ہو ہی جاتا ہے، اور دماغ بھی ویسا ہی ہے "کنول نے چِڑ کر"

جواب اپنی ساتھی لڑکیوں کی جانب دیکھتے ایان کو دیا

دیکھو میں یہاں کوئی بحث مباحثہ کرنے نہیں آیا، میں بس اتنا کہہ رہا ہوں کے اپنا لوگ گاڑی کو جانے کی"

جگہ دے دیں "ایان نے بنا کوئی خاص ردِ عمل ظاہر کرتے مودّبانہ انداز میں کہا۔

تمہیں نظر نہیں آرہا، یہاں احتجاج چل رہا ہے، ہم نہیں ہٹیں گے، ہمارے پاؤں ہماری مرضی "کنول نے"

نخوت سے جواب دیا

ایان نے ایک لمحے کے لئے کنول کو سمجھانے کا سوچا، لیکن اس کی ہٹ دھرمی دیکھتے ہوئے سمجھانے کا ارادہ

ملتوی کیا اور گاڑی میں جا بیٹھا۔

گاڑی سٹارٹ کر کے کھڑکی سے باہر منہ نکال کر باآواز بلند کنول کے ٹولے سے بولا "آگے سے ہٹ جاؤ

"ورنہ میری گاڑی میری مرضی

کنول نے منہ میں دو چار گالیوں سے نوازتے ہوئے پیر زمین پر پٹخا اور 'مائے فٹ' کہتی ہوئی ایک طرف ہو گئی

جس کی تقلید میں باقی لڑکیاں بھی سائڈ پر ہو گئیں اور ایان گاڑی لے کر آگے بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"عامر میرے کام کا کیا بنا؟"

کنول نے جوس کا سپ لے کر گلاس میز پر رکھا اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر سامنے بیٹھے عامر سے پوچھا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کام پلان کے مطابق ہو رہا ہے، تم فکر مت کرو، بس دبئی چلنے کی تیاری کرو "

عامر نے پر جوش لہجے میں آنکھوں میں انجانی سی چمک بھر کر کہا

اس میں تیاری کیا کرنی ہے، دبئی جانا ہے کوئی امریکہ تھوڑی جانا ہے جو تیاری کرو، تمہیں معلوم ہے نہ "

"تمہارا کیا کردار ہے اس میں

کنول نے کندھے اچکاتے ہوئے بڑے زعم میں کہا

ہاں ہاں اچھی طرح معلوم ہے، تم اپنا دیکھ لو بس، میری طرف سے بے فکر ہو جاؤ، ایگزیبشن میں اینٹری میں

"کروا دونگا

عامر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا جس پر وہ مطمین ہو کر سانس خارج کرتی ہوئی آگے

ہوئی

گڈ، یہ ہوئی نہ بات، اب تم اس کے کمپنی کے اونر سے تعلقات جتنا زیادہ ہو سکے بڑھاؤ تا کے ہمارے لئے "

"راستے زیادہ سے زیادہ کھل سکیں، اور ایان نے وہاں ساری اریینجمنٹ کروائی ہے نہ، بس اب دیکھتے جاؤ

وہ غیر مرئی نقطے پر نگاہیں گاڑے کہہ رہی تھی ۔

"تمہارا وہاں کا پلان کیا ہے ویسے کچھ پتہ تو چلے "

عامر نے پر تجسس ہوتے ہوئے سوال کیا

"پلان کیا ہے تم وہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا "

"Its Huge plan"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کنول کے لبوں پر زہریلی سی مسکان ابھری اور آنکھیں کسی فاتح کی طرح جنگ سے پہلے ہی چمک رہی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



"بیٹا مریحہ، کیا کر رہی ہو؟ "

اسے کمرے میں اکیلا پا کر شہناز بیگم پاس آ کر بیٹھیں۔

کچھ نہیں اماں، بس تیاریوں میں لگی ہوئی ہوں، کل صبح فلائٹ ہے اور یہاں کپڑے ہی ڈیسائڈ نہیں کر پا" رہی" وہ پلنگ پر رکھے اپنے کپڑوں میں سے ایک اٹھاتی ایک کو رکھتی کہہ رہی تھی

"دو دن کے لئے تو جا رہی ہو، کونسا ایک ہفتہ رکنا ہے جو اتنی تیاری کر رہی ہو "

امی بات ایک دن دو دن کی نہیں بات یہ ہے اتنا اہم ایونٹ ہے، پھر مجھے اس بار موقع ملا ہے، مجھے اپنا بیسٹ" دینا ہے، اور صرف ایونٹ ہی نہیں بلکہ کتنے ہی بزنس ریلیشن بن سکتے ہیں کتنی گیدرنگز ہونگی، ہر جگہ اچھا پہننا ہے، اچھا دکھنا ہے، امی دس از ویری مچ امپورٹنٹ یو نو" مریحہ دو سوٹ اپنے سوٹ کیس میں رکھنے کے بعد اب تیسرا منتخب کر رہی تھی، اماں کی بات پر رک کر ان کے سامنے پلٹ کر بیٹھی اور ان کے بازوؤں کو تھام کر سمجھانے کے انداز میں بولی۔

بیٹا مجھے بھی کچھ امپورٹنٹ بات کرنی ہے" مریحہ کی بات سن کر شہناز بیگم تسلی سے بولیں۔"

"جی امی جان، بتائیں، کیا بات ہے "

"بیٹا تمہارے رشتے کی بات کی ہے کسی نے"

میرے رشتے کی؟ ارے امی اب کون کر رہا ہے میرے رشتے کی بات؟ دیکھیں میری پیاری امی جان، "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی مجھے پڑھائی پر دھیان دینے دیں،اور یہ جاب میں کسی مقام پر پہنچنے دیں،ابھی میرا شادی وغیرہ کا کوئی ارادہ نہیں ابھی تو ٹائم ہے بھئی"



بیٹا میں نہیں کہہ رہی ابھی شادی کرو مگر میں تو تم سے پوچھ رہی ہوں، تمہارے یونی کے ریفرنس سے ہی بات چلائی ہے

یونی کے ریفرنس سے؟"اس کا دماغ ایک دم ٹھٹکا وہ چونک کر سوال کرنے لگی، پھر کچھ یاد آنے پر خود کو سنبھالا اور نارمل ظاہر کرتی خود ہی گویا ہوئی۔ "

اچھا یونی کا ریفرنس دے رہے تھے؟"خود ہی بات کو سنبھالا "

ہاں تمہاری کسی یونی فیلو کا کزن یا بھائی ہے،ایسا ہی کچھ بتایا تھا، خیر ابھی صرف ذکر کیا ہے اور ارادہ جاننا چاہا ہے، باقائدہ بات کوئی نہیں کی"

یونی فیلو کا بھائی، یہ کزن "ان الفاظ میں اس کا ذہن الجھ کر رہ گیا جس کے اثرات اس کے چہرے پر ظاہر ہوئے بنا نہ رہ سکے۔یہ بات امی بھی بخوبی سمجھ گئیں

کیا ہوا، کسی نے رشتے کا ذکر کیا تھا تم سے؟"شہناز بیگم مریحہ کی آنکھوں میں جواب تلاش کر رہی تھیں، "

اسی بات کا مریحہ کو بھی احساس تھا اور اس وقت امی جان کا چہرہ اس وقت سے مختلف نہ تھا جو ان کا عرصہ پہلے ایان کے بارے میں پوچھتے وقت تھا۔

" ارے نہیں امی کسی نے کوئی ذکر نہیں کیا، مجھے تو پتہ بھی نہیں اور پتہ کرنا بھی نہیں، چھوڑیں آپ ابھی"

وہ بات کو عام سا ظاہر کرتی خود کو لاپرواہ اور مصروف ظاہر کرنے لگی اور امی کے پاس سے اٹھ کر اپنی الماری




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے کپڑے نکالنے اور رکھنے لگی۔

رات جب سونے لیٹی تو دماغ بجلی کے ڈیجیٹل میٹر کی رفتار سے گھومتا تمام سراغ ڈھونڈنے میں مصروف تھا، امی کی باتوں پر غور کرتی کبھی الفاظ ڈھونڈتی کبھی عامر رضا سے رابطہ کر کے پوچھنے کا سوچتی، کبھی کنول سے تو کبھی ایان سے۔

امی نے غلط سمجھا ہو گا، یونی ورسٹی کا لڑکا کہا ہو گا، خود سے خیال ظاہر کرتی وہ اپنے دماغ میں آنے والے نام کو جھٹلانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔اس نام کے ساتھ ہی کنول کا چہرہ اس کے ذہن میں آ رہا تھا اور کنول کی باتیں بھی۔

جوں جوں رات گہری ہو رہی تھی، اس کا دماغ ماؤف ہوتا جا رہا تھا۔

دبئی ٹور میں ایان بھی موجود ہو گا یہ بات اس کے دل کو سکون دے رہی تھی۔

ایان کے ساتھ کیا گفتگو کرنی ہے، کس طرح معذرت قبول کروانی ہے، کون سے حوالے دینے ہیں۔

وہ دل ہی دل میں ایان سے مخاطب تھی، یہ سمجھے بغیر کے قدرت کبھی کبھی کچھ ایسے فیصلے کر جاتی ہے کے انسان ششدر رہ جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شہر کے مصروف علاقے میں موجود اس مشہور ہوٹل کے باہر گاڑی آ کر رکی تھی، اندر سے نکلے 5 نفوس اب گاڑی پارک ہونے کے بعد ہوٹل کے اندر داخل ہو گئے تھے، ایک کارنر کی میز منتخب کر کے اب سر گوشیوں کے انداز میں محو گفتگو تھے۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"دیکھو گائیز ہم ایک بار فائنل پلان ڈسکس کر لیں اور میں تم چاروں کو کچھ اپڈیٹ بھی دے دوں۔"

کھانے کا آرڈر بیٹھنے کے چند لمحوں بعد ہی کر کے کنول اب حاشر اور فہد، سکندر اور کامران کو اپنی طرف متوجہ کئے ہوئے تھی۔ وہ بھنویں سکیڑے ان کو اپنے منصوبے کے بارے میں تاکید کر رہی تھی۔

حاشر کے علاوہ یہ تینوں وہی لڑکے تھے جو ایان سے ایک بار مار کھا کر اس سے بدلہ لینے کے درپے تھے، اگرچہ وہ کسی نہ کسی طور اب تک بدلہ لے ہی چکے ہوتے مگر جب سے کنول کا ساتھ میسر ہوا تھا یہ ایک 'اینٹی ایان' گینگ بن چکا تھا جو ایان کو برباد کرنے کا کچھ بڑا ہی سوچ رہا تھا، جبکہ مریحہ محض ایان کی خاطر اس گینگ کا نشانہ بننے جا رہی تھی۔

کنول کا شمار ان امیر زادیوں میں تھا جو اپنی انا میں ہر حد پار کرتے ہوئے اپنے مخالف کو نیچا دکھاتی ہیں

" میرے کزن نے بتایا ہے کے مریحہ کے گھر رشتے کی بات پہنچا دی ہے، ایک دو روز میں وہ لوگ باقاعدہ رشتہ لے کر مریحہ کے گھر چلے جائے گے "

کنول نے ان کو اپنے منصوبے سے آگاہی دی جس میں وہ مریحہ کو بھی لپیٹ رہی تھی

" میرا کزن عامر نخرے کر رہا ہے، مجھے نہیں لگتا وہ مریحہ کی عریاں تصاویر لے کر دے گا، لیکن وہ رشتے کی بات کر چکا ہے، اور ایک بار مریحہ سے اس کا رشتہ ہو جائے تو پھر ایان کا آدھا بدلہ یہاں سے بھی نکل جائے گا، چھوڑنا نہیں ہے اس سالے ایان کو، فقیروں والی اوقات ہے اور مجھ جیسی لڑکی سے ٹکر لی ہے نہ، اسے مزہ بھی اپنے لیول کا ہی چکھاؤں گی۔ دیکھ لینا تم لوگ۔۔ "

دانت پیستے ہوئے وہ اپنے اندر اٹھتے بدلے کے لاوے میں اور ابال دے رہی تھی اور تخیل



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایان کو بے بس سا دیکھ رہی تھی ۔

ایسے ہی تم تینوں کو دبئ نہیں لے جارہی، وہاں اس کی کمپنی کے ایونٹ میں اس کو سب کے سامنے بھری محفل میں ذلیل کروانا ہے مجھے، ایسا ذلیل کے ایسا ذلیل کے اس کی سات پشتیں یاد رکھیں، پیسوں کی کوئی فکر مت کرنا تم سب کی سوچ سے بھی زیادہ ہوں گے اور ویسے بھی تم سب کو اپنی مار کا بھی تو بدلہ لینا ہے نا اس سے تو دل سے کام کرنا ہوگا ہم سب کو "

وہ ان سب کو جوش دلا رہی تھی، وہ بھی ایک دوسرے کے طرف دیکھتے ہوئے سر ہلا رہے تھے ان کو اور چاہیے بھی کیا تھا ایک امیر زادی ان کو مفت میں دبئ لے جارہی تھی بدلے میں ان کو ایان کو مزہ چکھانا تھا بس

اچھا اب اپنے اپنے کام سمجھ لو اچھے سے، میرا کزن تو وہاں پہلے سے ہی موجود ہوگا، اور شاید اس کی بھی " پریسنٹیشن ہوگی، کیوں کے وہ بھی بہت بڑی ایک آئی ٹی فرم کھولنے جارہا ہے اور وہاں یہ ایان اور مریحہ کو بھی چپڑاسی اور صفائی والی کی نوکری دلوادونگی۔

"اوہ ہاں، ایان تو ویسے ہی دو ٹکے کی نوکری کرتا ہے، آؤٹ ڈور ورکر "

وہ حقارت میں بولتی انسانیت کی دھجیاں اڑا رہی تھی سینے میں حسد کی ایسی آگ تھی کہ بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ایان کے سر کو جھکا دیکھے اور مریحہ کو اپنے سامنے ہمیشہ کی طرح منمناتے اور جی جی کرتے دیکھے۔

مریحہ کی یہ خودسری اس سے کہاں برداشت تھی اسے تو وہی مریحہ چاہیے تھی جس کی اپنی کوئی سوچ نہیں ہوا کرتی تھی وہ بس اسی کے کہنے ہر چلتی تھی ۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں اب اس کی پوسٹ چینج ہو گئی ہے، مجھے رپورٹ ملی ہے اس کمپنی میں تیزی سے اوپر بڑھ رہا ہے" حاشر نے کنول کی تصحیح کرتے ہوئے انکشاف کیا، جس پر مریحہ نے نخوت سے ناک چڑھا کر تمسخرانہ مسکراہٹ اچھالی

"تبھی تو اسے بھی ایونٹ میں لے جا رہے ہیں، ورنہ اس کی اوقات تو اتنی نہیں"

ایونٹ میں عین اس وقت جب ایان اس کی ٹیم کے ساتھ سٹیج پر آئے گا، وہیں اس کی عزت کا جنازہ نکال" دونگی میں، بیک گراؤنڈ پر موجود بڑے سے پروجیکٹر سکرین پر اس کی ویڈیو چل جائے گی، یہاں وہ کرائے کا سوٹ شوٹ پہن کر ٹھاٹھ سے مہمانوں کے سامنے کھڑا ہو گا، پیچھے سکرین پر وہ ننگ دھڑنگ الگ الگ "لڑکیوں کے ساتھ نظر آ رہا ہو گا، ہاہاہاہا

کنول سامنے بیٹھے لڑکوں کو کبھی دیکھتی تو کبھی برابر بیٹھے حاشر کی جانب، دونوں ہاتھوں سے سٹیج کا منظر سمجھاتے ہوئے بیان کر رہی تھی۔

تب اس دو کوڑی کے انسان کو اپنی اصلیت اور ایک مجھ جیسی لڑکی سے لڑنے کا انجام پتہ چلے گا۔۔۔"قہقہ" مار کر گہری سانس لے کر نتھنے پھلاتے بولی۔

"!اس کی نوکری جائے گی، اس کی عزت جائے گی، اس کی انا جائے گی اور وہ برباد "

ہاتھوں کو ایک دوسرے سے جھٹکتے بتا رہی تھی۔

پھر یہ ویڈیو پوری یونی ورسٹی میں پھیل جانی چاہئے، اور تم لوگوں کا کام ہے ایونٹ میں اس موقع پر تمام " حالات ریکارڈ کرو، میں ایان کا اس وقت کا چہرہ دیکھنا چاہتی ہوں، اس کی انسلٹ ریکارڈ ہونی چاہئے۔"اپنی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نشست پر ذرا سا آگے ہو کر راضداری سے سمجھاتے ہوئے تاکید کرنے لگی، وہ تینوں ہر بات کے لئے جیسے پہلے سے تیار تھے، گردن ہلا کر رضامندی ظاہر کر رہے تھے۔

اور ہاں مریحہ تو ویسے ہی اس کے خلاف ہو جائے گی، اور عامر کے رشتے کو ہاں کر ہی دیگی، لیکن اگر اس " سب کو دیکھنے کے بعد مریحہ نے مجھ سے معافی نہیں مانگی، تو اگلی باری اسی کی ہو گی "اب کی بار اس نے مریحہ کے لئے سزا دینے کی بجائے معافی کا اختیار رکھا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دبئی کے فائیو سٹار ہوٹل کے لگژری روم میں لیپ ٹاپ گود میں رکھے ٹانگیں پھیلائے وہ سکرین پر اپنے پراجیکٹ کو دیکھ رہی تھی، منہ سے ادا ہوتے الفاظ اس کی پریسنٹیشن کا زبانی حصہ تھے، جنہیں بار بار دہراتی وہ لہجہ بدل بدل کر بہتر سے بہتر کر رہی تھی۔ لمبے سیاہ چمکیلے بال رخسار پر لٹک رہے تھی، سیاہ بڑی بڑی آنکھوں میں چاندنی جیسی چمک تھی جو لیپ ٹاپ سے ابھرتی روشنی سے مزید روشن ہو رہی تھیں۔ اسی دوران وہ بار بار اپنا موبائل اٹھاتی اور میسج چیک کرتی اور ہر بار اداسی اس کے سفید، صاف اور ملائم چہرے پر ابھرتی۔

پروجیکٹ کی تیاری کے ساتھ ساتھ انتظار اور بے چینی کی سی کیفیت لئے وہ جب سے ہوٹل پہنچی تھی اپنے روم میں قید تھی۔

مسج بیپ بجنے پر اس نے جھٹ سے نگاہ موبائل پر ڈالی جس پر نوٹیفیکیشن میں موجود نام دیکھ کر آنکھوں کی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چمک مزید گہری ہوئی۔

Ayaan Ahmed



جھٹ سے میسج کھول کر چیک کیا اور لیپ ٹاپ کو سائڈ پر رکھ کر کپڑے اور دوپٹہ درست کرتے کمرے سے باہر کی طرف لپکی۔

ایان کی جانب سے بلا آخر جواب موصول ہو گیا تھا، وہ جو اس کے خواب و خیالوں کی زمین پر قبضہ جمائے ہوئے اس کو پچھلے کئی روز سے نظر انداز کر رہا تھا جس کے میسج کا وہ بے صبری سے انتظار کر رہی تھی۔ وہ ہوٹل کے پول ایریا میں موجودگی کا پتہ دے رہا تھا جہاں یہ ایونٹ آج رات ہونا تھا۔ دوپٹہ درست کرتی تیزی سے پتہ پوچھتی وہ جلد ہی اس مقام پر پہنچ گئی۔

سٹیج کے قریب ہوٹل ملازمین کو ہدایت کرتا ایان اسے دور سے ہی نظر آ گیا تھا، وہ جو عجلت میں پریشان سی اسے ڈھونڈنے نکلی تھی جلد ہی اسے پا کر مطمئن ہو گئی۔

السلام و علیکم "قریب پہنچ کر عقب سے مخاطب کیا"

و علیکم السلام "ایان نے پلٹ کر ایک پل اس کے چہرے کو دیکھا اور سوالیہ نشان ماتھے پر لئے سلام کا جواب" دیا۔

جینز اور ٹی شرٹ میں ملبوس وہ تھکا تھکا سا دکھ رہا تھا اور اس وقت بھی کچھ ہدایات اور ارینجمنٹ کے حوالے سے ہوٹل کی ٹیم کے ساتھ مصروف تھا۔

کیا ساری تیاری تمہارے ہی ذمے ہے "مریحہ نے خوشگوار سا موڈ لئے بات کا آغاز کیا۔"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں بس کچھ چیزیں اپنے حساب سے ٹھیک کروا رہا تھا، چند گھنٹے ہی باقی ہیں، اور یہ کام میرے ذمے ہے تو" سوچا فائنل چیکنگ کرلوں" ایان نے نگاہ سٹیج پر ڈالتے ہوئے جواب دیا

تم ہماری والی فلائٹ میں نہیں آئے؟ کیوں؟" مریحہ نے ایان کا موڈ جاننے کی غرض سے سوال کیا۔ "

نہیں میں کل رات سے آیا ہوا ہوں، خیر، بولو کیا ضروری بات کرنی ہے؟" ایان نے اپنے قدم ایک "

طرف بڑھاتے ہوئے سوال کیا

ایان، کیا ہم کہیں اور سکون سے بات کر سکتے ہیں کچھ دیر؟" مریحہ نے آس پاس کام کرتے مصروف"

ورکرز پر ایک نگاہ ڈال کر انگلی سے چہرے کی دائیں طرف سے پھسلتی لٹیں پیچھے کیں۔

خیریت، ایسی کیا ضروری بات ہے جو یہاں نہیں ہو سکتی؟" ایان نے لاپرواہی برتتے ہوئے سوال کیا۔"

وہ۔۔ مجھے۔۔ کچھ ضروری بات اکیلے میں ہی سکون سے کرنی ہے۔۔" چہرہ نیچے جھکائے اپنے ہاتھوں کی"

انگلیوں سے کھیلتی وہ بے چین ہو کر بولی تو اس کے بالوں کی چند لٹیں پھسل کر پھر چہرے کے سامنے آ گئیں۔

ہاں اب بولو کیا بات ہے" ہوٹل کے ڈائننگ ایریا میں ایک میز پر بیٹھے ایان نے اس سے سوال کیا، لہجہ "

سنجیدہ تھا تو نگاہیں مریحہ کے الجھے ہوئے چہرے پر مرکوز تھیں جس پے لٹکتے بالوں کو وہ بار بار پیچھے کر رہی تھی، آج کھلے بالوں میں اسے یوں دیکھ کر ایان کے لئے چہرے پر سختی لانا مشکل ترین کام تھا۔

"ایان۔۔۔"

وہ نام سے پکار کر کچھ کہنا چاہتی اور چپ ہو جاتی۔۔ گویا وہ ہمت نہیں باندھ پا رہی تھی، الفاظ کو ترتیب دینے کی جستجو میں وہ الجھ کر رہ گئی تھی۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں تم سے معافی مانگنا چاہتی ہوں۔۔"مریحہ نے عاجزی سے ایان کے سامنے اپنی آمد کا مدعا بیان کیا"

کیسی معافی مریحہ ؟"ایان حیران کن نظروں سے مریحہ کو دیکھتے ہوئے بولا "

"تمہارا پروپوزل ریجیکٹ کیا،اس بات کی معافی، تمہارا دل دکھایا اس بات کی معافی اور۔۔ "

"اس میں معافی مانگنے کی کیا بات ہے مریحہ،وہ تمہاری اپنی چوائس تھی، میں تمہیں پسند نہیں تھا بات ختم"

بے شک میرے دل کو تکلیف ضرور ہوئی، لیکن تمہاری خوشی میرے لئے زیادہ اہم ہے"ایان کی یہ بات"

سن کر مریحہ ندامت کے گہرے گڑھے میں جا گری۔

میری خوشی کیا تھی وہ میں سمجھ ہی نہ پائی، تمہیں انکار کر کے میں باخدا ایک دن بھی سکون سے نہیں رہ"

پائی۔میرے دل پر سٹیٹس کا جو خول چڑھ گیا تھا اس میں یہ میں دیکھ ہی نہ پائی کے کون میرا اپنا ہے اور کون

نہیں۔"مریحہ اضطرابی کیفیت میں انگلیاں مروڑتے ہوئے وضاحت دے رہی تھی

اونچی اڑان بھرنے کے چکر میں میں نے تمہیں بہت دکھ دیا،اور ساتھ ساتھ خود کو بھی،اب جب میرے"

دل سے امیری اور سٹیٹس کی دھند چھٹی ہے تو مجھے سب صاف صاف دکھ رہا ہے۔میں نے جانا ہی نہیں کے

میں خود کیا چاہتی ہوں، بلکہ میں تو انجانے میں وہی کرتی گئی جو دوسرے چاہتے تھے۔جن دوستوں کے ہمراہ

اڑان بھرنا چاہتی تھی،انہی نے مجھے زمین پر پٹخ دیا۔"مریحہ کے الفاظ جو ایان کی سماعت سے ٹکرا رہے تھے

ساتھ ہی اس کی نم آنکھوں میں دیکھ کر ایان الجھ سا گیا۔

مجھے جب تمہاری ضرورت پڑی، تم میرے پکارنے سے پہلے وہاں موجود ہوتے،اور تب بھی میں تمہارے"

" جزبات پہچانتے ہوئے ان سے انجان رہی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایان دم بخود حیرانی سے بنا مریحہ کی بات کاٹے سب سن رہا تھا

تم صحیح تھے ایان، بے شک پیسا زندگی کی ایک بنیادی ضرورت ہے مگر محبت اور عزت بھی، جو تمہارے پاس ہے اور جو تم نے مجھے دی۔ ایان آج مجھے کہنے میں کوئی عار نہیں کے میرا دل صرف تمہاری چاہ لئے ہوئے ہے۔۔۔" وہ افسردہ سا چہرہ اٹھائے کسی معصوم بچے کے انداز لئے ہوئی تھی جس سے اس کی شرمندگی عیاں تھی۔

کیا تم میری یہ چاہت قبول کرو گے "ایان کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر مریحہ نے ٹیبل پر موجود ایان" کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر نہایت آس لئے ایان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

مریحہ کی جذباتی گفتگو بڑی حیرانی سے ملاحظہ کر رہا تھا۔ لب ذرا سے کھل گئے اور پورا وجود بے یقینی مین ڈوب گیا۔ ڈھیر سارے لمحے لگے تھے اس کو خود کو یقین دلانے میں، جو وہ سن رہا ہے کیا وہ سچ ہے؟

مریحہ کے اس اچانک اظہار نے ایان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو مفلوج کر دیا، اس کے ذہن کے پردے پر وہ سارے لمحے گزرنے لگے جب مریحہ نے اس کے ساتھ تلخ پیش آتی، اس کا مزاق اڑاتی اور جوں ہی اس کے ذہن میں مریحہ کے پروپوزل کا انکار گزرا، وہ جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھنے سے مریحہ کا دل ڈوب گیا۔ ایان نے مریحہ کی حیران و پریشان نگاہوں میں چند لمحے کے لئے دیکھا اور پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا مریحہ کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

ایان کا ردعمل مریحہ کی توقع کے بلکل خلاف تھا، وہ جو یہ سوچے بیٹھی تھی کے اس کا اتنا کھلا اظہار ایان کو باغ باغ کر دے گا۔ آنسو پلکوں کی باڑ توڑتے، گالوں پر سلسلہ وار بہنا شروع ہو گئے تھے، وہ سُن سی بیٹھی اسے جاتا




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھتی رہی۔۔

اخلاق اور رویوں کی بدصورتی کا احساس ہمیں اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک وہ ہمارے ساتھ نہ برتے جائیں۔



زمین پر نہ چل سکا آسمان سے بھی گیا

کٹا کے پَر کو پرندہ اڑان سے بھی گیا

بھلانا چاہا تو بھلانے کی انتہا کر دی

وہ شخص اب میرے وہم و گمان سے بھی گیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رکسوس پریمیئم دبئی ہوٹل کا یہ حصہ اسی طرح کے کارپوریٹ ایونٹ اور تقریبات کے لئے مختص تھا، پول کا نیلا پانی شاندار عمارت کے عکس کو اس حسین منظر میں تبدیل کر رہا تھا کے دیکھنے والی آنکھیں خیرہ کر دے۔ یہ دبئی کے خوبصورت ترین ریستوران میں شمار ہوتا تھا، جس کی قسیم ایک نظر میں تو آنکھوں کو حیرت کدہ کر دے، سوئمنگ پول لان کے مختلف حصوں میں چکور شکل میں پھیلا ہوا تھا، جس کے ارد گرد بیش قیمت فرنیچر اور ان پر آرائش و زیبائش کے لیے

مختلف سجاوٹی گلدان پڑے تھے۔

ہوٹل کے بلکل سامنے ٹھاٹھیں مارتا سمندر اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا۔

ان جھلملاتی روشنیوں میں چمچاتے چہروں اور بیش قیمت لباسوں میں ملبوس لوگ ہاتھوں میں مشروب کے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گلاس تھامے مختلف جگہوں پر، کھڑے اور کچھ لوگ بیٹھے محو گفتگو تھے۔

ان کے پاس سے گزرتے ان میں سے اٹھتی قیمیتی اور مہنگی خوشبوئیں سانسوں میں گھل جانے والا احساس دے رہی تھی، پاکستان کے علاوہ کئی ممالک کے آئی ٹی سے جڑے بڑے بڑے لوگ اس محفل میں شریک تھے۔

ریستوران کے ایک طرف تھوڑی سی اونچائی پر سٹیج اور پیچھے پروجیکٹر نسب کیا گیا تھا۔

اے اے ٹیک کی طرف سے یہ ایونٹ اس کمپنی کی مالیت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

اس وقت یہ کسی اور ہی دنیا کا نظارہ لگ رہا تھا جہاں کی ہر ہر چیز اس کی سوچ سے بالاتر تھی

پروجیکٹر کے سامنے رکھے ڈائس پر کمپنی کے مختلف لوگ باری باری آکر اپنی پرزینٹیشن دے رہے تھے، جن میں اے اے ٹیک کے ملازمین سمیت دوسری آئی ٹی فرم کے لوگ بھی آکر اپنے اپنے کام اور کمپنی کے بارے میں پریسنٹ کر رہے تھے۔

اے اے ٹیک کے مختلف ورکرز اپنی مختلف آئی ٹی پروڈکٹس کو پیش کر رہے تھے، ان ہی لوگوں میں سے جب مریحہ کی پرزینٹیشن کا وقت ہوا تو کتنی ہی نگاہیں اٹھ کر تھمنے پر مجبور ہو گئی تھیں۔

وہ ہلکے زنک رنگ کی پیروں تک آتی نفیس میکسی میں صبیح چہرے پر مسکان سجائے ، سبک سبک قدم اٹھاتی اب سٹیج پر پہنچ چکی تھی کندھے سے نیچے آتے ریشمی بال ، جاذب نظر ہلکا سا میک اپ جو اس کے چہرے کو من موہ لے دینے کی حد تک حسین بنا رہا تھا۔

اعتماد سے مسکراتی اپنی دل آویز خوبصورتی کے سنگ وہ سب کے دل موہ رہی تھی۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ جو اس وقت مدھر سی آواز میں صراحی گردن اعتماد سے گھماتی بول رہی تھی کتنے ہی دلوں کی تو دھڑکنیں تھم رہی تھیں تو بہت سی آنکھیں رشک و حسد کا پیکر بنی ہوئی تھیں جن سے وہ یکسر بے خبر پراعتماد انداز میں اپنے حصے کا بول کر اب سٹیج سے نیچے اتر آئی تھی۔

بہت سے امیر زادوں کی نظریں گھوم گھوم کر اس سے لپٹ رہی تھیں۔

وہ پر بظاہر پراعتماد اور خوشنما نظر آتی لڑکی اپنے اندر کتنے ہی طوفانوں کو مجتمع کئے ہوئی تھی، کتنے ہی دکھ سمیٹے وہ خود سے جنگ کر رہی تھی۔ واپس آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔ اسے اب انتظار تھا تو ایک شخص کا جس کو وہ اس تقریب کے شروع ہونے کے بعد سے اب تک نہیں دیکھ پائی تھی، اور دیکھتی بھی کیسے وہ تو شاید انتظامات کی ذمہ داری سنبھالے کہیں مصروف ہو گا۔ اپنے دل میں سوچتی وہ ہر جگہ نظریں گھما رہی تھی۔ ہر ہوٹل کے ملازم سے گفتگو کرتے شخص کو کھوج رہی تھی مگر تلاش تھی کے ختم ہی نہ ہوتی۔

"یہ عامر کہاں غائب ہے، اور ایان کی سپیچ کب ہو گی، مجھے تو اس کی سپیچ سننی ہے اور اس کا تماشہ دیکھنا ہے" کنول تقریب میں ایک کنارے پر عام نظروں سے چھپی حاشر کے ساتھ بیٹھی بے تابی سے ایان اور اپنے کزن کی باری کا انتظار کر رہی تھی، وہ حاشر کے ہمراہ شام میں دبئ پہنچی تھی اور اپنی فتح کی منتظر اس ایونٹ میں موجود تھی۔

"وہ سٹیج کے پیچھے بیٹھا انگریزی بولنے کے رٹے مار رہا ہو گا" حاشر نے آہستگی سے کنول سے کہا جس پر دونوں نے تالی ماری

"اور جب وہ سٹیج پر اپنی ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں تقریر جھاڑ رہا ہو گا، اس وقت اس کے پیچھے سکرین پر جو



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حسین منظر ہونگے، وہ تو اس حسین محفل کو چار چاند لگا دینگے" کنول نے حاشر کے کان میں سرگوشی کی۔

کامران، فہد اور سکندر کو اس نے سٹیج کے قریب بیٹھنے کی تاکید کی ہوئی تھی تاکہ ایان کی تقریر کے وقت تمام حالات کو کیمرے میں محفوظ کر سکیں، انہیں بھی اس کام کے لئے مفت میں دبئی کا موقع ملا تھا جو ایک اچھی ڈیل تھی۔

عامر کے پاس وہ ایان کی جعلی ویڈیو اور تصاویر جو اس نے فہد کی مدد سے کسی پروفیشنل گرافکس ڈیزائنر کی مدد سے بنوائی تھیں پہلے ہی پہنچا چکی تھی جو عامر کی مدد سے سٹیج پر نصب پروجیکٹر چلنے والی تھی۔

بلآخر سٹیج سے اے اے ٹیک کے سی ای او ایاز آدمانی کے نام پکارا گیا اور انہوں نے آکر اپنی کمپنی اور اپنے آئندہ آنے والے پروجیکٹ کے بارے میں تفصیلی گفتگو کی۔

Now I have a big news for all of you, for all the people connected to A A Tech and those who are working for this company.

اب میرے پاس ایک بڑی خبر ہے آپ سب کے لئے اور ان تمام لوگوں کے لئے جو اے اے ٹیک میں کام کرتے ہیں اور جو اس کمپنی کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں"

اس خبر پر پورے مجمع کی مکمل توجع سٹیج پر موجود ایاز آدمانی کی جانب مبذول ہو گئی، مجمع میں سناٹا اور ہوٹل کے قریب سمندر سے آتا لہروں کا شور مجمع میں اور خاص طور پر کمپنی کے ورکرز جو اس وقت یہاں موجود تھے جن میں بورڈ آف ڈائریکٹر سمیت مینیجمنٹ ٹیم بھی شامل تھی اپنے دل تھامے بیٹھے تھے۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

The A A Tech Board of Directors is pleased to announce the appointment of Ayan Admani as the new Chief Executive Officer Designate for A A Tech. Ayan will replace myself Ayaz Admani, who is retiring from A A Tech at the end of this Month. Ayan is my eldest son and working and looking after our businesses in USA for last 4 years.

I would now like to call upon Mr Ayan Ahmed Admani, a New CEO of the company to give a briefing on the important aspects of different projects run by this company and his plans.

Please put your hands together for Ayan Admani.

اے اے ٹیک بورڈ آف ڈائریکٹرز آپکو یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس کر رہے ہیں کے ایان آدمانی کو نئے سی ای او کے لئے نامزد کیا گیا ہے۔ایان میری جگہ یہ پوزیشن سنبھالیں گے اور یہ میرے سب سے بڑے بیٹے ہیں جو پچھلے چار سال سے امریکہ میں ہمارا بزنس بھی چلا رہے تھے۔

آپ سب کی بھرپور تالیوں میں، میں اب ایان آدمانی کو سٹیج پر دعوت دینا چاہوں گا کے وہ آئیں اور اپنے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"خیالات اور کمپنی کے مختلف پراجیکٹس اور اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالیں۔

ایاز آدمانی کے الفاظ تھے کے ایٹم بم کی مانند لوگوں پر پڑے تھے، لوگوں کے چہرے حیرت سے کھلے کے کھلے رہ گئے تھے، یہاں کچھ ایسے لوگ بھی موجود تھے جو ایان کو اب تک کمپنی میں ایک معمولی ورکر کی حیثیت سے دیکھتے آئے تھے اور آج اچانک ان پر یہ بات آشکار ہوئی تھی کے یہ معمولی سا آؤٹ ڈور ورکر اس کمپنی کے مالک کا بیٹا ہے۔

واٹ دا۔۔۔۔۔۔"کنول سمیت حاشر بھی یہ خبر سن کر حیرت کی آخری حدوں کو چھو رہے تھے اور" کنول ایان کے ساتھ گزرے لمحوں کو یاد کرتی زمین میں دھنستی چلی جا رہی تھی۔

اس موقع پر اسے یہ ہوش بھی نہ رہا تھا کے وہ ایان کے لئے کیا پلان کر کے بیٹھی ہوئی ہے۔

گرے ٹیکسیڈو تھری پیس سوٹ میں ملبوس، چہرے پر مسکراہٹ سجائے بالوں کو اوپر کی جانب بنائے ، نفاست سے پر رعب قدم اٹھاتا وہ اس وقت سب کی پھٹی آنکھوں کی پتلیوں میں رقص کرتا عکس تھا۔ سب کی تھمی سانسیں ششدر آنکھیں اور اس کی اٹھان سب اس لمحے کو ایک تعجب انگیز بنائے ہوئی تھی تو ہر زباں عش عش کرتی اسی کے لئے تھی۔

واہ۔۔واہ واہ۔۔ایان آدمانی، تم تو اتنی اوپر سے آئے ہو کے سوچوں کو چیر پھاڑ کے رکھ دیا" حاشر ماتھے پر " ہاتھ ٹکائے افسوس اور حیرت کے سمندر میں غوطے لگاتا ایان کو سٹیج پر دیکھ رہا تھا، جبکہ کنول کا حال بھی اس سے مختلف نہ تھا۔

وہ حیرانگی کی کیفیت پر قابو پانے سے قاصر تھی، سر کو دونوں ہاتھوں سے تھامے، اوہ مائے گاڈ، یہ کیا ہو



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گیا۔۔۔کیا چیز ہے یہ۔اب کیا ہو گا،میرا تو دماغ کام نہیں کر رہا" جیسے الفاظ افسوس اور ہار کی ندامت سے ادا کر رہی تھی۔



اگر بازی بااصول طریقے سے جیتی جائے تو ہارنے والا بھی داد دیتا ہے۔

ادھر مریحہ بھی اس منظر کی تاب نہ لاتے ہوئے حزن کی سی کیفیت میں اپنا سر ہاتھوں میں لئے سامنے سٹیج پر کھڑے شخص کو دیکھ رہی تھی۔پلکیں تھیں کے جھپکنا بھول گئی تھیں،دل تھا کے دھڑک نہیں رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تقریر کے بعد ایان سٹیج سے اتر کر تیز قدم اٹھاتا ایک طرف جا رہا تھا،یہ ایک راہداری نما جگہ تھی جو ہوٹل کے اندرونی حصے کا راستہ بھی تھی۔

اپنے عقب سے تالیوں کے ہمراہ "واہ،واہ" کی اچانک قدم تھم گئے،آواز جانی پہچانی لگ رہی تھی گردن گھما کر دیکھا۔جوں اس کی نظر حاشر پر پڑی ایک ہمدردانہ مسکراہٹ نے چہرے کا احاطہ کیا۔وہ پلٹ کر حاشر کی جانب واپس آیا اور ناسوالیہ نظروں سے اس کے تالی بجاتے ہاتھوں اور چہرے کو دیکھتا،گو کے انداز جلدی لئے ہوئے تھا۔

" واہ بھئی واہ،ایان صاحب واہ،کیا چیز ہیں آپ۔کمال کر دیا آپ نے تو،چیونٹی سے ہاتھی کا روپ دھار لیا" حاشر استہزائیہ مسکراہٹ اچھالتے گویا ہوا

" شکریہ "ایان نے عجلت میں مختصر جواب دینا ہی مناسب سمجھا اور پلٹنے کا ارادہ ہی رکھتا تھا کے حاشر بول پڑا ویسے،بڑی توپ چیز نکلے تم،پہلے نیشنل یونی ورسٹی کے بیسٹ سٹوڈنٹ کو ہرایا،پھر اتنا بڑا عہدہ "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈائریکٹ۔۔"بیسٹ سٹوڈنٹ پر زور دیتے بول کر رکا۔

اچھاتو یہ بات ہے۔۔"ایان اس کی بات کا اشارہ سمجھ کر ایک پل کے لئے دل میں سوچتا رک گیا، پھر " دھیرے سے پلٹا اور حاشر کو ایک پل بغور دیکھا، اس کے ہونٹوں پر بڑی خوبصورت سی مسکان سمٹ آئی تھی۔

کوئی بات نہیں، دل چھوٹا نہ کرو حاشر، 'شکاگو یونی ورسٹی' کے ٹاپر سے ہارے تھے تم "ایان ملائم لہجے میں کہتا اسے بازو پر تسلی آمیز تھپکی دے کر مسکراتا چلتا بنا۔

وہ تھپکی نہ تھی گویا شاباشی تھی جو ایان اسے دیتا یہ باور کروا گیا تھا کے وہ کسی چھوٹے موٹے مقابل سے نہیں ہارا ہے۔

حاشر اب کی بار اس کے نئے روپ کے مدح ہوتے دل پر قادر نہ تھا۔ہاتھوں میں سر اٹھائے اسے جاتا دیکھتا رہ گیا۔

---

یہ دبئی کا ایک اور عالیشان ہوٹل تھا، جس کی اونچائی آسمانوں سے باتیں کرتی۔ہوٹل کے ایک بلند فلور پر ڈائننگ ہال میں موجود تمام نفوس جو ایک طرف لگے میز پر لا کر بٹھائے جا رہے تھے ایک دوسرے کو حیرت سے تک رہے تھے ۔

بلوانے والے نے کسی اہم راز کا پردہ فاش کرنے کا کہہ کر سب کو خفیہ طور پر الگ الگ مدعو کروایا تھا۔

مریحہ، کنول، سمیر، عامر، فرحان، مارلین، جویریہ، حاشر، کامران، سکندر، فہد سب لوگ یہاں موجود تھے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جن میں سے زیادہ تذبذب کا شکار حاشر اور کنول نظر آرہے تھے۔وہ کون تھا جس نے اس عالی شان ہوٹل میں سب کو ایسے اکٹھا کیا تھا یقیناً سب کے ذہنوں کے گھوڑے دوڑ کر ایان پر ہی رکے تھے۔

کنول کی حیرت کی انتہاء نہ رہی جب اس نے اس میز پر اپنے یونی ورسٹی فیلوز سمیت کامران، سکندر اور فہد کو بھی بیٹھا پایا، یہ تینوں کل سے کنول کا فون اٹینڈ نہیں کر رہے تھے۔۔ کھا جانے والی نظروں سے انہیں دیکھتی کنول دل ہی دل میں بڑبڑا رہی تھی مگر بس میں کچھ نہ رہا تھا۔جب کے گروپ کے باقی لوگ بھی آج یہاں موجود تھے۔

جوں ہی تمام لوگ وہاں جمع ہوئے کچھ ہی دیر میں وہ اپنی پورے ٹھاٹ کے ساتھ جلوہ گر ہوا، ہاں جس نے کل سے سب کے ذہنوں کو مفلوج کر رکھا تھا ہاں جس کے تحیر میں مبتلا کر دینے والے راز نے سب کی آنکھوں کو پھٹنے پر مجبور کر دیا تھا، عقل دنگ تھی اس کی شخصیت کی راز فشانی پر وہ آج ہوش رُبا حد تک خوبرو اور پر کشش لگ رہا تھا۔

گہرے نیلے رنگ کا کوٹ پینٹ اس کی شخصیت کے عین مطابق تھا۔وہ قدم اٹھا رہا تھا اور جس جس میز کے پاس سے گزرتا ہوا ان تک کا فاصلہ ختم کر رہا تھا گردنیں مڑ کر پلٹنا بھول گئی تھیں، نظروں میں رشک تیرتا واضح تھا۔

ایان آدمانی اب اس میز کے بلکل سامنے آکر کھڑا تھا، جہاں وہ سب لوگ بھی موجود تھے جن کے نزدیک غربت ایک جرم اور ایان ایک مجرم رہا تھا، وہ بات بے بات، اسکی ہنسی اڑاتے رہتے۔۔آج ایان کے مہمان تھے۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج وہی ایان کھڑا تھا، پر وقار مسکراہٹ لبوں پر مزین کیے، لمبائی رخ بڑی روشن آنکھیں جن کی چمک اک اٹھان جیسی تھی، کھڑی ناک آج بھی غرور سے نہیں اٹھی تھی پر ایک وقار تھا ایک رعب تھا ایک دب دباجو سامنے بیٹھے ہر ذی روح کو متحیر کیے ہوئے تھا ۔

سب لوگ سانس روکے بیٹھے اس کی اس باتمکنت آمد اور اس کی شخصیت کو دیکھ اور سوچ رہے تھے جبکہ الفاظ کہیں گم ہو گئے تھے، زبانیں کہیں قید میں تھیں۔۔

گائز، سرپرائزڈ" مسکراتا ہوا اپنے کوٹ کا بٹن کھولتا ہوا مخاطب ہوا تھا۔"

"تم سب کو میں نے ہی مدعو کیا ہے یہاں۔۔۔کچھ راز ابھی باقی ہیں جن پر سے پردے سرکانا چاہتا ہوں" ایان نے باوقار مسکراہٹ سجائے بات شروع کی ۔جہاں سب ہی اس کی طرف پوری طرح متوجہ تھے اور وہ یوں کھڑا تھا جیسے سب تسخیر کر چکا ہو۔ حقیقت بھی یہی تھی۔

مائے سیلف۔۔ایان آدمانی۔ کل نام تو جان لیا آپ لوگوں نے۔۔"اپنی جانب چار انگلیاں اٹھا کر سر خم کرتا" گویا ہوا۔

اب تک آپ لوگ صرف ایان احمد کو جانتے تھے، وہ ایک ایسا شخص تھا جس کی شخصیت جس کا رہن " سہن، جس کا انداز، جس کا سٹینڈرڈ، کچھ بھی تم لوگوں سے میل نہیں کھاتا تھا، پھر بھی تمہارے ساتھ اٹھتا بیٹھتا رہا۔ یہ جانتے ہوئے بھی کے تم سب ہی مجھے ناپسند کرتے ہو۔ کیوں کے میرے پاس ویسی گاڑی نہیں ہوتی جیسی گاڑیوں میں تم لوگ یونی ورسٹی آتے، میری ڈریسنگ ویسی نہیں ہوتی جیسا تم لوگ پہنتے، میرا لب و لہجہ انگریزی اتنی اچھی نہیں تھی، کیوں کے میں تم لوگوں کی طرح اچھے سکولوں سے نہیں پڑھا، تب بھی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سمیر کی وجہ سے مجھے تم لوگ مجھے برداشت کرتے رہے۔۔۔"توقف کے ساتھ بولتا ہوا مدھم سی تمسخرانہ مسکراہٹ نے پل بھر کو لبوں کے کونوں کے پٹھے کھینچے تھے، کنول نظریں چرا رہی تھی اور کچھ لوگ نگاہیں پٹپٹا رہے تھے۔

" میں واقعی اس سٹینڈرڈ کا نا تھا، نا ہوں۔"

ہمیشہ سے ایان آدمانی ہی تھا۔۔ جس نے بچپن اور تمام عمر امریکہ میں گزاری، اور کیا پتا وہیں تم لوگوں " سے ملے بنا ساری عمر گزر جاتی، وہیں پڑھا لکھا، بڑا ہوا اور اپنی آئی ٹی فرم شروع کی جس میں ہزاروں ملازمین "ہیں، کئی برانچز ہیں اور کچھ اور ملکوں میں بھی آفسس ہیں

بڑے ہی باوضع لب و لہجے میں وہ بول رہا تھا کے کسی کی ہمت نہیں تھی اس کے طلسم سے باہر آپاتے۔

تو قصہ شروع ہوتا ہے کچھ یوں کہ آج سے قریباً 3 سال پہلے میں امریکہ سے پاکستان ہی دن کے لئے آیا، " "اور تب میری زندگی نے ایسا پلٹا کھایا کہ میرے اختیار میں کچھ بھی نہیں رہا میں بے بس مجبور ہو گیا تھا

ایان کی آواز میں ہلکی سی کرب کی جھلک تھی۔۔ سب لوگ ششدر بیٹھے اس کو سن رہے تھے ایسا کیا ہوا تھا جو ایان آدمانی جیسے عرب پتی لڑکے کو بے بس کر گیا۔

وہ میری زندگی کو بدل دینے والے ایام کی شروعات تھی میں چند کزنز کے بہت اسرار پر گھر سے نکلا تھا۔" "سڑک پر ایک دل دہلا دینے والے حادثے کے باعث راستہ بلاک تھا

ایان نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اور گہری سانس خارج کی پر سب لوگ اس کے اس توقف پر پہلو بدلنے لگے۔ایان نے وہیں سے کلام کا سلسہ جوڑا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"شاید میں اس وقت وہاں نہ رُکتا، تو آج یہاں تم لوگوں کے ساتھ موجود نہ ہوتا۔ وہاں لوگوں کی بھیڑ میں ایک ادھیڑ عمر شخص گاڑی میں زخمی حالت میں پڑا تھا اور کوئی ایمبولنس کو کال کر رہا تھا تو کوئی اس شخص کو گاڑی سے نکالنے کی کوشش میں تھا، کوئی ٹیکسی بلوا رہا تھا، سب پریشان نظر آرہے تھے، ایسے جیسے کے کوئی ان کا اپنا ہی ہو۔ جبکہ میرے ملک میں ایسا نہیں ہوتا، وہاں کوئی کسی کی پرواہ نہیں کرتا، نہ جانے کیوں مجھے یہ سب دیکھ کر ایک جوش سا آگیا، مجھے سب لوگوں کے اس عمل نے اندر تک جھنجوڑ ڈالا یا شائد میری قسمت مجھ سے یہ سب کروا رہی تھی"

ایان سر کو ہوا میں جنبش دے کر مدھم سا مسکرایا چہرے پر دلکش سا رنگ لہرا گیا۔

"تم لوگ یہ تو جانتے تھے کہ میرے والد ایک ہسپتال میں جاب کرتے ہیں، لیکن وہ جس ہسپتال میں جاب کرتے ہیں، اس کے مالک بھی ہیں اور وہ اس شہر کا سب سے بڑے ہسپتالوں میں سے ایک ہے۔۔ میں اس شخص کو اپنی گاڑی میں ڈال کر اسی ہسپتال میں لے گیا"

ایان نے کرسی پر بازو ٹکائے تھوڑا جھکتے ہوئے کہا اور پھر گہری نگاہیں سامنے بیٹھی مریحہ پر مرکوز کیں سفید رنگ کے کُرتے پر سرخ دوپٹے کو کندھے پر ڈالے دودھیا رنگت والی یہ لڑکی اس وقت دم سادھے اسے ایسے سن رہی تھی جیسے کوئی چھوٹی سی بچی پریوں کی داستان سنتی ہو۔

"وہ شخص کون تھا جانتی ہو۔۔۔" مریحہ سے سوال کیا جس پر وہ نہ سمجھی کی کیفیت میں پیشانی پر بل ڈالے اسے دیکھنے لگی۔

"وہ تمہارے والد صاحب تھے، طاہر ایوب خان"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک حیرت کا پہاڑ تھا جو مریحہ کے سر پر گرا تھا وہ سکتے کی کیفیت میں چلی گئی تھی، بے یقینی سے ایان کو دیکھتی وہ اپنی آنکھوں سے بہتے موتیوں سے بھی بے خبر تھی۔۔

"انہیں ہسپتال چھوڑ کر میں واپس چلا گیا تھا، مگر اگلے روز میری قسمت مجھے وہاں بلا رہی تھی جس سے انجان میں یونہی اس شخص کی خیر خبر لینے جا پہنچا تھا"

ایان اب پریشان، حیران بیٹھی مریحہ کے اوپر نگاہیں گاڑے بول رہا تھا۔

"وہیں پہلی بار میں نے اسے دیکھا، مگر اُس وقت، سسکیاں بھرتی یہ پریشانی سے دوچار مجھے نوٹ نہ کر سکی نہ ہی میں نے تعارف کروانا مناسب سمجھا" لیکن اس پل نے مجھے ایسے تعجب بھرے سحر میں جکڑا کہ میں ہزار کوشش کے باوجود خود کو روز وہاں آنے سے نا روک سکا۔۔۔ میں روز آتا تھا اور اس کی فیملی سے ملے بناء ہی ان کی خیر خبر معلوم کرتا اور مریحہ کی جھلک آنکھوں میں سموئے واپس چلا جاتا۔ پھر اچانک ان لوگوں نے بنا بتائے انہیں کسی اور ہسپتال منتقل کر دیا۔ یہ خبر مجھے درد دے گئی تھی مگر میں وقتی جزبہ سمجھ کر واپس امریکہ چلا آیا ۔۔

لیکن۔۔۔۔ایک پل ایک لمحے کو وہ ٹسوے بہاتی حسین لڑکی میرے دل سے مندمل نا ہو پائی، مجھے تو آج بھی مریحہ کا وہ چہرہ یاد ہے۔"

ایان نے محبت بھری گہری نظروں سے اسے دیکھا تھا جو اس کے اس بدلتے رنگ پر پرنم آنکھیں لیے بیٹھی تھی۔

مریحہ کو بس میں نام کی حد تک جان سکا تھا اور کچھ ہلکی سی معلومات ہسپتال کے ریکارڈ سے حاصل ہوئی"




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھی۔میں نے وہیں سے بیٹھے بیٹھے اپنے طور پر کوشش کی اور مریحہ کے بارے میں معلومات نکلوائیں اور تب
"مجھے اس یونی ورسٹی کا پتہ چلا



ایان نے پھر سے توقف کیا اور مسکراتے ہوئے سمیر کی طرف رخ جو پہلے سے ہی اس کی طرف
مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

اور یہ ہے سمیر "سر کو عزت سے اس جانب جھکا کر ہاتھ سے اشارہ سمیر کی جانب کیا۔ "

میرا یونی ورسٹی میں بیسٹ فرینڈ جو در حقیقت میرا کزن اور فیملی فرینڈ بھی ہے۔یہی مریحہ تک پہنچنے میں "
میرا مددگار ثابت ہوا۔اور محض اتفاق تھا کے مریحہ اور یہ ایک ہی یونی ورسٹی میں تھے۔جس سے مجھے مریحہ
"کے بارے میں معلومات حاصل ہوئیں۔

سب اب سمیر کو گھور رہے تھے اور وہ دانت نکالے کندھے اچکا گیا

میں مریحہ تک پہنچنا چاہتا تھا اور سمیر اس کا ذریعہ تھا اور میں چاہتا تو باآسانی مریحہ کو پا سکتا تھا یہ میرے لئے "
مشکل نہیں تھا اور پہلے پہل تو میں نے یہی سوچا کے مریحہ سے ڈائریکٹ بات کروں مگر،تب مجھے لگا کے
شاید وہ اسے میرے ہسپتال والی ہمدردی سے جوڑ دے گی،میں اسے حاصل تو آسانی سے کر لوں مگر اس کی
"محبت حاصل نہ ہو سکے،اور تب میں نے اپنے لئے ایک نیا کیریکٹر تیار کیا

"ایان احمد"

خوبصورت سی مسکان ہونٹوں پر سجائے وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر اب سیدھا کھڑا ہوا تمام لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔

تم نے یہ سب کچھ مریحہ کی خاطر کیا؟؟؟"حیرت میں ڈوبی آواز فرحان کی اٹھی"



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایان نے مسکرا کر سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

ایان کی بات مریحہ کو چونکا گئی۔

"میں نے اپنا آپ بدل ڈالا، ایسا کے میرے لئے خود کو تبدیل کرنا بہت مشکل کام تھا، بلکہ سب سے مشکل کام یہی تھا"

وہ کرسیوں کی پشت پر ہاتھ رکھتا ایک کرسی سے دوسری کرسی تک بڑھ رہا تھا، یوں سب کے پاس سے ہوتا ہوا اپنا آپ گوش گزار کر رہا تھا۔

"اور اس تبدیلی اور محبت کے حصول کے لئے میں نے کیا کچھ کیا۔۔۔ کیسا وقت اور کیسے دن دیکھے، جاننا چاہتے ہیں آپ لوگ؟" وہ لمبائی میں بنی میز کے کنارے پر آ کر رکا سب سے پوچھ رہا تھا۔

سب کی گردنیں اقرار میں ہلی تھیں۔

"سب سے پہلے اس یونی ورسٹی میں ایڈمیشن کی خاطر اپنا امریکہ میں اپنا بزنس اپنے کزن کو سونپ کر آیا"

سب رشک سے مریحہ کی طرف رہے تھے جو ساکن بیٹھی تھی وہ خود بھی حیرت کی اتھاہ گہرائیوں میں غوطہ زن تھی۔

"جب بھی کبھی یونی ورسٹی سے کئی دنوں کے لئے غائب ہوتا، امریکہ جاتا تھا، ہاں اپنے گاؤں شکاگو" وہ مسکراتا پر سوچ انداز میں بتا رہا تھا اور اپنے راز پر سے پردا اٹھا رہا تھا۔

"سوات کے ٹور پر جاتے وقت جب کچھ لوگ مجھے نہ پا کر یہ سمجھ رہے تھے کے وہ بیچارا پیسے نہ ہونے کی وجہ سے نہیں آیا ہو گا، تب میرا دوست سمیر دل ہی دل میں ضرور مسکرایا ہو گا!!۔ کیوں کے وہ ٹور میری



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"طرف سے ہی تھا

سمیر کی جانب اشارہ کر کے مسکراتا ہوا بتا رہا تھا، جبکہ نظریں کنول پر آ رکی تھیں تو زور "کچھ لوگ" پر تھا۔

مریحہ۔۔۔ تمہیں وہ وقت یاد ہے، جب ہم سوات میں پھنس گئے تھے۔۔۔۔ وہاں میں اگر چاہتا تو اپنے سیٹلائیٹ فون سے ہیلی کاپٹر بھی بلوا سکتا تھا" وہ مسکرا کر اپنی باور کروا رہا تھا، مریحہ کے خیالوں میں سب لمحے گزر گئے جو دل کو پر نم اُحساس دلا رہے تھے ۔

ہاں۔۔ میرے بس میں تھا کے میں ہیلی کاپٹر سے ہوائی امداد طلب کر لوں۔۔۔ لیکن اگر میں خود کو غریبی" کے سانچے میں نہ ڈھالتا، تو شاید تمہاری وہ کیئر نہ کر پاتا، جو میں نے کی تھی۔۔۔ کیوں کے اتنی جسمانی مشقت تو میں اپنے آپ یعنی ایان آدمانی میں رہتے ہوئے کر ہی نہیں سکتا تھا" مریحہ کے قریب آ کر کرسی پر ہاتھ رکھے اس کی طرف جھک کر اسے مخاطب کرتے تمام بات بتائی۔

ایان کو اتنا تو پتا تھا کے یہاں اکثر اسے رشک بھری نظروں سے گھور رہے ہیں۔ مریحہ اس کے اتنے قریب آنے پر نظریں جھکا چکی تھی۔

اور پھر، جب مریحہ کو لے کر میں واپس اپنے گروپ کے پاس آیا تو مس کنول مجھ پر ٹوٹ پڑیں، ایسے جیسے " کوئی بچہ منع کرنے کے باوجود وہی حرکت سرزد کر دے" وہ کنول کی کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بڑے انداز سے جتا رہا تھا۔ کنول اس وقت بھی زمین میں گڑھ جانے کو تھی۔ وہ جانتی تھی کے ایان کے ساتھ اس نے بہت سختی برتی ہے، مگر اب وہی ایان جو اس کے نزدیک حقیر ترین انسان تھا سب کے سامنے اسے حقیر ثابت کر رہا تھا۔




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کنول۔۔یاد ہے نہ سب ؟اور تمہیں یاد ہے،ایک بار تم نے کافی اور ناشتہ کرنے کے بعد مجھے اچانک پھنسوا" نے کی غرض سے ناشتے کا بل ادا کرنے پر مجبور کیا تھا؟تم جانتی تھی کے اس کے پاس زیادہ پیسے نہیں ہونگے اور یہ وہاں بے عزت ہو گا۔۔"کنول نے سر اٹھا کر ایان کی جانب نا سمجھی سے دیکھا اور کچھ ہی لمحوں میں یاد آجانے پر ندامت سے اقرار میں سر ہلا دیا۔

جانتی ہو۔۔میں وہ کافی شاپ ہی خرید سکتا تھا۔۔اسی وقت۔۔کھڑے کھڑے "اپنی شہادت کی انگلی باہر " نکالے سامنے میز پر مارتا بول رہا تھا

"مگر میں نے کیا کیا؟وہاں بھی ایان احمد ہی بنا رہا "

جو تم لوگ باہر سمیر کی گاڑی میں کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے،انہیں ویٹر سے بل اماؤنٹ پر لڑ جھگڑ دکھاوا " کیا اور خوش کر دیا تھا"چہرے پر فتح کی مسکراہٹ تھی تو نگاہیں مریحہ اور کنول کی جانب باری باری اٹھی تھیں۔

گہری سانس لے کر بتاتا ہوا وہ مریحہ کی کرسی کی جانب بڑھ رہا تھا۔

انگریزی۔۔ہاں؟انگریزی بولنا نہیں آتی۔۔کیا مجھے ضرورت ہے کوئی وضاحت دینے کی؟"سوال کرتا وہ" اب باری باری ان لوگوں کو دیکھ رہا تھا جو اس کا مزاق اڑایا کرتے تھے

"مریحہ کو سمیر کے ذریعے اپنے ہی آفس میں جاب پر لگوایا "

بابا کی طبیعت ان دنوں کچھ خراب تھی،تب میں نے یہاں آفس کے کام دیکھنے اور ورکنگ سٹائل سمجھنے کا" فیصلہ کیا،میں چاہتا تو ڈائریکٹ بابا کی کرسی پر بیٹھ سکتا تھا،لیکن میں نے عام ورکر کے طور پر اور تمام کاموں کو



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سمجھنے کاارادہ ظاہر کرکے کمپنی میں ایک معمولی ورکر کے طور کام شروع کیا، میرے والد بھی اس بات پر بہت خوش ہوئے"



انسان کسی بھی مزاج یا نسل سے تعلق رکھتا ہو، جب کبھی سچی محبت کرتا ہے، تو اس کے حصول کی جستجو اسے ہر کام کرنے پر آمادہ کر لیتی ہے۔

میں ایاز آدمانی کا بیٹا ہوں، یہ بات صرف اصغر درید جانتے تھے، اگرچہ اپنے فلور کی رسیپشنسٹ کو بھی یہ بات بتانی پڑی تھی"

کیونکہ مریحہ جب جب اوپر آتی مجھے پہلے سے خبر مل جاتی"میز پر مریحہ کے سامنے کی جانب کھڑا وہ مسکراتا ہوا شرارت بھرے انداز میں بتا رہا تھا۔ مریحہ اس وقت رسیپشنسٹ کی اداکاری پر دل ہی دل میں غصہ کر رہی تھی جو اسے غلط رپورٹس دیتی رہی تھی۔

ایک لڑکی ہو کر وہ دوسری لڑکی کا ساتھ دینے کی بجائے اپنے باس کے لئے مخبری کرتی پھر رہی تھی۔۔"

ہنہ"دل میں سوچتے ہوئے وہ چہرے پر ناپسندیدگی کا غصہ ظاہر کر رہی تھی۔

تم یہی سوچ رہی ہو نہ کے وہ ایسا کیوں کر رہی تھی، اسے کہا گیا تھا، اس کی ڈیوٹی لگائی گئی تھی، اسی کی بدولت تم اوپر آکر مجھے آؤٹ ڈور رائڈر کی طرح دیکھتی تھی۔۔"ایان نے مریحہ کے چہرے کو پڑھتے ہوئے نام لے کر مخاطب کیا اور ہنستے ہوئے وضاحت دی۔

میں نے کنول کے گھر پیزہ ڈلیوری بھی دی ہے"وہ سمیر کے ہمراہ پیشانی ہاتھوں میں لئے شرارت سے مسکرا رہا تھا۔ کنول تو جیسے یہ بات سن کر کرسی پر ڈھے گئی تھی، پشت سے لگ کر وہ کندھے ڈھلکائے ایان کو



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہی دیکھ رہی تھی۔

مجھے خوشی ہے کے مریحہ نے مجھے یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی قبول کیا" مریحہ کی جانب جاندار سی مسکراہٹ اچھال کر بتایا

اوران کی بات کی جائے تو۔۔یہ اپنے دولت کے نشے میں اتنا چور تھیں کے انہوں نے مجھے ہر طریقے سے " ہرانے کی کوشش کی، ہر وار مجھ پر آزمایا، ہر حد تک جا گزری"

کنول کی جانب چار انگلیوں سے اشارہ کرتا وہ اب کنول کے بارے میں بتانے جا رہا تھا۔

مجھ سے بدلہ لینے کے لئے اپنے کزن عامر کو تم نے مریحہ کے پیچھے لگایا۔"

پھر عامر اور مریحہ کو ہوٹل میں ساتھ بلا کر تم نے تصویریں لیں، جو تم مریحہ کے خلاف استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی تھی، لیکن تم شاید نہیں جانتی، کے جس وقت تم وہ تصاویر لینے کی ہدایات دے رہی تھی، تم خود "کسی کیمرے میں قید ہو رہی تھی۔

عامر کے پاس آکر وہ اب انگلیوں پر گنتا ہوا کنول کی باتیں گنوا رہا تھا جسے تمام لوگ ہونق بنے سن رہے تھے

تم نے سپیچ کمپٹیشن میں حاشر کے سامنے مجھے لا کھڑا کیا، یہ سوچ کر کے میں یونی ورسٹی کے بیسٹ " سٹوڈنٹ سے بری طرح ہار جاؤنگا اور تم میرا مزاق بنا سکو گی۔افسوس تم وہاں بھی جیت نہ پائی" حاشر کے پیچھے آکر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے بتایا۔

تم نے فہد سکندر اور کامران کو میرے خلاف کھڑا کیا، ان سے تصاویر بنوائیں، فوٹو شاپ کروائیں، ایونٹ " میں چلوانے کا پلان کیا، جانتی ہو وہ کیوں نہیں چلیں؟ کیوں کے تمہارے پلان کے پیچھے میرا پلان چل رہا




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھا"اب وہ ان تینوں لڑکوں کے پاس آکر رکا جنہیں کنول اب تک اپنے ساتھ سمجھ رہی تھی۔شعلہ بار آنکھوں سے گھورتے انہیں دیکھ رہی تھی، جن پر اس کے غصے کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا

تم نے عامر کو منگنی کے لیئے تیار کیا،اس کے ذریعے مریحہ کو بدنام کرنے کا سوچا، مگر یہاں بھی تمہاری " قسمت نے ساتھ نہیں دیا

عامر جو بزنس شروع کرنا چاہتا تھا وہ اسے میرے لے آیا اور اب یہ میری مدد سے اپنا کام شروع کر رہا ہے، " کیوں کہ یہ اتنا گرا ہوا نہیں ہے،اس نے میرے پوچھنے پر مجھے سب کچھ بتایا اور میرا ساتھ بھی دیا"عامر کی کرسی کے پیچھے کھڑا وہ اس کے کندھے دباتا ہوا دوستانہ انداز میں بتا رہا تھا،جواباً عامر رضا بھی ایان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھے اس کی بات پر مہر لگا رہا تھا

تمہیں کیا لگتا ہے، تم خود دبئی آئی ہو۔۔۔۔۔۔؟"کچھ توقف کر کے کنول سے ذرا اونچی آواز میں سوال کیا،" وہ حیرت سے چہرہ اٹھائے ایان کے چہرے کو تکنے لگی،نہ جانے اب اس کے پیچھے بھی کوئی راز ہے؟

"!تمہیں لایا گیا ہے"

ایان آدمانی تمہیں یہاں لایا ہے، میں ہر بار تم سے دو قدم آگے تھا، تمہارے تمام پلانز کے پیچھے میرا پلان" "چل رہا تھا

تم کیا سمجھ رہی تھی،لوگوں کو پیسے کھلا کر تم ان سے کام کروا رہی ہو؟

ہاہاہاہا"پوچھو ان لوگوں سے۔۔پوچھو منیر سے، جسے تم نے میرے محلے میں میری مخبری کرنے بھیجا " تھا"وہ قہقہہ لگاتا ان تین لڑکوں کی طرف اشارہ کر کے بولا۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میری جاب ٹریٹ پر تم نے مجھ سے کہا تھا، میں اچھی جگہ کھاتی ہوں، تو لو، آج میں تمہیں اپنی جاب کی ٹریٹ دے رہا ہوں، یہاں، دبئی میں، تم نے منع کیا تھا نا کے تم کسی چھوٹے موٹے ڈھابے پر نہیں کھاؤ گی، تو چلو ٹریٹ یہاں دے رہا ہوں۔" وہ چلتا ہوا تیز آواز میں جتا رہا تھا کنول کی کرسی کے پاس رک کر چہرے کنول کے چہرے کے قریب لا کر بولا جو اس وقت ان تمام لوگوں کے سامنے ہتک سے چہرے کو جھکائے سب سے چھپانے کی کوشش میں تھی۔۔

وہ اپنی پشت پر کھڑے اس شخص کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہی تھی جو کبھی اس کے لئے سب سے آسان شکار تھا۔ وہ جزبات کے اس کنارے پر کھڑی تھی جہاں سے سب کچھ ٹوٹتا پھوٹتا نظر آتا ہے۔

ایک دیوانے کی سی کیفیت جو اپنے وجود کے پاتال میں اتر کر ایڑیاں رگڑنے لگتا ہے، ذہن سے کرب انگیز آوازیں نکالتا ہے اور عالم دیوانگی میں خود کو ادھر ادھر پٹختا ہے۔ خود پر حملہ آور ہو چکی، کپکپی اور شرمندگی کو ناتواں کرنے کے لئے اس نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں دے دیا۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

میں اور آپ سب آج شاید یہاں نہ ہوتے اگر اس نے کچھ اور دیر کر دی ہوتی" وہ مریحہ کی کرسی کے " پیچھے آ کر رکا اور کرسی کی پشت کے دونوں کناروں کو ہاتھ میں تھامے گویا ہوا۔ حیرت سے اٹھے تمام چہرے ایک بار پھر ایان کی جانب تھے۔

مجھے خوشی ہے مریحہ کے تم نے مجھے اسی طرح قبول کیا جیسا میں تمہارے سامنے ظاہر ہوا تھا، جس روز تم" نے یونی ورسٹی سے واپس جاتے اپنے دل کی بات کہی تھی، یہ سب جو میں نے آج ظاہر کیا، اسی وقت طے کر لیا تھا۔ البتہ جو کچھ تم نے کل کہا، اس کے بدلے میں نے کچھ اور پلان کیا ہے" معنی خیزی سے کہتا ہوا وہ



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریحہ کے چہرے کی جانب دیکھ رہا تھا جو سر کو اوپر اٹھائے اس کی بات سن رہی تھی۔

"ایان، اب بس کر دووو۔۔۔اب اور کیا رہ گیا ہے؟؟" وہ حیرت اور جھنجھلاہٹ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور ایان کے سامنے کھڑے ہوتے نخرے سے بولی۔

"سرپرائز" وہ ہنس کر کہتا کنول کی جانب اسے چپ کرانے اور ندامت قبول کرنے بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دبئی میں آج اس کا تیسرا دن تھا، اور یہ اضافی دن تھا جو پچھلے روز واپسی کی فلائٹ کو کینسل کروا کے بڑھا دیا گیا تھا۔ شام 6 بجے کے قریب وہ دبئی کے ایک لگژری فلیٹ کے دروازے پر پہنچ کر دستک دے رہی تھی۔

"ایسے" نہ جانے اب کیا سرپرائز ہے، شاید یہ اس کا یہاں گھر ہو گا، دکھانا چاہتا ہو گا، شاید کوئی آفس کا کام ہو" ہی کئی مختلف خیالات بُنتی وہ وہاں پہنچی اور دروازہ کھلنے کے انتظار میں تھی۔ آفس کے تمام لوگ واپس پاکستان جا چکے تھے اور اس کے یونی ورسٹی فیلوز بھی۔

کافی دیر دستک دینے پر بھی دروازہ نہ کھلا تو موبائل نکال کر ایان کو کال ملانے ہی والی تھی کے وہ اچانک دروازہ کھولے اس کے سامنے کھڑا تھا۔ "کیا ہوا بڑی دیر کر دی" دروازہ کھلنے پر اندر کی جانب نگاہ مارتی وہ سوال کر رہی تھی، حیرانگی عیاں تھی۔

"آؤ اندر آؤ" وہ دروازے سے جگہ چھوڑتا اسے اندر آنے کا راستہ دے رہا تھا۔

تمام تر آسائشوں سے مزین یہ فلیٹ بلکل خاموش تھا، وہ ایک پل کے لئے رک گئی۔ مریحہ کا چہرہ داخلی ہال میں لٹکے بڑے سے فانوس کی جگمگ کے ساتھ میل کھا رہا تھا۔ ایسی ہی دلکش مسکراہٹ اس کے چہرے پر



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سج آئی تھی۔

ایان یہ کس کا گھر ہے۔۔"ایان کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے، بلاشبہ وہ بہت عالیشان فلیٹ تھا۔ "



اندر تو آؤ، وہ دروازہ بند کر کے اندر کی طرف بڑھا "

وہ ایان کے تعاقب میں آگے بڑھی لیکن متحیر نظریں ابھی تک اطراف کا جائزہ لے رہی تھیں۔

ایک روشن بڑے سے کمرے میں صوفے اور کرسیاں مزین تھیں، داخل ہو کر ایان نے وسط میں موجود صوفے پر بیٹھنے کا کہا۔

نہ سمجھی میں وہ یوں ہی سب کچھ دیکھ رہی تھی، کمرے میں بھینی بھینی خوشبی مہک رہی تھی۔ یہ غالباً ڈرائنگ روم تھا۔

اب بتا بھی دو کیا سرپرائز ہے "مریحہ سے اب رہا نہیں گیا، بے چین ہو کر سوال کیا۔ "

" سرپرائی ز ہمم بتاتا ہوں صبر نہیں ہے کیا "

ایان مسکراہٹ کو چھپاتے ہوئے گھوم کر اس کے پیچھے چلا گیا تھا اب وہ صوفے پر بیٹھی تھی اور ایان بلکل اس کے پیچھے کھڑا تھا۔ ایان نے سیاہ رنگ کی پٹی کو اس کی آنکھوں کے گرد گھمایا

" یہ کیا کر رہے ہو ایان؟ "

وہ بے ساختہ حیرت میں ہاتھوں کو آنکھوں تک لے گئی جہاں وہ سیاہ پٹی کو باندھ رہا تھا۔

" شششش بولنا نہیں ہے، اٹھو "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنا چہرہ اس کے کان کے قریب لا کر محبت سے کہا اور پھر اس کے ہاتھ کو تھام کر صوفے پر سے اٹھایا۔

" عجیب ہے اب ایسا بھی کیا سرپرائز ہے "



وہ اب مسلسل ہنس رہی تھی اور ایک ہاتھ کو ہوا میں آگے کیے دوسرے ہاتھ کو ایان کے ہاتھوں میں دیے اس کی ہمراہ چل رہی تھی، گو کے ہاتھ ایان کے ہاتھ میں ہونے کی وجہ سے کچھ جھجک تھی مگر اس وقت تجسس بڑھ گیا تھا۔

چند سکینڈز کے بعد دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور پھر ایان نے اسے وہیں پر روک دیا۔ دھڑکن بڑھتی رہی اور وہ تجسس میں گھری اگلے لمحے کا انتظار کر رہی تھی کے اچانک اس کی آنکھوں پر سے پٹی کو ہٹا دیا۔

مریحہ نے ایک پل کے توقف کے بعد آنکھوں کو کھولا اور سامنے کا منظر دیکھ کر منہ خوشگوار حیرت کے سبب کھل گیا۔ سامنے شہناز بیگم اس کی دونوں بہنوں سمیت کھڑی تھیں۔

"امی۔ی۔ی۔ی "

خوشی اور حیرت کے ملے جلے اثرات کے زیر اثر وہ نم سی آواز میں چیخی تھی اور پھر بے ساختہ ان کے گلے جا لگی۔ سب لوگوں کے چہروں پر گہری مسکان سجی تھی۔

"آپ سب کیسے یہاں؟ "

سب کی طرف چہرہ گھماتے ہوئے حیرت سے ان کی یہاں موجودگی کا سبب دریافت کیا ۔ سب لوگ ایسے تیار تھے جیسے کسی تقریب میں جانا ہو

" میں نے بلوایا ہے سب کو "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایان نے مسکراتے ہوئے سینے پر ہاتھ باندھ کر کہا اور تھوڑا سا جھکا سب لوگ اب ستائشی محبت بھری نگاہوں سے ایان کو دیکھ رہے تھے ۔



" پر یہ سب کیسے "

مریحہ کی حیرت اور خوشی تو ختم ہونے کا نام تک نہیں لے رہی تھی۔سب کی طرف دیکھتے ہوئے محبت سے ایان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا سب ناقابل یقین تھا اس کے لیے ۔

" یہ ایسے کہ، تمھاری امی نے اُس رشتے کے لئے ہاں کر دی ہے "

ایان نے معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ ایک اور دھماکہ کیا سب لوگ کھلکھلا کر ہنس پڑے تھے جب کے اب وہ منہ کھولے آنکھوں کو سکوڑے ایان کو گھور رہی تھی۔اسے امی کی رشتے والی بات یاد کرنے میں دوسرا سیکنڈ نہیں لگا تھا۔

" کیا۔۔۔کیا چیز ہو تم ؟ "

خوشگوار حیرانگی کے ساتھ کہا،سب لوگوں سمیت ایان نے بھی زور کا قہقہ لگا کر سب کا ساتھ دیا

" ایسا ہی ہوں،تو پھر سب گھر والوں کے بیچ منگنی کی رسم ادا کرتے ہیں "

بمشکل ہنسی پر قابو پا کر گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اجازت طلب کی اور وہ جو پہلے ہی حیران کھڑی تھی اب کی بار ایک حیا کا رنگ چہرے پر لہرا گیا اس نے کیا کچھ سوچ رکھا تھا اور وہ انجان بیٹھی تھی اس سب سے ۔

اسی لمحے کمرے کا دروازہ پھر سے کھلا اور ایاز آدمانی مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئے ایان نے نے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریحہ کی طرف دیکھا تو جھینپتی سی جھجکتی ہوئی ایاز آدمانی کے قریب ہوئی انہوں نے نہایت شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا ۔



ایسا محبت بھرا لمس والد کے گزر جانے کے کتنے عرصے بعد اسے محسوس ہوا تھا۔انہوں نے سر پر محبت سے بوسہ دیا۔

ایان اب چھوٹی مخمل سے بنی ڈبی کو کھول رہا تھا چہرہ انگنت خوشی کو سموئے ہوا تھا ۔ مسکراہٹ لبوں پر سجائے اور آنکھوں میں بے پناہ چمک لیے وہ مریحہ کے دل میں سما رہا تھا۔

وہ تو اپنی قسمت پر ششدر نم آنکھیں لیے کھڑی تھی کتنی خوش قسمت تھی وہ جسے ایان جیسا ساتھی ملا تھا جس نے اسے زمانے کی چکا چوند سے آشنا نہ کروایا اگر وہ یہ سب نا کرتا تو وہ کبھی سچی محبت کے جزبے کو سمجھ نا پاتی بس دولت کو ہی محبت پر فوقیت دیتی۔

ایان اب بیش قیمت ہیرے کے انگوٹھی کو اس کے ہاتھ کی خوبصورت مخروطی انگلی میں پہنا رہا تھا۔

میری زندگی میں سچی محبت لے کر آنے کے لیے شکریہ اب مجھے یقین ہے میرا ہمسفر میری دولت سے " ''

'' نہیں مجھ سے محبت کرتا ہے مجھے ایسا ہی شریک سفر چاہیے تھا

وہ دھیمی آواز میں لیکن بہت بے قراری سے کہہ رہا تھا۔مریحہ بس اسے دیکھے گئی، کیا اتنی آسانی سے بھی کسی کی دعاء قبول ہوئی ہو گی جتنی اس کی ہوئی تھیں، وہ تو سمجھ رہی تھی اس کا سب کچھ برباد ہو گیا ہے۔

لیکن ابھی اسی لمحے اسے علم ہوا، اس کا سب کچھ تو سنور گیا ہے۔

*****




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایان اس کا ہاتھ تھامے آہستہ آہستہ چل رہا تھا اور وہ آنکھوں پر پٹی باندھے ہنستے ہوئے ساتھ چل رہی تھی ۔ شادی کو چارہ ماہ گزر چکے تھے اور شادی کے بعد آج اس کی پہلی سالگرہ تھی جس پر ایان اسے آنکھوں پر پٹی باندھ کر گاڑی میں بیٹھا کر یہاں لایا تھا ۔

" سرپرائز دینے کی عادت نہیں گئی آپ کی اب کیا ہے ایسا "

گاڑی سے اتر کر وہ اب مریحہ کا ہاتھ تھامے اسے ساتھ لے کر جا رہا تھا. پھر ایک جگہ رک کر اب اس کے سر کے پیچھے سے پٹی کو کھولی۔

" جی بلکل سرپرائز دینا میری ہابی سمجھ لو، تو مسز ایان اب کھولیں آنکھیں "

ہنستے ہوئے محبت سے اس کے کان میں کہا ، میریحہ نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں سامنے کے حسین منظر نے آنکھوں میں روشنی بھر دی۔

یہ ساحل سمندر تھا اور بے انتہا خوبصورتی کے ساتھ برقی قمقموں کی سجاوٹ سے راہداری بنا کر ایک طرف لکڑی کے ڈیک پر کرسی میز لگا کر سجاوٹ کی گئی تھی ڈوبتے سورج کی مدھم سی ملگجی روشنی میں برقی قمقموں سے یہ سجاوٹ دل کو مسحور اور آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔

" ایا۔۔۔ن۔ن۔ن دس از سووووووبیوٹی فل۔۔۔ "

مریحہ کے ہاتھ بے اختیار گالوں پر گئے ، وہ ایک نظر سامنے کے منظر کو دیکھتی تو کبھی مسکراتی آنکھوں سے ایان کو۔۔۔

" تم سے زیادہ نہیں "




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایان نے اسے ایک طرف سے بازوؤں کے حصار میں لیتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں کہا۔اس کے بعد اس کا ہاتھ تھامے ڈیک تک لے گیا۔جہاں مریحہ نے پہلے سے پڑا کیک کاٹا،کیک کاٹنے کے بعد ایان اب مسکراتے ہوئے جیب سے کچھ نکال رہا تھا ۔ مریحہ اس کی حرکات دلچسپی سے دیکھ رہی تھی ۔

ایان نے ایک چھوٹے بٹن نما آلے کو جیب میں سے نکالا اور جیسے ہی بٹن پریس کیا ایک طرف لگا ریشم کا پردہ سرک گیا اور اس کے پیچھے کھڑی کار کو دیکھ کر مریحہ آنکھیں جھپکنا بھول گئی۔

" یہ تمھارا گفٹ "

گہری مسکراہٹ کے ساتھ مریحہ کی طرف کار کی چابی بڑھائی جو ساکن بیٹھی تھی۔

" تمہیں یہ گاڑی پسند تھی نہ؟ "

ایان نے محبت سے کہتے ہوئے اسے ہوش دلانے کی کوشش کی

" ایان۔۔۔ "

مریحہ نے اسی طرح نم آنکھوں سے چہرے کا رخ ایان کی طرف گھمایا اور جیسے ہی کچھ بولنے کی غرض سے لب کھولے ایان نے فوراً اس کے لبوں پر انگلی رکھتے ہوئے بولنے سے روک دیا ۔

" کچھ بھی نہیں بولنا،ایان مجھے آپ مل گئے ، مجھے اور کچھ نہیں چاہیے۔۔ بلا بلا "

ایان نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے مقابل کھڑا کیا جواب خوشی کے آنسو آنکھوں میں لیے مسکرا رہی تھی۔

" مجھے پوری دنیا کی خوشیاں تمھارے قدموں میں ڈھیر کرنی ہیں "



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایان نے تھوڑا جھکتے ہوئے محبت سے اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا

" اور مجھے اس پوری دنیا کی خوشیوں میں ہر پل آپ کا ساتھ چاہیے "



مریحہ اس کے دونوں ہاتھوں کو کھول کر اس کے سینے سے جا لگی اس کے سینے پر سر رکھے آنکھیں موند دیں۔

"اچھا ایک بات بتاؤ"

ایان کے پر سوچ انداز پر وہ نا سمجھی سے پیچھے ہوئی

"کیا؟"

ماتھے پر بل ڈالے سوال کیا

" مجھے کب سرپرائز دے رہی ہو "

شرارت سے مریحہ کے ناک کو چھوتے ہوئے سوال کیا ۔

"بتاؤں ابھی۔۔۔۔"

مریحہ نے شرماتے ہوئے سینے پر مکا مار کر اپنا سر ٹکا دیا ، جس پر اپنا سر جوڑ کر وہ دونوں سمندر کی طرف چہرہ کئے کھڑے تھے۔

سمندر کی لہریں ساحل سے ٹکرا کر واپس پلٹ رہی تھیں۔اور وہ دونوں مسرور سے ان لہروں کو دیکھ رہے تھے جن کے اوپر کہیں کہیں پرندے اپنی اڑان بھر رہے تھے۔

ختم شد



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Uraan | By Faizan Ahmed (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel